ISSN 2977-3555
روزنامہ
صحافت برمنگھم
باخبر، باثر حقیقتوں کا پیام بر
www.sahafat.in/uk
Birmingham Edition U.K.
Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun
Volume No.03, Issue No.203, Saturday, 31 January, 2026, 8 Pages
جلد نمبر (۳)، شمارہ نمبر (۲۰۳)، بروز ہفتہ، ۳۱ جنوری، ۲۰۲۶ء، ۱۱ رشعبان المعظم، ۱۴۴۷، ۸ صفحات

نسل کشی کے مجرموں کا جرم چھپانے والا عالمی نظام معافی مانگے: باسم نعیم ص:02

کویت سے دہلی جانے والی انڈیگو پرواز کو بم کی دھمکی احمد آباد میں ہنگامی لینڈنگ

احمد آباد: (ایجنسی) کویت سے دہلی جا رہی انڈیگو ایئرلائن کی پرواز 6E-1232 کو جمعہ کی صبح سیکیورٹی خدشات کے باعث احمد آباد کے سردار ولبھ بھائی پٹیل بین الاقوامی ہوائی اڈے پر ہنگامی طور پر اتارنا پڑا۔ پرواز میں سوار تقریباً 180 مسافر محفوظ ہیں اور کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ہے۔ ذرائع کے مطابق، دورانِ پرواز ایئرلائن کو بم کی دھمکی موصول ہوئی، جس کے بعد پائلٹس نے حفاظتی اصولوں کے تحت فوری طور پر احمد آباد میں ایمرجنسی لینڈنگ کا فیصلہ کیا۔ طیارہ صبح 6:40 بجے ہوائی اڈے پر بحفاظت اترا، جس کے فوراً بعد ایئرپورٹ پر ہائی الرٹ جاری کر دیا گیا۔ طیارے کے اترتے ہی سی آئی ایس ایف، ایئرپورٹ پولیس، بم ڈسپوزل سکواڈ اور دیگر سیکیورٹی ایجنسیاں متحرک ہوگئیں۔ تمام مسافروں کو بحفاظت طیارے سے باہر نکال لیا گیا اور جہاز کو آئیسولیشن بے میں منتقل کر دیا گیا۔ اسسٹنٹ کمشنر آف پولیس (جی ڈویژن) وی این یادو نے بتایا کہ بم کی دھمکی کے پیشِ نظر سیکیورٹی پروٹوکول کے مطابق کارروائی کی جارہی ہے۔

اسرائیل نے بالآخر گھٹنے ٹیکے، رفح بارڈر کھولنے کا اعلان

غزہ کے مجبور و بے کس فلسطینیوں کو جنگ کے بعد کی پہلی سب سے بڑی خوشخبری مل گئی، یہ اقدام جنگ بندی معاہدے کے تحت کیا گیا

تل ابیب رغزہ: (ایجنسی) اسرائیل نے تقریباً سوا دو سال سے غزہ پر مسلسل بمباری کے بعد بالآخر فلسطینیوں کا ایک دیرینہ مطالبہ مان لیا۔ عالمی خبر رساں ادارے کے مطابق اسرائیل نے غزہ اور مصر کے درمیان واحد زمینی راستہ رفح گزرگاہ کو یکم فروری سے دوبارہ کھولنے کا اعلان کردیا جو 2 برس سے بند تھی۔ یہ اقدام امریکی ثالثی میں طے پائی گئی غزہ جنگ بندی معاہدے کے تحت کیا گیا ہے اور جس کے لیے اسرائیلی وزیراعظم نیتن یاہو حیل وجحت سے کام لے رہے تھے۔
رفح گزرگاہ صرف محدود پیمانے پر لوگوں کی آمدورفت کے لیے کھولی جائے گی مثلاً وہ فلسطینی جو پہلے غزہ سے نکل چکے تھے یا علاج کے لیے خصوصی اجازت کے حامل ہیں۔
تاہم رفح راہداری دوطرفہ کھول دینے کے باوجود یہاں سے امدادی سامان یا تجارت کی آمدورفت کی اجازت نہیں ہوگی کیوں کہ اسرائیل سمجھتا ہے اس طرح اسلحہ کی ترسیل ہوسکتی ہے۔ اس راہداری سے گزرنے والوں کے لیے اسرائیل اور مصر کی مشترکہ سیکورٹی جانچ لازمی ہوگی جب کہ یہ عمل یورپی یونین کی مانیٹرنگ میں کیا جائے گا۔
البتہ غزہ انتظامیہ کا دعویٰ ہے کہ کچھ سیکورٹی وجوہات کی وجہ سے رفح راہداری کے کھولنے کی افتتاحی تقریب میں مزید تاخیر بھی ہوسکتی ہے۔ خیال رہے کہ رفح راہداری غزہ کے لگ بھگ 2 ملین افراد کے لیے بہت اہم ہے کیونکہ خوراک، دوائیں اور طبی امداد شدید قلت کا شکار ہیں۔ ذرائع کے مطابق جنگ بندی کے باوجود غزہ میں تازہ اسرائیلی فائرنگ سے فلسطینیوں کے ہلاک ہونے کی اطلاعات بھی سامنے آئیں جس سے امن کوششیں غیر یقینی محسوس ہو رہی ہیں۔

اسرائیلی فوج نے پہلی بار 71 ہزار فلسطینیوں کے قتل کا اعتراف کرلیا

تل ابیب: (ایجنسی) اسرائیلی فوج (آئی ڈی ایف) نے پہلی بار غزہ جنگ میں شہید ہونے والے فلسطینیوں کی تعداد تقریباً 71 ہزار تسلیم کرلی ہے۔ اسرائیلی اخبار ہارٹز کے مطابق اسرائیلی دفاعی فورسز نے مانا ہے کہ اکتوبر 2023 سے جاری جنگ کے دوران یہ جانی نقصان ہوا۔ اس سے قبل اسرائیل غزہ کی وزارت صحت کی جانب سے جاری کردہ اعداد و شمار کو ناقابل اعتبار قرار دیتا رہا تھا، تاہم اقوام متحدہ ان اعداد و شمار کو قابل اعتماد سمجھتا ہے۔ آئی ڈی ایف کے مطابق یہ تعداد صرف ان افراد پر مشتمل ہے جو براہِ راست فوجی کارروائی میں مارے گئے، جبکہ ملبے تلے دبے لاپتہ افراد، بھوک یا بیماری سے ہونے والی اموات اس میں شامل نہیں۔ غزہ کی وزارت صحت کے مطابق اسرائیلی حملوں میں اب تک 71,667 فلسطینی جاں بحق ہو چکے ہیں، جن میں سے 90 فیصد سے زائد کی شناخت نام اور شناختی نمبرز کے ذریعے ہوچکی ہے۔

امریکہ نے اسرائیل کو 6.5 ارب ڈالر کے فوجی سازوسامان کی فروخت کی منظوری دے دی

واشنگٹن: امریکا نے اسرائیل کو 6.5 ارب ڈالر مالیت کے جدید فوجی سازوسامان کی فروخت کی منظوری دے دی ہے۔ امریکی محکمہ دفاع کے مطابق اس فیصلے کے تحت اسرائیل کو مختلف نوعیت کا عسکری سازوسامان فراہم کیا جائے گا جس کا مقصد اسرائیل کی دفاعی صلاحیتوں کو مزید مضبوط بنانا ہے۔ محکمہ دفاع کا کہنا ہے کہ فروخت کیے جانے والے سازوسامان میں 3.8 ارب ڈالر مالیت کے اپاچی ہیلی کاپٹر اور 1.98 ارب ڈالر کے جدید لائٹ وہیکلز شامل ہیں۔ اس کے علاوہ اسرائیل کو نیمر آرمڈ پرسنل کیریئرز کے پاور پیکس، لاجسٹک سپورٹ اور دیگر عسکری آلات بھی فراہم کیے جائیں گے۔ امریکی میڈیا رپورٹس کے مطابق اس فوجی فروخت سے اسرائیل کو موجودہ اور مستقبل کے سیکورٹی چیلنجز سے نمٹنے کی صلاحیت میں اضافہ ہوگا، جبکہ خاص طور پر زمینی افواج کی نقل و حرکت، آپریشنل استعداد اور لاجسٹک نظام کو بہتر بنانے میں مدد ملے گی۔ یاد رہے کہ غزہ جنگ کے دوران اسرائیل کی بھرپور حمایت پر امریکا کو عالمی سطح پر شدید تنقید کا سامنا ہے۔ کئی قانون دان، انسانی حقوق کی تنظیمیں اور سیاسی حلقے امریکی حکومت سے اسرائیل کو اسلحے کی فراہمی بند کرنے کا مطالبہ کر چکے ہیں، تاہم اس کے باوجود امریکا نے اس بڑے دفاعی معاہدے کی منظوری دے دی ہے۔

ماسکو میں شدید برفباری، 200 سالہ ریکارڈ ٹوٹ گیا

سڑکوں پر برف کے بڑے ڈھیر لگ گئے، جنوری ماسکو میں سرد اور غیر معمولی طور پر زیادہ برفباری والا مہینہ رہا

ماسکو: روس کے دارالحکومت ماسکو میں رواں ماہ ہونے والی برف باری سے گزشتہ 200 سال سے زائد کا ریکارڈ ٹوٹ گیا۔ خبر رساں ایجنسی کے مطابق تقریباً ایک کروڑ 30 لاکھ آبادی والے شہر میں شدید برف باری کے باعث مرکزی علاقوں میں سڑکوں پر برف کے بڑے ڈھیر لگ گئے جس کے باعث شہریوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ ماسکو کے اطراف میں چلنے والی مسافر ٹرینیں بھی تاخیر کا شکار ہوئیں جبکہ گاڑیاں طویل ٹریفک جام میں پھنس گئیں۔ ماسکو اسٹیٹ یونیورسٹی کے مطابق ’جنوری ماسکو میں سرد اور غیر معمولی طور پر زیادہ برفباری والا مہینہ رہا‘۔
یونیورسٹی کے مطابق، ’29 جنوری تک ماسکو اسٹیٹ یونیورسٹی کی موسمیاتی آبزرویٹری میں تقریباً 92 ملی میٹر بارش اور برفباری ریکارڈ کی جاچکی ہے، جو گزشتہ 203 برسوں میں سب سے زیادہ ہے‘۔
اس سے قبل رواں ماہ روس کے مشرقی علاقے کامچاٹکا میں شدید برفانی طوفان کے باعث ایمرجنسی نافذ کی گئی تھی۔ سوشل میڈیا پر وائرل ہونے والی تصاویر میں عمارتوں کی دوسری منزل تک برف کے ڈھیر دکھائی دیے جبکہ سڑکوں پر کھڑی گاڑیاں مکمل طور پر برف میں دب گئی تھیں۔

جنوبی افریقا کا اسرائیلی سفارتکار کو 72 گھنٹے میں ملک سے نکل جانے کا حکم

جنوبی افریقا نے اسرائیل کے اعلیٰ سفارتکار آریل سیڈ مین کو ناپسندیدہ شخصیت قرار دیدیا

جنوبی افریقہ نے اسرائیل کے اعلیٰ سفارتکار آریل سیڈمین کو اپنے ملک کے لیے ناپسندیدہ شخصیت قرار دیتے ہوئے 72 گھنٹوں میں ملک چھوڑنے کا حکم دیدیا۔
عالمی خبر رساں ادارے کے مطابق اس فیصلے کا اعلان آج ہی جنوبی افریقا کی وزارتِ خارجہ نے اپنے جاری کردہ خصوصی بیان میں کیا۔ وزارتِ خارجہ نے کہا کہ یہ سخت قدم ایسے غیر معمولی اور ناقابل قبول واقعات کے بعد اٹھایا گیا جنھوں نے دوطرفہ سفارتی اصولوں اور جنوبی افریقا کی خودمختاری کو نقصان پہنچایا۔
خیال رہے کہ اسرائیلی سفارت کار آریل سیڈمین نے سرکاری اسرائیلی سوشل میڈیا اکاؤنٹس پر جنوبی افریقہ کے صدر سیریل راما فوسا پر توہین آمیز تبصرے کیے تھے۔ آریل سیڈمین نے اپنے حکام بالا کو بھی جنوبی افریقا کے دوروں سے متعلق اطلاع نہیں دی تھی جسے سفارتی آداب کی خلاف ورزی قرار دیا گیا۔
بیان میں مزید کہا گیا کہ مذکورہ اسرائیلی سفارت کار نے اعتماد اور بنیادی سفارتی پروٹوکول کو نقصان پہنچایا اور ویانا کنونشن کے اصولوں کی خلاف ورزی کی۔
جنوبی افریقا نے اسرائیلی حکومت سے یہ مطالبہ بھی کیا ہے کہ آئندہ سفارتی رویے میں احترام اور بین الاقوامی قوانین کی پاسداری کو یقینی بنائے۔ جس کے جواب میں اسرائیل نے روایتی ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے جنوبی افریقہ کے سفارتکار شاہان ایڈورڈ بائنیو یلڈٹ کو ملک چھوڑنے کا حکم دیدیا۔
یاد رہے کہ ان دونوں ممالک کے درمیان تعلقات میں پہلے سے کافی شدید کشیدگی موجود ہے جو جنوبی افریقا کی عدالتِ بین الاقوامی انصاف میں اسرائیل کے خلاف نسل کشی کے الزامات اور غزہ میں جاری تنازع کے تناظر میں مزید بڑھ گئی ہیں۔ جنوبی افریقا طویل عرصے سے فلسطینی عوام کی حمایت کرتا آیا ہے جب کہ اسرائیل ان الزامات کو بے بنیاد قرار دیتا ہے۔

ٹرمپ کی امیگریشن پالیسی کیخلاف احتجاج جرم بنادیا گیا؛ سی این این کے اینکر گرفتار

سی این این کے سابق اینکر ڈان لیمن ٹرمپ کی پالیسی کے خلاف چرچ کے باہر احتجاج میں شریک تھے

واشنگٹن: امریکی میڈیا کی معروف شخصیت اور سی این این کے اینکر ڈان لیمن کو لاس اینجلس سے حراست میں لے لیا گیا۔
عالمی خبر رساں ادارے کے مطابق ان کی گرفتاری 18 جنوری کو مینیسوٹا کے شہر سینٹ پال میں چرچ کے باہر کیے گئے احتجاج کے خلاف عمل میں لائی گئی۔
اینکر کے وکیل ایبے لوویل نے میڈیا کو بتایا کہ ڈان لیمن کو اُس وقت لاس اینجلس میں گرفتار کیا گیا جب وہ گریمی ایوارڈز کی کوریج کے سلسلے میں وہاں موجود تھے۔
وکیل کا مزید کہنا تھا کہ فی الحال یہ واضح نہیں کہ ان پر باضابطہ طور پر کن دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ یاد رہے کہ امریکی محکمہ انصاف نے چند روز قبل کہا تھا کہ 18 جنوری کو ہونے والے ایک احتجاج میں شرکت کرنے والوں کے خلاف کارروائی کی جا سکتی ہے۔
امریکی محکمہ انصاف کا کہنا تھا کہ اس احتجاج کے دوران مظاہرین نے چرچ میں ہونے والی عبادت میں خلل ڈالا تھا اور توڑ پھوڑ کی کوشش بھی کی۔
دوسری جانب اینکر کے وکیل نے کہا کہ ڈان لیمن گزشتہ تین دہائیوں سے صحافت سے وابستہ ہیں اور انھوں نے مینیسوٹا میں جو کچھ کیا وہ ایک شہری کے آئینی حق کے دائرے میں آتا ہے۔
واضح رہے کہ امریکی صدر ٹرمپ کی متنازع امیگریشن پر عمل درآمد کے دوران چھاپا مار کارروائیوں کے دوران اب تک 3 نہتے شہری اہلکاروں کے ہاتھوں مارے جاچکے ہیں جس پر ملک گیر احتجاج جاری ہے۔

امریکا نے وینزویلا کی تیل صنعت پر پابندیاں نرم کردیں

واشنگٹن: امریکا نے وینزویلا کی تیل صنعت پر پابندیاں نرم کردیں۔ امریکی محکمہ خزانہ کا کہنا ہے کہ وینزویلا کی تیل صنعت کے لیے جنرل لائسنس جاری کیا، نئے لائسنس سے حکومت کو معمول کی تیل ٹرانزیکشنز کی اجازت مل گئی، تیل کی برآمد، فروخت، ترسیل اور ریفائننگ امریکی اداروں کیلئے ممکن ہو سکے گی۔ محکمہ خزانہ کا مزید کہنا تھا کہ فیصلہ وینزویلا میں سرمایہ کاری بڑھانے کی کوششوں کا حصہ ہے۔ علاوہ ازیں چین نے کہا ہے کہ امریکا تیل کی فراہمی میں خصوصی رعایت کیلیے دباؤ ڈال کر وینزویلا کی خودمختاری اور بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی کر رہا ہے۔ چین اس کی مذمت کرتا ہے۔ یہ بات امریکا میں چین کے سفارت خانے کے ترجمان لیو پینگ یو نے کہی ہے۔ ترجمان نے امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو کے ان بیانات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا، جن کے مطابق امریکا کا دعویٰ ہے کہ چین وینزویلا کا تیل مارکیٹ قیمتوں پر خریدے گا، وینزویلا ایک خودمختار ریاست ہے اور اپنے تمام قدرتی وسائل اور معاشی سرگرمیوں پر مستقل اور مکمل خودمختاری رکھتی ہے۔ ادھر کینیڈا کے وزیر اعظم مارک کارنی نے کہا ہے کہ ہمیں توقع ہے کہ امریکا کینیڈا کی خودمختاری کا احترام کرے گا۔

غزہ میں سیز فائر کی مسلسل خلاف ورزیاں، فائرنگ اور بمباری سے 4 فلسطینی شہید

غزہ: قابض اسرائیلی فوج نے غزہ پٹی میں سیز فائر کی خلاف ورزیوں کا سلسلہ 110 ویں روز بھی جاری رکھا، جہاں شدید فائرنگ، توپ خانے کی بمباری اور عمارتوں کو دھماکوں سے اڑانے کی کارروائیاں مختلف محاذوں پر کی گئیں۔
طبی ذرائع نے تصدیق کی کہ نوجوان حسام ابو کریم کی شام غزہ پٹی کے وسط میں واقع المغازی کیمپ میں شہریوں کے ایک گروہ پر قابض اسرائیلی ڈرون حملے میں شہید ہو گئے۔
اسی طرح دو مزید فلسطینی شہری قابض اسرائیلی افواج کی فائرنگ کا نشانہ بن کر شہید ہوئے، جبکہ قابض افواج نے غزہ میں سیز فائر کی سنگین خلاف ورزیوں کا سلسلہ 110 ویں روز بھی جاری رکھا، جس میں شدید فائرنگ، توپ خانے کی گولہ باری اور نسف کی کارروائیاں شامل تھیں۔
خاندانی ذرائع نے بتایا کہ نوجوان انور فوزی السطری آج جمعرات کی شام مشرقی رفح کے الجنینہ محلہ میں قابض اسرائیلی فائرنگ سے زخمی ہونے کے بعد شہید ہوگئے۔
طبی ذرائع نے کی صبح اطلاع دی کہ 19 سالہ شہید اسامہ عمران کی لاش خان یونس میں واقع ناصر ہسپتال منتقل کی گئی، جنہیں شہر کے مشرقی علاقے شیخ ناصر محلہ میں قابض اسرائیلی افواج نے سینے میں گولی مار کر نشانہ بنایا۔
اس سے قبل ہمارے نامہ نگار نے اطلاع دی کہ 32 سالہ شہری احمد رمزی برنج خان یونس میں آل برنج محلہ میں ریڈ کراس کی بین الاقوامی کمیٹی کی سڑک کے قریب قابض اسرائیلی فائرنگ سے شہید ہو گئے۔ اسی دوران نوجوان احمد البورنو غزہ شہر کے مشرقی علاقے الزیتون محلہ میں واقع الحریہ سکول میں قابض اسرائیلی فوجی رافعات سے چلائی گئی گولی سے زخمی ہو گئے۔
مقامی ذرائع کے مطابق قابض اسرائیلی افواج نے جنوبی غزہ پٹی کے شہر رفح میں رہائشی عمارتوں کو دھماکوں سے اڑا دیا اور شہر کے شمالی علاقوں میں اپنی فوجی گاڑیوں اور طیاروں سے شدید فائرنگ جاری رکھی۔
قابض افواج نے خان یونس کے مشرقی علاقوں اور غزہ پٹی کے وسط میں واقع البریج کیمپ کے مشرقی حصوں پر بھی فائرنگ کی۔ قابض اسرائیلی ہیلی کاپٹر طیاروں نے غزہ شہر کے مشرقی کناروں پر شدید فائرنگ کی، جو شہر کو مسلسل نشانہ بنانے کی سفاکانہ کارروائیوں کا حصہ ہے۔
سیز فائر معاہدے کے نفاذ کے بعد سے قابض اسرائیلی افواج اپنی مسلسل خلاف ورزیوں کے نتیجے میں 508 فلسطینیوں کو شہید اور 1356 کو زخمی کر چکی ہیں۔ 7 اکتوبر سنہ 2023ء سے جاری نسل کش جنگ کے آغاز سے اب تک قابض اسرائیلی افواج 667,71 سے زائد فلسطینیوں کو شہید اور 343,171 سے زیادہ کو زخمی کر چکی ہیں، جبکہ شہری انفراسٹرکچر کا تقریباً 90 فیصد حصہ تباہ ہو چکا ہے۔ اقوام متحدہ کے مطابق غزہ کی تعمیر نو کی لاگت کا تخمینہ تقریباً 70 ارب ڈالر لگایا گیا ہے۔

حماس کی ثالثوں سے قابض اسرائیل پر دباؤ ڈالنے کی اپیل

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت ’حماس‘ نے کہا ہے کہ قابض صہیونی دشمن کی جانب سے غزہ پٹی کے مختلف علاقوں پر مسلسل بمباری اور بعض علاقوں میں تباہ کن نسف کی کارروائیاں کھلی دہشت گردی اور نہایت خطرناک اشتعال انگیزی ہیں۔ یہ صورتحال سیز فائر معاہدے کے حوالے سے قابض اسرائیل کی کھلی بے پروائی اور اپنی ذمہ داریوں اور وعدوں سے دانستہ فرار کی عکاس ہے۔
حماس نے جمعہ کے روز جاری اپنے بیان میں نشاندہی کی کہ آج صہیونی بمباری کی تازہ ترین واردات وسطی غزہ میں المغازی پناہ گزین کیمپ کے مشرقی علاقے میں پیش آئی جہاں دو نوجوانوں کی شہادت ہوئی۔ اسی طرح المواصی کے علاقے میں ایک خیمے کو نشانہ بنایا گیا جس کے نتیجے میں ہمارے عوام کے کئی افراد زخمی ہوئے جن میں ایک حاملہ خاتون بھی شامل ہے۔ بیان میں ثالثوں اور سیز فائر معاہدے کی ضمانت دینے والی ریاستوں سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اپنی ذمہ داریاں پوری کریں اور جنگی مجرم بنجمن نیتن یاہو کی عربدہ مچانے والی سفاکیت کو روکنے کے لیے عملی اقدامات کریں۔ حماس نے زور دیا کہ نیتن یاہو کو معاہدہ سبوتاژ کرنے کی اجازت نہ دی جائے اور ہمارے عوام کے خلاف اس بار بار کی جارحیت کو روکنے کے لیے سنجیدہ دباؤ ڈالا جائے۔

غزہ میں نئے بچوں کی ولادت سے متعلق قابض اسرائیلی دشمن کا پروپیگنڈہ مسترد

غزہ: غزہ پٹی میں وزارت صحت کے ڈائریکٹر جنرل نے قابض اسرائیل کے اس دعوے کو بے نقاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ سنہ 2025ء کے دوران 60 ہزار بچوں کی پیدائش کا دعویٰ ایک کھلی سیاسی چال ہے جس کا مقصد فلسطینیوں کے خلاف جاری نسل کشی کے جرم کو جھٹلانا اور بچوں کو دانستہ نشانہ بنانے کی حقیقت سے نظریں چرانا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ مستند اور دستاویزی طبی اعداد و شمار ایک بالکل مختلف تصویر پیش کرتے ہیں جو غزہ میں جاری انسانی المیے کی سنگینی کو آشکار کرتی ہے۔ ایک پریس بیان میں انہوں نے بتایا کہ وزارت صحت کے سرکاری ریکارڈ کے مطابق سنہ 2025ء کے دوران صرف تقریباً 50 ہزار زندہ بچوں کی پیدائش ریکارڈ کی گئی جو جنگ سے پہلے کے مقابلے میں تقریباً 11 فی صد کمی کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ کمی براہ راست اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ مسلسل بمباری محاصرے اور طبی نظام کی تباہی کے باعث صحت اور زندگی کے حالات کس قدر بگڑ چکے ہیں۔

انہوں نے نومولود بچوں سے متعلق چونکا دینے والے حقائق سامنے لاتے ہوئے کہا کہ اسی برس 4 ہزار 900 بچے کم وزن کے ساتھ پیدا ہوئے جو جنگ سے پہلے کی مدت کے مقابلے میں 60 فی صد سے زائد اضافہ ہے۔ اس کے علاوہ 4 ہزار 100 قبل از وقت پیدائش کے کیسز بھی ریکارڈ کیے گئے جو ماؤں پر شدید نفسیاتی اور جسمانی دباؤ اور بنیادی طبی نگہداشت سے محرومی کا نتیجہ ہیں۔

وزارت صحت کے ذمہ دار نے مزید بتایا کہ دوران حمل 615 بچوں کی اموات ریکارڈ کی گئیں جو جنگ سے قبل کے مقابلے میں دگنی ہیں۔ یہ اعداد و شمار براہ راست اس جارحیت کے اثرات کو ظاہر کرتے ہیں جو رحم مادر میں موجود بچوں تک کو نہیں بخشتی۔ اسی طرح پیدائش کے فوراً بعد 457 نومولود بچوں کی اموات ہوئیں جن میں 50 فی صد اضافہ دیکھا گیا جبکہ طبی خدمات تقریباً مکمل طور پر مفلوج ہو چکی ہیں۔

انہوں نے تصدیق کی کہ 322 بچوں میں پیدائشی نقائص ریکارڈ کیے گئے جو ہر 10 ہزار زندہ پیدائشوں میں 64 کیسز بنتے ہیں جبکہ جنگ سے قبل یہ تعداد محض 32 تھی۔ ان کے مطابق یہ اعداد و شمار کسی اتفاق کا نتیجہ نہیں بلکہ مسلسل بمباری بھوک افلاس آلودگی اور صحت کی سہولیات کے فقدان کا براہ راست انجام ہیں۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ قابض اسرائیل کی جانب سے پیدائشوں کے اعداد و شمار کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنا ایک جھوٹے بیانیے کی تشہیر ہے جس کا مقصد نسل کشی کے جرم کو جھٹلانا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ جرائم کا جائزہ صرف اس بنیاد پر نہیں لیا جا سکتا کہ کتنے بچے پیدا ہوئے بلکہ یہ بھی دیکھا جانا چاہیے کہ کتنے بچے محفوظ پیدائش سے محروم رہے کتنے جان لیوا حالات میں دنیا میں آئے اور کتنے بنیادی سہولیات میسر آنے سے پہلے ہی زندگی کی بازی ہار گئے۔

بیان کے اختتام پر انہوں نے کہا کہ یہ تمام اعداد و شمار ایک جاری جرم کی مستند طبی گواہی ہیں اور نمبروں میں رد و بدل کی کوششیں اس حقیقت کو نہیں بدل سکتیں کہ غزہ اپنی جدید تاریخ کی بدترین انسانی تباہی سے دوچار ہے۔

نسل کشی کے مجرموں کا جرم چھپانے والا عالمی نظام معافی مانگے: باسم نعیم

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کے سیاسی بیورو کے رکن باسم نعیم نے مغربی ذرائع ابلاغ سے مطالبہ کیا کہ وہ قابض اسرائیل کا پرجوش دفاع کرنے اور غزہ میں نسل کشی کے مرتکبین کی شبیہ سفید کرنے کی کوششوں پر کھلے الفاظ میں معافی مانگیں۔

باسم نعیم نے ایک صحافتی بیان میں کہا کہ خود قابض اسرائیل نے غزہ پٹی میں وزارت صحت کے ان اعداد و شمار کو تسلیم کیا ہے جن کے مطابق جنگ کے دوران غزہ کے لگ بھگ 70 ہزار شہری شہید ہوئے۔ انہوں نے واضح کیا کہ ان اعداد و شمار میں وہ لاپتہ افراد شامل نہیں جو اب بھی ملبے تلے دبے ہوئے ہیں۔

انہوں نے مزید بتایا کہ وزارت صحت کی جانب سے جاری کردہ مستند اعداد و شمار کے مطابق جنگ کے آغاز سے لے کر گذشتہ روز تک قابض اسرائیلی فوج کی فائرنگ سے غزہ کے 667,71 فلسطینی شہید ہو چکے ہیں۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ ان اعداد و شمار کی تصدیق متعدد بین الاقوامی اور اقوام متحدہ کے اداروں نے بھی کی ہے۔

باسم نعیم نے کہا کہ غزہ پر مسلط کی گئی جنگ اور نسل کشی کے مہینوں کے دوران مغرب میں سیاسی منافقت کے آلے اور گمراہ کن پروپیگنڈا مشینری نے جن میں بی بی سی، سی این این، نیویارک ٹائمز، فاکس نیوز اور دیگر بڑے میڈیا ادارے سرفہرست ہیں قابض اسرائیلی بیانیے کا اندھا دھند اور بے مثال دفاع کیا۔

انہوں نے زور دے کر کہا کہ یہ ادارے جنہوں نے نسل کشی کے مرتکبین پر پردہ ڈال کر اور ان کی شبیہ سفید کر کے اس جرم میں عملی طور پر حصہ لیا اب اس بات کے پابند ہیں کہ وہ واضح معافی مانگیں۔

انہوں نے مطالبہ کیا کہ وہ ان تمام صحافیوں اور کارکنوں کو دوبارہ بحال کریں جنہیں فلسطینی عوام کے حق میں اخلاقی موقف اختیار کرنے پر ملازمتوں سے نکالا گیا اور اپنے اس اقتداری نظام کا سنجیدگی سے محاسبہ کریں جس کے تحت وہ آزادی، انسانی وقار اور انسانی حقوق کے عالمی دفاع کا دعویٰ کرتے ہیں۔

انڈونیشیا: جنسی تعلق اور شراب نوشی پر نوجوان جوڑے کو سرعام 140 کوڑے مارے گئے

21 سالہ لڑکی کوڑے لگنے کی سزا کے دوران بار بار بے ہوش ہوتی رہیں اور اسے اسپتال لے جانا پڑا

جکارتہ: انڈونیشیا کے صوبہ آچے میں نوجوان جوڑے کو کوڑے مارنے کی سزا ایک بڑے عوامی اجتماع کے سامنے اسٹیج پر دی گئی تاکہ لوگ عبرت پکڑیں۔ عالمی خبر رساں ادارے کے مطابق انڈونیشیا میں اسلامی قوانین کے تحت فحاشی کے خلاف سزائیں دینے کا رواج عام ہے جو سرعام دی جاتی ہیں۔

اسی قانون کے تحت ایک نوجوان جوڑے کو جنسی تعلقات استوار کرنے اور شراب نوشی کے جرم میں 140 کوڑے مارے گئے۔ کوڑے لگنے کے دوران 21 سالہ لڑکی پر بے ہوشی طاری ہوگئی۔ جسے تین خواتین اہلکاروں نے باری باری بید کی چھڑی سے سزا دے رہی تھیں۔

سزا مکمل ہونے کے بعد متاثرہ خاتون کو بعد ازاں ایمبولینس کے ذریعے اسپتال منتقل کیا گیا جس کے بعد نوجوان لڑکے کو بھی اسی اسٹیج پر کوڑے مارے گئے۔

اسی جگہ اسلامی پولیس فورس کے ایک اہلکار اور اس کی ساتھی خاتون کو 23 کوڑے مارے گئے جو ایک گھر میں تنہا قابل اعتراض حالت میں پائے گئے تھے۔ یاد رہے کہ اسلامی پولیس کے سربراہ محمد رضال کے مطابق مذکورہ اہلکار کو ملازمت سے بھی برطرف کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ آچے انڈونیشیا کا واحد صوبہ ہے جہاں شرعی قوانین نافذ ہیں اور اسلامی فوجداری ضابطے کے تحت جنسی تعلقات پر 100 اور شراب نوشی پر 40 کوڑوں کی سزا ہے۔ انسانی حقوق کی تنظیمیں اس طرزِ سزا کو غیر انسانی قرار دے کر سخت تنقید کا نشانہ بناتی رہی ہیں تاہم صوبائی حکومت کا کہنا ہے کہ یہ سزائیں شریعت اور ہماری ثقافت کے اعتبار سے درست ہیں۔

غزہ کی انتظامیہ کے لیے قومی کمیٹی کی تشکیل: ثالثوں کی مساعی سے اختیارات کی ہموار منتقلی کا انتظار

غزہ: غزہ کی پٹی اس وقت ایک انتہائی نازک اور تاریخی موڑ سے گذر رہی ہے جہاں ایک طویل اور سخت جنگ کے بعد پیدا ہونے والی صورتحال میں نظم و نسق سنبھالنے کے لیے امورِ حکومت ایک فلسطینی قومی کمیٹی کے سپرد کیے جانے کی تیاریاں آخری مراحل میں ہیں۔ یہ منتقلی مخصوص سیاسی اور انتظامی بندوبست کے تحت کی جا رہی ہے تاکہ جنگ کے بعد پیدا ہونے والے خلا کو پُر کیا جا سکے۔

یہ اہم مرحلہ مصر سمیت دیگر ثالثوں کی بھرپور کوششوں کے سائے میں طے پایا جا رہا ہے، جس کا مقصد اختیارات کی ایسی منظم منتقلی کو یقینی بنانا ہے جو غزہ کی تاریخ کے اس حساس ترین دور میں کسی بھی قسم کے انتظامی خلا کو روک سکے اور استحکام کو برقرار رکھے۔

مصری کردار اور منتقلی کے عمل کی نگرانی

سیاسی تجزیہ نگار اور مصنف وسام عفیفہ اس صورتحال کا تجزیہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ غزہ میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ محض ایک عارضی انتظامی تبدیلی نہیں بلکہ جنگ کے بعد کی حقیقتوں کی مکمل تشکیلِ نو ہے۔ ان کے مطابق قاہرہ اس پورے عمل میں ایک نگران اور ضامن کے طور پر سامنے آیا ہے جو بدامنی کو روکنے اور نسبتاً استحکام تک رسائی کو ممکن بنانے کے لیے کوشاں ہے۔ اس تصور کے تحت حکومتی امور کی ایک ٹیکنو کریٹ کمیٹی کو منتقلی انتہائی خاموشی، وسیع تر اتفاقِ رائے اور بغیر کسی انتظامی تعطل کے ہونی چاہیے۔ یہاں مصر کا کردار ایک حفاظتی ڈھال کے طور پر ابھرتا ہے جو ایسے نپے تلے انتظامات کر رہا ہے کہ غزہ نہ تو بیرونی دباؤ کا یرغمال بنے اور نہ ہی وہاں افراتفری کا تاثر پیدا ہو۔ موصولہ معلومات کے مطابق یہ امکان ظاہر کیا جا رہا ہے کہ ٹیکنو کریٹ کمیٹی کی آمد کے ساتھ ہی ایک سرکاری مصری وفد بھی غزہ پہنچے گا جو چارج لینے اور دینے کے عمل کی براہِ راست نگرانی کرے گا، جو اس معاملے میں قاہرہ کی سنجیدگی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

غزہ کا استحکام اور مصری مفادات

عفیفہ نے مزید اس بات پر زور دیا کہ مصری قیادت کا یہ پختہ یقین ہے کہ غزہ کا استحکام براہِ راست مصر کے قومی مفاد میں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انٹیلی جنس سمیت تمام مصری ادارے اس عمل کی باریکیوں میں شامل ہیں، چاہے وہ انتظامی منتقلی کے میکانزم ہوں یا رفح گزرگاہ کو فعال کرنے کا معاملہ۔ یہ تمام کوششیں ایک ایسے وقت میں ہو رہی ہیں جب اسرائیل کی جانب سے مسلسل دباؤ اور رکاوٹیں ڈالنے کی کوشش کی جا رہی ہے تاکہ ایسی صورتحال پیدا کی جا سکے جو خاموش ہجرت کی راہ ہموار کرے۔ اسی تناظر میں ایک باخبر مصری ذریعے نے غزہ میں "اگلے دن" کے حوالے سے جاری بحث کو کم تر سمجھنے کے خلاف خبردار کرتے ہوئے کہا ہے کہ مسئلہ خیالات کے تنوع کا نہیں بلکہ کسی ایک ایسے تصور کو مسلط کرنے کی کوشش کا ہے جو اس حقیقت کو نظر انداز کرتا ہو کہ غزہ کی تعمیرِ نو مصر کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

فلسطینی ہم آہنگی اور میدانی تیاریاں

فلسطین کی جانب سے بھی اسی نظم و ضبط کا مظاہرہ کیا جا رہا ہے۔ غزہ میں اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کی نئی قیادت مصری کردار کی نوعیت کو بخوبی سمجھ رہی ہے اور اس حساس مرحلے میں اعلیٰ سطح کا تعاون جاری ہے۔ اس کوآرڈینیشن کا مقصد ان عارضی انتظامات کو فلسطینی عوام یا پٹی کے مستقبل کے خلاف بطور دباؤ استعمال ہونے سے روکنا ہے۔

میدانی طور پر غزہ میں حماس کے نائب سربراہ علی العامودی کی نگرانی میں ایک مشترکہ تحریک دیکھنے کو مل رہی ہے جس میں تمام قومی اور اسلامی قوتوں کے نمائندے شریک ہیں۔ تمام محکموں کو واضح ہدایات جاری کر دی گئی ہیں کہ وہ مطلوبہ سہولیات فراہم کریں۔ اس بات کی تصدیق کی گئی ہے کہ تمام فائلیں اور طریقہ کار منتقلی کے لیے تیار ہیں تاکہ انتظامی امور کی منظم منتقلی کو یقینی بنایا جا سکے۔

قومی کمیٹی اور حتمی تیاریاں

باخبر ذرائع کا کہنا ہے کہ غزہ کا انتظام سنبھالنے کے لیے قومی کمیٹی کو اختیارات کی منتقلی کی کوششیں اپنے حتمی مراحل میں داخل ہو چکی ہیں۔

غزہ وزارت صحت اور ڈاکٹرز ود آؤٹ بارڈرز کا قابض اسرائیل کو طبی عملے کا ڈیٹا دینے کا مطالبہ مسترد

غزہ: فلسطینی وزارت صحت اور تنظیم ڈاکٹرز ود آؤٹ بارڈرز نے ایک مشترکہ اور دوٹوک موقف اختیار کرتے ہوئے صحت اور انسانی شعبے میں کام کرنے والے کارکنان کے کوائف کی کسی بھی صورت میں شراکت یا اشاعت کو مسترد کر دیا ہے۔ دونوں اداروں نے خبردار کیا ہے کہ اس طرح کے اقدامات سے طبی عملے کی سلامتی اور افراد کی نجی زندگی کو سنگین خطرات لاحق ہو سکتے ہیں، خاص طور پر ایسے وقت میں جب غزہ میں قابض اسرائیل کی خلاف ورزیاں بڑھتی جا رہی ہیں اور انسانی خدمات کے کام پر سخت پابندیاں برقرار ہیں۔

وزارت صحت کا موقف

فلسطینی وزارت صحت نے قابض اسرائیل کی ان من مانے اقدامات کی شدید مذمت کی ہے جن کے تحت غزہ پٹی میں کام کرنے والے بین الاقوامی طبی اور انسانی اداروں کے ملازمین کا ذاتی ڈیٹا حاصل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ وزارت نے واضح کیا کہ یہ اقدامات ذاتی معلومات کے تحفظ کی صریح خلاف ورزی ہیں اور طبی عملے کی انفرادی سلامتی کے لیے براہ راست خطرہ ہیں۔

وزارت نے اپنے بیان میں زور دیا کہ اس قسم کے طرز عمل انسانی خدمات کے بنیادی اصولوں اور بین الاقوامی انسانی قانون کی صریح خلاف ورزی ہیں جو طبی اور انسانی عملے کے احترام اور تحفظ کے پابند بناتے ہیں، ان کے ذاتی کوائف کی رازداری کو یقینی بناتے ہیں اور انہیں کسی بھی سکیورٹی یا پیشہ ورانہ خطرے سے بچانے کا تقاضا کرتے ہیں۔

وزارت صحت نے اس امر پر بھی زور دیا کہ وہ طبی خدمات کے تمام شعبوں میں صحت اور اخلاقیات کے عالمی معیار پر مکمل طور پر کاربند ہے تاکہ شہریوں کو واضح پیشہ ورانہ اور اخلاقی بنیادوں پر علاج کی سہولت فراہم کی جا سکے۔ وزارت نے دوٹوک انداز میں کسی بھی ادارے کے ساتھ طبی عملے کا ڈیٹا شیئر کرنے یا تقسیم کرنے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ ایسا کرنا ان کی جانوں کو خطرے میں ڈالنے اور ذاتی معلومات کی حرمت پامال کرنے کے مترادف ہوگا۔

وزارت نے غزہ پٹی میں کام کرنے والے تمام بین الاقوامی طبی اداروں سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنے ملازمین کے کوائف کی رازداری اور تحفظ کا احترام کریں اور عالمی انسانی ضابطوں اور روایات کی مکمل پاسداری کریں۔ ساتھ ہی اس بات پر زور دیا کہ صحت کے شعبے سے وابستہ کسی بھی فرد سے متعلق معلومات کی اشاعت یا شراکت سے مکمل طور پر گریز کیا جائے۔

بیان کے اختتام پر وزارت صحت نے واضح کیا کہ یہ موقف غزہ پٹی میں جاری نہایت خطرناک انسانی اور سکیورٹی حالات کے تناظر میں اپنایا گیا ہے، جس میں طبی عملے کے تحفظ کو مضبوط بنانا اور انہیں کسی بھی ایسے عمل سے بچانا ناگزیر ہے جو ان کی سلامتی یا انسانی کردار کو نقصان پہنچائے۔

ڈاکٹرز ود آؤٹ بارڈرز کا فیصلہ

اسی تناظر میں تنظیم ڈاکٹرز ود آؤٹ بارڈرز نے اعلان کیا ہے کہ موجودہ حالات میں وہ اپنے فلسطینی اور بین الاقوامی ملازمین کے ناموں کی فہرست قابض اسرائیلی حکام کو فراہم نہیں کرے گی۔ تنظیم نے بتایا کہ یہ فیصلہ قابض حکام کے ساتھ کئی ماہ کی بے نتیجہ بات چیت کے بعد کیا گیا ہے، کیونکہ ایسی کوئی ضمانت موجود نہیں جو ملازمین کی سلامتی کو یقینی بنائے یا تنظیم کو آزادانہ طور پر اپنے انسانی مشن کو جاری رکھنے کی اجازت دے۔

واضح رہے کہ مارچ سنہ 2025ء میں قابض اسرائیل نے ایک ایسا فیصلہ نافذ کیا تھا جس کے تحت رجسٹریشن کی خواہش رکھنے والی تنظیموں کو اپنے ملازمین کی ذاتی معلومات فراہم کرنا لازمی قرار دیا گیا۔

ابتدا ہی سے ڈاکٹرز ود آؤٹ بارڈرز نے اس اقدام پر شدید تشویش کا اظہار کیا تھا، بالخصوص اس پس منظر میں کہ طبی اور انسانی شعبے سے وابستہ کارکنان کو دھمکیوں، من مانے گرفتاریاں اور حملوں کا سامنا ہے۔

اکتوبر سنہ 2023ء سے اب تک قابض اسرائیل کی کارروائیوں میں صحت کے شعبے سے تعلق رکھنے والے 1700 کارکنان شہید ہو چکے ہیں، جن میں ڈاکٹرز ود آؤٹ بارڈرز کے 15 کارکنان بھی شامل ہیں۔ تنظیم نے بتایا کہ 30 دسمبر کو قابض اسرائیلی حکام نے اس کی سابقہ رجسٹریشن کی مدت ختم ہونے کا اعلان کیا تھا، جس کے تحت تنظیم کو 60 دن کے اندر اپنا کام روکنے کا سامنا ہو سکتا ہے۔

ڈاکٹرز ود آؤٹ بارڈرز کے مطابق 23 جنوری کو اس نے قابض حکام کو آگاہ کیا تھا کہ وہ ایک غیر معمولی اقدام کے طور پر اور واضح معیارات کے تحت فلسطینی اور بین الاقوامی ملازمین کے محدود نام فراہم کرنے پر آمادہ ہے، بشرطیکہ ملازمین کی سلامتی کو اولین ترجیح دی جائے۔ تنظیم نے واضح کیا کہ یہ موقف فلسطینی ساتھیوں سے مشاورت کے بعد اختیار کیا گیا اور اس بات پر سختی سے زور دیا گیا کہ کسی بھی ملازم کی صریح رضامندی کے بغیر اس سے متعلق کوئی معلومات فراہم نہیں کی جائیں گی۔

انتظامی حراست سنگین انسانی جرم، رام اللہ کے نوجوان تیزی سے نشانہ بن رہے ہیں: اسیران میڈیا

غزہ: فلسطینی امور اسیران میڈیا نے اس امر کی تصدیق کی کہ قابض اسرائیل کی جانب سے نافذ کی جانے والی انتظامی حراست کی پالیسی بین الاقوامی انسانی قانون کی صریح اور سنگین خلاف ورزی ہے اور اس جابرانہ پالیسی کا نشانہ خصوصاً محافظہ رام اللہ کے باشندوں کو تیزی سے بنایا جا رہا ہے جو ان فلسطینی علاقوں میں شامل ہے جہاں اس ظالمانہ طرزِ عمل کا سب سے زیادہ سامنا ہے۔

اسیران میڈیا نے وضاحت کی کہ قابض اسرائیل کی جیلوں میں قید انتظامی اسیران کی تعداد بڑھ کر تقریباً 3385 تک پہنچ چکی ہے جو مجموعی فلسطینی اسیران کا 36 فیصد سے زائد بنتی ہے۔ یہ اعداد و شمار قابض صہیونی دشمن ریاست کی منظم سفاکیت اور فلسطینی عوام کے خلاف کھلی جنگ کی عکاسی کرتے ہیں۔

بیان میں نشاندہی کی گئی کہ صرف رام اللہ کے مشرق میں واقع گاؤں المغیر سے ہی تقریباً 38 فلسطینی شہری قابض اسرائیل کی جیلوں میں انتظامی حراست کے تحت قید ہیں۔

اسیران میڈیا نے دو کم عمر بھائیوں احمد ابو علیا 19 سال اور محمد ابو علیا 18 سال کے کیس کو اجاگر کرتے ہوئے بتایا کہ دونوں کو کم سنی کے باوجود مسلسل جبری انتظامی حراست کا سامنا ہے حالانکہ انہیں شدید طبی نگہداشت کی ضرورت ہے۔ بیان کے مطابق دورانِ حراست دونوں بھائیوں کو تشدد، تذلیل اور جان بوجھ کر طبی غفلت کا نشانہ بنایا گیا۔

اسیران میڈیا نے واضح کیا کہ انتظامی اسیران قابض اسرائیل کی جیلوں میں نہایت کٹھن حالات میں زندگی گزارنے پر مجبور ہیں جہاں ان کی قید کے لیے کوئی مقررہ مدت نہیں رکھی جاتی اور خفیہ فائلوں کی بنیاد پر انہیں الزامات سے لاعلم رکھا جاتا ہے تاکہ وہ اپنا دفاع بھی نہ کر سکیں۔ اس کے ساتھ ساتھ تشدد اور دانستہ طبی لاپروائی کی پالیسی مسلسل جاری ہے۔

بیان میں زور دیا گیا کہ اس ظالمانہ پالیسی کا تسلسل فلسطینی اسیران کے خلاف ایک سنگین قانونی اور اخلاقی جرم ہے۔

اسیران میڈیا نے بین الاقوامی انسانی حقوق اور فلاحی اداروں سے اپیل کی کہ وہ فوری طور پر مداخلت کریں اور قابض اسرائیل پر دباؤ ڈالیں تاکہ انتظامی حراست کی پالیسی کا خاتمہ ہو اور فلسطینی اسیران کے انسانی حقوق اور جان کا تحفظ یقینی بنایا جا سکے۔

شہید شیخ صالح العاروری نے مزاحمت کی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے: محمود مرداوی

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کے سینئر رہنما محمود مرداوی نے تحریک کے نائب سربراہ شہید شیخ صالح العاروری کی انقلابی شخصیت اور جدوجہد پر تفصیلی گفتگو کرتے ہوئے کہا ہے کہ شیخ صالح العاروری ایک ایسے قائد تھے جنہوں نے تنظیمی اور سیاسی میدان میں نہایت گہرا اور دیرپا اثر چھوڑا۔

محمود مرداوی نے بتایا کہ شہید شیخ صالح العاروری کو قابض اسرائیلی فوج نے معرکہ طوفان الاقصیٰ کے دوران لبنان کے دارالحکومت بیروت میں ایک سفاکانہ حملے میں شہید کیا۔ ان کا نام فلسطینی مزاحمت کی تاریخ کے اہم اور فیصلہ کن مراحل سے جڑا رہا ہے کہ ان کی شہادت نے بھی جدوجہد کی اس داستان کو مزید روشن کر دیا۔

پوڈ کاسٹ 'تقارب' میں ایک مکالمے کے دوران مرداوی نے کہا کہ شیخ صالح العاروری محض ایک رہنما نہیں بلکہ ایک ہمہ جہت قائد تھے جنہوں نے تنظیمی ڈھانچے اور سیاسی حکمت عملی دونوں میں گہرے نقوش چھوڑے۔ ان کی قیادت کا سفر فلسطینی مزاحمت کے حساس اور تاریخی موڑ سے گزرتا ہوا ان کی شہادت تک جا پہنچا۔

مرداوی جو شیخ صالح العاروری کے قریبی ساتھیوں میں شمار ہوتے ہیں، نے ان کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ وہ عسکری اور سیاسی جدوجہد دونوں میں غیر معمولی کردار کے حامل تھے اور انہوں نے مزاحمتی جدوجہد کے کئی مضبوط اور دیرپا راستے استوار کیے۔

انہوں نے میڈیا میں پیش کی جانے والی عمومی تصویر سے ہٹ کر شیخ صالح العاروری کی حقیقی شخصیت کو بیان کیا اور ان کے سیاسی فہم میں موجود اصطلاح سیاسی کٹائی کے مفہوم کی وضاحت کی۔ مرداوی نے بتایا کہ کس طرح شیخ العاروری نے قابض اسرائیل کی جیلوں کے اندر رہتے ہوئے بھی تنظیمی کام کو کامیابی سے منظم کیا۔

محمود مرداوی نے اس امر کی طرف بھی اشارہ کیا کہ شیخ صالح العاروری کی رحلت کے بعد ان کی کئی ایسی صفات شدت سے محسوس کی جا رہی ہیں جن میں گہری بصیرت، مضبوط عزم اور فیصلوں میں پختگی شامل ہے۔ وہ سیاسی عسکری اور سماجی ہر میدان میں راستے بنانے کی غیر معمولی صلاحیت رکھتے تھے۔

انہوں نے مزید کہا کہ شیخ صالح العاروری دوسروں کو قبول کرنے والے قائد تھے اور اس سے بھی آگے بڑھ کر انہوں نے قومی وحدت کے مشکل اور کٹھن راستوں کی قیادت کی۔ فلسطینی قومی جدوجہد کے بے شمار مراحل میں ان کی بصیرت اور قیادت کی چھاپ نمایاں طور پر موجود رہی۔

اعداد و شمار کی زبان میں سیز فائر اور غزہ کے محاصرے کے درمیان خوفناک خلیج

غزہ: الجزیرہ ڈاٹ نیٹ ورک کی جانب سے نشر کی گئی ایک ٹیلی ویژن رپورٹ نے غزہ پر جنگ بندی کے معاہدے کی شقوں اور زمینی حقیقت کے درمیان ایک گہری اور چونکا دینے والی خلیج کو بے نقاب کر دیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق معاہدے کے نفاذ کے 112 دن گذرنے کے باوجود غزہ کے شہری جس کربناک حقیقت سے دوچار ہیں وہ طے شدہ وعدوں سے یکسر مختلف ہے۔

اعداد و شمار کی روشنی میں سیز فائر اور غزہ کے محاصرے کے درمیان واضح فرق کے عنوان سے شائع ہونے والی اس رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ وقتی کشیدگی میں کمی کسی مستقل اور جامع جنگ بندی میں تبدیل نہ ہو سکی بلکہ یہ قابض اسرائیل کی جانب سے جنگ کو دوسرے ذرائع سے جاری رکھنے کا ایک ہتھکنڈا بن گئی۔ مسلسل محاصرہ اور بار بار کی خلاف ورزیاں ہی غزہ کا نمایاں منظر بن کر رہ گئیں۔

57 فی صد تک خلاف ورزی

رپورٹ میں حاصل کردہ اعداد و شمار کے مطابق قابض اسرائیل نے غزہ میں داخل ہونے والے امدادی ٹرکوں کے حوالے سے طے شدہ تعداد میں سے محض تقریباً 43 فی صد کی اجازت دی جبکہ ایندھن کی ترسیل خطرناک حد تک گر کر صرف 13 فی صد تک محدود رہی جو معاہدے میں طے شدہ مقدار سے کہیں کم ہے۔

ایندھن کی شدید قلت نے براہ راست ہسپتالوں پانی کی فراہمی کے اہم مراکز اور نکاسی آب کے پمپوں کو متاثر کیا جس کے نتیجے میں کئی بنیادی شعبے تقریباً مکمل طور پر مفلوج ہو گئے۔ جنگ بندی کے عرصے کے دوران رپورٹ میں قابض اسرائیل کی جانب سے کم از کم 1300 خلاف ورزیوں کی دستاویز بندی کی گئی جن کے نتیجے میں 483 فلسطینی شہید ہوئے جن میں 92 فی صد عام شہری شامل تھے۔ یہ اعداد و شمار اس تلخ حقیقت کی عکاسی کرتے ہیں کہ معاہدہ نہ تو شہریوں کو حقیقی تحفظ فراہم کر سکا اور نہ ہی انسانی امداد کی محفوظ رسائی کے لیے مؤثر راستے کھول سکا۔

انسانی اور معاشی اثرات

ایندھن ادویات اور بنیادی غذائی اشیا کی ترسیل میں شدید کمی نے غزہ کے انسانی حالات کو مزید سنگین بنا دیا جو پہلے ہی جنگ کے آغاز سے انفراسٹرکچر کی وسیع تباہی کا شکار تھا۔

اہم صنعتی اور پیداواری اداروں میں سرگرمیاں رکنے اور بجلی کی قلت نے فوری طور پر بنیادی عوامی خدمات کو متاثر کیا جن میں صحت کی سہولیات اور صاف توانائی کے نظام شامل ہیں جو مشینوں اور جنریٹروں کے مسلسل آپریشن پر انحصار کرتے ہیں۔

رپورٹ کے مطابق یہ نتائج کسی مکمل جنگی خاتمے کی نشاندہی نہیں کرتے بلکہ جنگ کے طریقہ کار میں ایک تبدیلی کو ظاہر کرتے ہیں جہاں محاصرہ نقل و حرکت پر پابندیاں اور وسائل پر کنٹرول ظلم و جبر کے تسلسل کا حصہ بن چکے ہیں۔

تجزیاتی جائزہ

غزہ میں معاہدے کی شقوں اور زمینی حقیقت کے درمیان موجود یہ خلیج سیز فائر پر عمل درآمد کی ضمانت دینے والے فریقوں کی ساکھ پر سنگین سوالات اٹھاتی ہے اور انسانی حقوق کی تنظیموں کے لیے خلاف ورزیوں کو دستاویزی ثبوت کے طور پر عالمی سطح پر پیش کرنے کے چیلنج کو مزید پیچیدہ بنا دیتی ہے۔

فلسطینی مسئلے سے آگے وسیع تر تناظر میں دیکھا جائے تو انسانی معاہدوں کی پاسداری جدید تنازعات میں ایک بار بار ابھرنے والا مسئلہ بن چکی ہے جہاں قانونی توثیق زمینی طاقت کے توازن اور عملی نفاذ کے سامنے بے بس نظر آتی ہے۔

الجزیرہ کی یہ رپورٹ غزہ میں 112 دن کی جنگ بندی کے بعد انسانی توقعات اور زمینی نتائج کے درمیان موجود دردناک تضاد کو پوری شدت سے اجاگر کرتی ہے۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.

Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

روزنامہ صحافت دہلی — اداریہ

اقتصادی سروے کے اشارے

لوک سبھا میں وزیر خزانہ نرملا سیتارمن کی طرف سے پیش کیا گیا اقتصادی سروے موجودہ قومی صورتحال اور ابھرتے ہوئے بین الاقوامی چیلنجوں کے درمیان امید کی پیشکش کرتا ہے، ساتھ ہی ساتھ آنے والے خطرات سے بھی خبردار کرتا ہے۔ سروے میں رواں مالی سال 26-2025 کے لیے 7 فیصد سے اوپر اور اگلے مالی سال کے لیے 6.8 سے 7.2 فیصد کے درمیان اقتصادی ترقی کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ روپیہ عالمی جغرافیائی سیاسی اور اسٹریٹجک پوزیشنوں میں تغیرات کا شکار ہے، اور یہ کہ موجودہ شرح مبادلہ ملک کی اقتصادی صورتحال کی درست عکاسی نہیں کرتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں، پچھلے سال کے دوران غیر ملکی سرمائے کی آمد میں کمی اور ہندوستانی کرنسی کی کمزوری کی وجہ سے روپے پر منفی اثرات کے باوجود، یہ تخمینہ معیشت میں استحکام کی نشاندہی کرتا ہے۔ اگرچہ اقتصادی سروے ترقی یافتہ ہندوستان اور عالمی اثر ورسوخ کے اہداف کے حصول کے لیے ایک فطری ضرورت کے طور پر ایک مضبوط اور مستحکم کرنسی پر زور دیتا ہے، لیکن روپے کی گراوٹ کو نقصان دہ نہیں سمجھا جاتا ہے کیونکہ یہ ہندوستانی اشیا پر امریکی محصولات میں اضافے کے اثرات کو کسی حد تک کم کرتا ہے۔ دوسری طرف، یورپی یونین کے ساتھ آزاد تجارتی معاہدے سے ہندوستان کی پیداواری مسابقت، برآمدات اور اسٹریٹجک صلاحیتوں کو مضبوط کرنے کی امید ہے۔ سروے کے مطابق، غیر یقینی عالمی ماحول میں، ہندوستان کو گھریلو ترقی کو ترجیح دینے کی ضرورت ہے، اور اس کے لیے مالیاتی حفاظتی اقدامات اور لیکویڈیٹی پر زیادہ زور دینے کی ضرورت ہے۔ واضح طور پر، تیزی سے بدلتی ہوئی عالمی اقتصادی حرکیات اور جغرافیائی سیاسی منظرنامے کو دیکھتے ہوئے، ہندوستان کو اپنی معیشت کو محفوظ بنانے کے لیے ایسے اقدامات کرنے کی ضرورت ہوگی جو اس کے بہترین مفاد میں ہوں۔ سروے میں جدت اور عالمی اقدامات کو کمزور کیے بغیر کارکردگی اور دیسی مصنوعات کو اپنانے پر زور دیا گیا ہے، جس سے خود انحصاری کے امکانات مضبوط ہوں گے۔ زرعی شعبے کے حوالے سے سروے میں کہا گیا ہے کہ زرعی برآمدات میں تجارتی پالیسی قیمت اور پیداوار کے اتار چڑھاو کے درمیان قلیل مدتی مقاصد کے حصول کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ تاہم، بار بار پالیسی تبدیلیاں سپلائی چین میں خلل ڈالتی ہیں۔ تاہم، یہ دیکھنا باقی ہے کہ سروے میں ظاہر کیے گئے ان خدشات کی روشنی میں بجٹ کیا رخ اختیار کرتا ہے۔ تاہم امید کی جارہی ہے کہ افراط زر کا اثر کم سے کم رہے گا اور اگلے سال تشویش کی کوئی بڑی وجہ نہیں ہوگی۔ سروے میں ایسی پالیسی کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے جس کا مقصد عارضی کارکنوں کے لیے کام کے حالات کی ازسرنو وضاحت کرنا ہے۔ مزید برآں شہریوں کی صحت کے تحفظ کے لیے چکنائی اور شوگر کی زیادہ مقدار میں پروسیسڈ فوڈ پروڈکٹس کے بڑھتے ہوئے استعمال پر تشویش کا اظہار کیا گیا ہے اور ایسی مصنوعات کی تشہیر پر پابندی کی تجویز دی گئی ہے۔ اقتصادی سروے میں کئی ریاستوں میں عوامی اعلانات اور نقدی کی منتقلی کی وجہ سے بڑھتے ہوئے ریونیو خسارے کے بارے میں بھی تشویش کا اظہار کیا گیا ہے۔ تاہم، ایک ایسے دور میں جہاں انتخابی جیت کے لیے مفت کا استعمال کرنے کا رجحان عام ہے، کیا بجٹ اس کو روکنے کے لیے کوئی اعلانات پیش کرسکتا ہے؟

حضرت علی اکبر علیہ السلام اور درس بصیرت

مولانا سید علی ہاشم عابدی

شہزادہ بصیرت، شہید کربلا، جوان فکر، وارث یقین، آئینہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم، مؤذن صبح عاشور حضرت علی اکبر علیہ السلام کربلا میں صرف ایک فرد نہیں تھے، وہ ایک سوال تھے—اور تاریخ گواہ ہے کہ بعض سوالات، تلواروں سے زیادہ خطرناک ہوتے ہیں۔

کربلا میں بہت کچھ ہو رہا تھا: پیاس، محاصرہ، قلت، خوف، اور موت کی یقینی خبر۔ مگر اس ہجوم الم میں ایک نوجوان کھڑا ہو کر پوچھتا ہے: ''کیا ہم حق پر نہیں ہیں؟''

یہ سوال صرف امام حسین علیہ السلام سے نہیں تھا، یہ سوال ہر دور کے انسان سے تھا۔ اور جب جواب آیا— ''ہاں'' —تو اس نوجوان نے وہ جملہ کہا جس نے بصیرت کی تعریف ہمیشہ کے لئے لکھ دی: ''پھر ہمیں موت کی کوئی پرواہ نہیں۔''

یہ جملہ جذبات نہیں، نتیجہ ہے؛ یہ نعرہ نہیں، منطق ہے؛ یہ خودکشی نہیں، شہادت ہے۔ یہی فرق بصیرت پیدا کرتی ہے۔

دنیا نے ہمیشہ اکثریت کو حق کا معیار بنایا، مگر حضرت علی اکبر علیہ السلام نے ہمیں بتایا کہ حق کو اکثریت کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بصیرت وہ قوت ہے جو انسان کو ہجوم میں بھی تنہا، اور تنہائی میں بھی ثابت قدم رکھتی ہے۔ حضرت علی اکبر علیہ السلام نے ہمیں دکھایا کہ راہ حق پر چلنے والے بہت کم ہیں، مگر انہوں نے یہ بھی دکھایا کہ حق کم ہو کر بھی حق ہے۔

بصیرت آنکھوں کی تیزی نہیں، ضمیر کی بیداری ہے۔ وہ ضمیر جو شور میں بھی سچ سن لیتا ہے اور فائدے میں بھی نقصان کو پہچان لیتا ہے۔

حضرت علی اکبر علیہ السلام کی جوانی کوئی عام جوانی نہ تھی بلکہ فکر کا محاذ تھی۔ انہوں نے درس دیا کہ سوال کرو بغاوت نہیں، سمجھو خودسری نہ کرو، مانو اندھی تقلید نہ کرو، آپ نے ہمیں سکھایا کہ سوال اگر بصیرت سے ہو تو اطاعت کو مضبوط کرتا ہے، کمزور نہیں۔

آج کی دنیا نوجوان کو یا تو خاموش چاہتی ہے یا بے قابو۔ حضرت علی اکبر علیہ السلام نے تیسرا راستہ دکھایا: باشعور اطاعت—جہاں انسان اپنی عقل بھی رکھتا ہے اور اپنے امام سے جڑا بھی رہتا ہے۔

> کربلا میں حضرت علی اکبر علیہ السلام کا ہر قدم امام حسین علیہ السلام کی اجازت سے اٹھتا ہے۔ یہ اطاعت کسی کمزور کی نہیں، بلکہ سمت پہچاننے والے کی ہے۔ جو جانتا ہو کہ سورج کہاں ہے، وہ سائے کے پیچھے نہیں بھاگتا۔ آج جب اطاعت کو توہین اور بغاوت کو بہادری کہا جاتا ہے، حضرت علی اکبر علیہ السلام ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ بصیرت قیادت سے کاٹتی نہیں، جوڑتی ہے۔

کربلا میں حضرت علی اکبر علیہ السلام کا ہر قدم امام حسین علیہ السلام کی اجازت سے اٹھتا ہے۔ یہ اطاعت کسی کمزور کی نہیں، بلکہ سمت پہچاننے والے کی ہے۔ جو جانتا ہو کہ سورج کہاں ہے، وہ سائے کے پیچھے نہیں بھاگتا۔

آج جب اطاعت کو توہین اور بغاوت کو بہادری کہا جاتا ہے، حضرت علی اکبر علیہ السلام ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ بصیرت قیادت سے کاٹتی نہیں، جوڑتی ہے۔

توجہ رہے کہ جب حضرت علی اکبر علیہ السلام کی آواز، اذان بن کر فضا میں گونجی، تو وہ صرف نماز کا وقت نہیں بتا رہی تھی، وہ باطل کے ایوانوں میں لرزش پیدا کر رہی تھی۔ یہ اعلان تھا کہ طاقت کے شور میں بھی حق کی صدا دبتی نہیں۔

یہ اذان ہمیں بتاتی ہے کہ عبادت اگر شعور کے ساتھ ہو تو وہ انقلابی عمل بن جاتی ہے۔ سجدہ اگر سمجھ کے ساتھ ہو تو تختوں کو چیلنج کرتا ہے۔

آج کا انسان معلومات سے بھرا ہے، مگر یقین سے خالی؛ آوازوں سے گھرا ہے، مگر سچ سے دور؛ ہمدردیوں میں تیز ہے، مگر ذمہ داری میں کمزور۔ ہر طرف بیانیے ہیں۔ مگر معیار نہیں۔

حضرت علی اکبر علیہ السلام نے بتایا کہ ہر دکھ مظلومیت نہیں، ہر غصہ شجاعت نہیں اور ہر خاموشی حکمت نہیں ہے بلکہ حق کو پہچاننے کے لئے علم، تقویٰ اور مرکزِ حق سے وابستگی لازم ہے۔

حضرت علی اکبر علیہ السلام کی شہادت ہمیں یہ نہیں سکھاتی کہ ہر دور میں خون بہانا فرض ہے، بلکہ یہ سکھاتی ہے کہ ہر دور میں اپنی انا، اپنی سہولت، اپنی مقبولیت کو قربان کرنا لازم ہے۔ آج کا میدان میدانِ کردار ہے، اور آج کی شہادت سچ پر قائم رہنا ہے۔

حضرت علی اکبر علیہ السلام شہید ہو کر ختم نہیں ہوئے، وہ درس بن گئے۔ ایک ایسا درس جو ہر دور کے نوجوان سے سوال کرتا ہے کہ کیا تم نے حق کو پہچان لیا ہے؟

اگر ہاں۔ تو پھر خوف کی کوئی گنجائش نہیں۔

سلام ہو اس جوان پر
جس نے سوال کو ہتھیار بنایا،
سلام ہو اس بصیرت پر
جس نے کربلا کو تاریخ نہیں
زندگی بنا دیا۔

اڈیشہ میں عیسائیوں کے خلاف بڑھتی جارحیت

سراج نقوی

اڈیشہ میں 2024 میں بی جے پی کی حکومت بننے کے بعد سے جس طرح عیسائی اقلیت کے خلاف فرقہ پرست تنظیموں کی اشتعال انگیزی میں اضافہ ہوا ہے اس نے ریاست میں اس مذہبی اقلیت کے خلاف عرصہ حیات مزید تنگ کردیا ہے۔ حالانکہ یہ ریاست پہلے بھی عیسائیوں کے خلاف ہونے والے تشدد کے سبب خبروں میں رہی ہے، لیکن نوین پٹنائک کے وزیر اعلیٰ رہتے ہوئے فرقہ پرستوں کو سماج میں نفرت کا زہر گھولنے کے مواقع کم ہی مل پاتے تھے۔ نوین پٹنائک مرکز میں مودی سرکار کی حمایت کرنے کے باوجود فرقہ پرست عناصر کو اپنی ریاست میں قابو میں رکھنے میں کسی حد تک کامیاب رہے، اور ریاست میں 2008 میں بڑے پیانے پر ہوئے فسادات کے بعد انھوں نے ہی سنگھ پریوار اور بی جے پی کے اس میں ملوث ہونے کا الزام لگا کر اس کے ساتھ سیاسی اتحاد ختم کردیا تھا۔

بہرحال ریاست میں عیسائیوں کو ان کی عبادت سے روکنے اور گرجا گھر پر حملہ کرنے کا تازہ واقعہ نبرنگ پور ضلع کے گاؤں کسینا سے متعلق ہے جہاں سخت گیر ہندو تنظیموں نے عیسائیوں کو گرجا گھر میں عبادت کرنے سے نہ صرف روکا بلکہ انکے ساتھ مار پیٹ کی گئی اور شرارتی عناصر گرجا گھر میں بھی گھس گئے۔ ان عناصر کا مطالبہ ہے کہ یہ عیسائی 'گھر واپسی' کرتے ہوئے ہندو مذہب میں آئیں۔ الزام ہے کہ ان کا جبراً مذہب تبدیل کرایا گیا ہے۔ واقعہ اس طرح ہے کہ 25 جنوری کو ہندو انتہا پسندوں کی ایک بھیڑ نے لاؤڈ اسپیکر پر عیسائیوں کو دھمکیاں دیں کہ اگر انھوں نے چرچ میں اپنی مذہبی سرگرمیاں جاری رکھیں تو چرچ کو مسمار کردیا جائیگا، اور گاؤں میں رہنے والے 30 عیسائی کنبوں کو گاؤں سے باہر نکال دیا جائیگا۔ واضح رہے کہ اس گاؤں میں تقریباً ڈھائی سو گھر ہندوؤں کے ہیں اور یہ سب سنگھی آقاؤں کی سرپرستی میں گاؤں کی عیسائی اقلیت کے خلاف نفرت اور تشدد کا بازار گرم کرکے ماحول خراب کرنے پر آمادہ ہیں۔ جہاں تک پولیس یا مقامی انتظامیہ کا تعلق ہے تو اس نے بھی فرقہ پرست تنظیموں کی حرکتوں کے تعلق سے چشم پوشی اختیار کرلی ہے، اور شرپسند عناصر کو علاقے کا ماحول خراب کرنے کی غیر اعلانیہ طور پر چھوٹ دے دی ہے۔ شرپسندوں کا مطالبہ ہے کہ چرچ کو گاؤں سے کسی دوسری جگہ منتقل کیا جائے۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ یہ عناصر عیسائی اقلیت کو گاؤں میں نہیں رہنے دینا چاہتے اور شائد پولیس بھی ان عناصر کی خاموش حمایتی ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو عیسائیوں کو دھمکیاں دینے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جاتی۔ گاؤں کے ہی ایک شخص نے ایک موقر انگریزی اخبار کے رپورٹر کو بتایا کہ جب گرجا گھر میں عبادت کی مخالفت کرنے والوں سے پوچھا گیا کہ چرچ میں عبادت کیوں بند کی جائے تو ملزمان نے چرچ سے تمام عیسائیوں کو نکال کر باہر سے تالا لگا دیا۔ فرقہ پرست عناصر نے ان عیسائیوں کو ہندو مذہب میں واپسی کی وارننگ بھی دی۔ اس کے ایک دن بعد فرقہ پرستوں کی بھیڑ نے دو عیسائی نوجوانوں کے ساتھ مار پیٹ کی۔ اس کے خلاف متعلقہ تھانے میں شکایت بھی درج کرائی گئی لیکن پولیس نے بھی اتنے سنگین معاملے کو سنجیدگی سے نہیں لیا، اور اس طرح مقامی عیسائیوں کو زدوکوب کرنے کی ہندو تنظیموں کی کوششوں کی بالواسطہ طور پر حوصلہ افزائی کی گئی۔ متعلقہ تھانے کے انچارج نے میڈیا کے سامنے دعویٰ کیا کہ پولیس کو اس معاملے میں کوئی باقاعدہ شکایت نہیں ملی ہے، لیکن دوسری طرف یہ دعویٰ بھی پولیس کی طرف سے کیا گیا کہ واقعات کا علم ہونے پر حالات کو قابو میں کرنے کے لیے پولیس فورس کو تعینات کردیا گیا ہے۔ انتظامیہ نے فریقین کے چند افراد پر مشتمل ایک امن کمیٹی بنانے کا بھی دعویٰ کیا ہے، لیکن انتظامیہ کی جانبداری کا اندازہ اس معاملے پر ضلع مجسٹریٹ کے موقف سے لگایا جا سکتا ہے۔ موصوف کا کہنا ہے کہ دراصل بھیڑ اس مکان پر معترض تھی کہ جسے مبینہ طور پر ناجائز زمین پر قبضہ کرکے بنایا گیا تھا اور جس کے ایک حصے کا استعمال عبادتگاہ یا گرجا گھر کے طور پر ہو رہا تھا۔ سوال یہ ہے کہ اگر واقعی ضلع مجسٹریٹ کا یہ کہنا درست ہے تو پھر ضلع انتظامیہ نے اس معاملے کو پہلے مرحلے میں ہی کیوں حل نہیں کیا، اور کیوں اس تنازعے کو آگے بڑھنے دیا گیا؟ ظاہر ہے یہ بیان ہندو انتہا پسند عناصر کے موقف کو تقویت بخشنے اور عیسائی اقلیت کو غلط ثابت کرنے کے مترادف ہے، اور اس بات کا ثبوت ہے کہ انتظامیہ کو اعلیٰ سطح سے ہدایات مل رہی ہیں۔ معاملے کا دوسرا پہلو جو انتظامیہ کی جانبداری ثابت کرتا ہے یہ ہے کہ بقول ضلع مجسٹریٹ ''امن کمیٹی کے فیصلے کے مطابق عبادتگاہ کو منتقل کرنے کے لیے پندرہ دن کا وقت دیا گیا ہے اور فریقین سے کہا گیا ہے کہ وہ آپسی رضامندی سے مسئلہ حل کریں اور پہلے کی طرح مذہبی رواداری کے ساتھ رہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ جب ایک فریق کو اس بات کے لیے مجبور کیا جارہا ہے کہ وہ اپنی عبادتگاہ منتقل کر دے تو پھر آپسی رواداری کے نام پر کرنے کو رہ ہی کیا جاتا ہے؟ ظاہر ہے کہ انتظامیہ دباؤ ڈال کر عیسائیوں کو گاؤں میں عبادت کے حق سے محروم کرنا چاہتی ہے۔

> موصوف کا کہنا ہے کہ دراصل بھیڑ اس مکان پر معترض تھی کہ جسے مبینہ طور پر ناجائز زمین پر قبضہ کرکے بنایا گیا تھا اور جس کے ایک حصے کا استعمال عبادتگاہ یا گرجا گھر کے طور پر ہو رہا تھا۔ سوال یہ ہے کہ اگر واقعی ضلع مجسٹریٹ کا یہ کہنا درست ہے تو پھر ضلع انتظامیہ نے اس معاملے کو پہلے مرحلے میں ہی کیوں حل نہیں کیا، اور کیوں اس تنازعے کو آگے بڑھنے دیا گیا؟ ظاہر ہے یہ بیان ہندو انتہا پسند عناصر کے موقف کو تقویت بخشنے اور عیسائی اقلیت کو غلط ثابت کرنے کے مترادف ہے، اور اس بات کا ثبوت ہے کہ انتظامیہ کو اعلیٰ سطح سے ہدایات مل رہی ہیں۔ معاملے کا دوسرا پہلو جو انتظامیہ کی جانبداری ثابت کرتا ہے یہ ہے کہ بقول ضلع مجسٹریٹ ''امن کمیٹی کے فیصلے کے مطابق عبادتگاہ کو منتقل کرنے کے لیے پندرہ دن کا وقت دیا گیا ہے اور فریقین سے کہا گیا ہے کہ وہ آپسی رضامندی سے مسئلہ حل کریں اور پہلے کی طرح مذہبی رواداری کے ساتھ رہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ جب ایک فریق کو اس بات کے لیے مجبور کیا جارہا ہے کہ وہ اپنی عبادتگاہ منتقل کردے تو پھر آپسی رواداری کے نام پر کرنے کو رہ ہی کیا جاتا ہے؟ ظاہر ہے کہ انتظامیہ دباؤ ڈال کر عیسائیوں کو گاؤں میں عبادت کے حق سے محروم کرنا چاہتی ہے۔

یہی سبب ہے کہ 'راشٹریہ عیسائی مورچہ (اڈیشہ یونٹ) کے جنرل سکریٹری پلّو لیما نے الزام لگایا ہے کہ ایسے واقعات جان بوجھ کر مشتعل کرنے والے ہیں اور یہ صف بندی کی ایک سوچی سمجھی کوشش ہے۔

لیما کا یہ بھی الزام ہے کہ اس معاملے میں قبائلیوں کو ہی قبائلیوں کے خلاف استعمال کیا جا رہا ہے۔ یعنی فرقہ پرست عناصر مذہب کے نام پر قبائلیوں کے درمیان انتشار اور نفرت پیدا کرنے کا کھیل کھیل رہے ہیں۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اس معاملے سے کچھ دن پہلے اڈیشہ میں ہی ایک پادری پر گاؤں میں عبادت کرنے کے الزام میں ہندوتو وادیوں کے ذریعہ حملہ کیا گیا تھا۔ یہ پادری ایک دعائیہ جلسہ کرا رہے تھے کہ فرقہ پرستوں کی ایک بے لگام بھیڑ نے نہ صرف دعائیہ تقریب رکوا دی، بلکہ انتہائی توہین آمیز انداز میں پادری کے ہاتھ باندھ کر انھیں ڈنڈوں سے پیٹا، چپلوں کا ہار انھیں پہنایا اور جبراً گوبر تک کھانے کے لیے مجبور کیا۔ حالانکہ اس معاملے کی گونج جب قومی اور بین الاقوامی سطح پر سنائی دی تو گزشتہ اکیس جنوری کو 9 افراد کو حراست میں لیا گیا، لیکن اس کے باوجود ریاست میں عیسائی اقلیت کو ستانے اور ان کی عبادت میں خلل ڈالنے کا مذکورہ واقعہ پیش آگیا، اور اب گاؤں سے چرچ کسی دوسری جگہ منتقل کرنے کی بات ہو رہی ہے۔ یعنی فرقہ پرستوں کے سامنے پولیس اور انتظامیہ نے بھی خودسپردگی کردی ہے۔

دراصل اس معاملے کا سب سے اہم پہلو جو پولیس اہلکاروں اور ضلع انتظامیہ کے رول پر سوال کھڑے کرتا ہے وہ یہ ہے کہ اڈیشہ پہلے سے ہی ہندو عیسائی تنازعہ کے لیے بدنام رہا ہے۔ 2008 میں ریاست کے کندھمال ضلع میں بڑے پیانے پر ہندو عیسائی فسادات ہوئے تھے۔ ان فسادات میں بھی ہندو فرقہ پرست عناصر نے عیسائیوں کے قتل عام جیسے حالات پیدا کردیے تھے، اور تقریباً 100 سے زیادہ عیسائی ان فسادات میں مارے گئے تھے، جبکہ ہزاروں بے گھر ہو گئے تھے۔ اس وقت ریاست میں بیجو جنتا دل کے نوین پٹنائک وزیر اعلیٰ تھے، اور انھوں نے ہی بی جے پی اور سنگھ پریوار پر ان فسادات میں ملوث ہونے کا الزام لگاتے ہوئے اس کے ساتھ اپنا سیاسی محاذ توڑنے کا اعلان کر دیا تھا، لیکن اسے کرسی کے لالچ کے سوا کیا کہا جائے کہ بعد میں جب مودی حکومت آئی تو ان کا سیکولرزم بھی کرسی کے لالچ کی بھینٹ چڑھ گیا اور انھوں نے باقاعدہ این ڈی اے میں شامل نہ ہونے کے باوجود قدم قدم پر مودی حکومت کی حمایت کی۔ یہ سلسلہ اسی وقت ختم ہوا کہ جب بی جے پی نے ان کی پارٹی کو بھی ہر طرح کے حربے آزما کر ریاستی الیکشن میں شکست دے دی اور اپنی حکومت قائم کرلی۔ ظاہر ہے جو حکومت مذاہب کے درمیان منافرت پھیلانے اپنے غیر اعلانیہ ایجنڈے پر چل رہی ہو اس میں یہ امید کس طرح کی جاسکتی ہے کہ کسی مذہبی اقلیت کے ساتھ انصاف کیا جا سکتا ہے۔ زیر بحث معاملے کو بھی اسی تناظر میں دیکھا جا سکتا ہے۔ اس لیے کہ ریاست میں بی جے پی حکومت بننے کے بعد اس طرح کے واقعات میں مزید تیزی آئی ہے کیونکہ ریاست کی زیادہ تر عیسائی آبادی دلت اور قبائلی طبقات پر مشتمل ہے، لہٰذا عیسائی مخالف منافرت کا شکار بھی سب سے زیادہ ان طبقات کو ہی ہونا پڑا ہے۔

صرف عیسائی ہی نہیں ریاست کی مسلم اقلیت کو بھی بی جے پی حکومت بننے کے بعد تشدد کا شکار ہونا پڑا ہے۔ گزشتہ برس ہی ملکان گری علاقے میں ایک جلسے پر عبادت کے دوران تقریباً چار سو افراد نے حملہ کرکے ماحول خراب کرنے کی کوشش کی تھی۔ گزشتہ سال ہی ایک اور واقعے میں ایک عیسائی پادری کو جبراً گوبر کھلانے کی کوشش کی گئی تھی۔ غرضکہ اس طرح کے واقعات کی ایک طویل فہرست ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ ریاست میں جب سے بی جے پی کی حکومت برسر اقتدار آئی ہے تب سے ہی عیسائی اقلیت پر مظالم کا سلسلہ بھی بڑھ گیا ہے، اور ریاست سے لیکر مرکز تک کی حکومتوں کی اس معاملے میں غیر اعلانیہ رضامندی فرقہ پرست عناصر کو حاصل ہے۔

□□□

اسلام نے ہی عورت کو صحیح قدر و منزلت بخشی

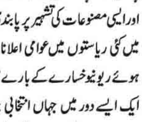

ابراہیم آتش گلبرگہ کرناٹک

اسلام نے عورت کو وہ عظیم مقام عطا کیا جو دنیا کے کسی مذہب نے عطا نہیں کیا۔ ابتدائی دور کے کرائی سوسٹم جس کو مسیح دور کے اولیاء کبار میں شمار کیا جاتا ہے عورت کے حق میں کہتا ہے۔ ایک ناگزیر برائی، ایک پیدائشی وسوسہ، ایک مرغوب آفت، ایک غارت گر دلربائی، ایک آراستہ مصیبت۔

اس دور کا ابتدائی اور بنیادی نظریہ یہ تھا کہ عورت گناہ کی ماں اور بدی کی جڑ ہے مصیبت کی جڑ ہے مصیبت کی تحریک کا سرچشمہ اور جہنم کا دروازہ ہے تمام انسانی مصائب کا آغاز اسی سے ہوا ہے اس کا عورت ہونا ہی اس کے شرمناک ہونے کے لئے کافی ہے۔ ان کے نزدیک پاک مذہبی زندگی گذارنے کے لئے آدمی نکاح نہ کرے۔ اور ان کے نظریات نے عورت کی حیثیت حد سے زیادہ گرادی۔ ان خیالات نے معاشی حیثیت سے عورت کو بلکل بے بس کر کے مرد کے قابو میں دے دیا۔ طلاق اور خلع کی سرے سے اجازت نہیں تھی زوجین میں خواہ کتنی ہی ناموافقت ہو خواہ گھر جہنم ہی بن گیا ہو۔ مذہب اور قانون ان کو ایک دوسرے کے ساتھ رہنے پر مجبور کرتے تھے بعض انتہائی شدید حالات میں یہ ممکن تھا دونوں میں علحدگی کرادی جائی بعد میں نکاح کا حق نہ مرد کو تھا نہ عورت کو دونوں ہی راہب یا راہبہ بن جائیں یا پھر تمام عمر بدکاری کرتے رہیں۔ قدیم زمانے میں مصر میں ایک رسم تھی دریائے نیل پر ہر سال ایک خوب صورت دوشیزہ کو دلہن بنا کر قربان گاہ لایا جاتا اور اس کی قربانی دی جاتی۔ ان کا یقین تھا اس قربانی سے دریائے نیل کبھی نہیں سوکھتی اسی طرح ہندوستان میں ستی کی رسم عام تھی شوہر کے مرنے کے بعد بیوی کو شوہر کی چتا کے ساتھ زندہ لٹا دیا جاتا تھا بیوی شوہر کے ساتھ زندہ جل جاتی تھی کچھ عرصہ پہلے اس طرح کے واقعات شمالی ہندوستان میں دیکھے گئے۔

انسانی تمدن کی پوری تاریخ گواہ ہے عورت کا وجود دنیا میں ذلت شرم اور گناہ کا وجود تھا بیٹی کی پیدائش باپ کے لئے سخت عیب اور موجب ننگ وعار سمجھی جاتی تھی سسرالی رشتہ دار ذلیل سمجھے جاتے تھے بہت سی قوموں میں اسی ذلت سے بچنے کے لئے لڑکیوں کو قتل کردینے کا رواج عام تھا۔

بیوہ کے لئے اسلام کے سوا کسی مذہب میں عزت نہیں تھی۔ سماج میں بیوہ کو حقارت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا گھر کی خوشیوں میں وہ شریک نہیں ہوسکتی تھی بیوہ سے کوئی شادی نہیں کرتا تھا بیوہ کو بدشگونی کی علامت سمجھا جاتا تھا حضور ﷺ نے بیوہ سے شادی کرکے دنیا کی غلط روایات کو ہمیشہ کے لئے جڑ سے ختم کردیا اور بیوہ کو عزت کا بلند مقام عطا فرمایا۔ دنیا کے کسی قوم میں ایسی نظیر نہیں ملتی جس طرح بیوہ شادی کرکے باقی بچے زندگی میں خوشیاں بکھیر سکتی ہے۔ ہندو مذہب میں ویدوں کی تعلیم کا دروازہ عورت کے لے بند تھا، بدھ مت میں عورت سے تعلق رکھنے والے کے لئے نروان کی کوئی صورت نہیں تھی مسیحت اور یہودیت کی نگاہ میں عورت ہی گناہ کی بانی اور ذمہ دار تھی۔

روم اور ایران چین اور مصر تہذیب انسانی کے دوسرے مرکزوں کا حال بھی قریب قریب ایسا ہی تھا صدیوں کی مظلومی اور محکومی اور عالم گیر حقارت کے برتاؤ نے خود عورت کے ذہن سے عزت نفس کا احساس مٹا دیا اور وہ بھی بھول گئی تھی کہ دنیا میں وہ حق لے کر پیدا ہوئی ہے یا اس کے لئے بھی عزت کا مقام ہے۔ مرد اس پر ظلم وستم کرنا اپنا حق سمجھتا تھا اور وہ اس ظلم کو سہنا اپنا فرض جانتی تھی غلامانہ ذہنیت اس حد تک پیدا کردی گئی تھی کہ وہ فخر کے ساتھ اپنے آپ کو ,, شوہر کی داسی ,, کہتی تھی۔

دوسری طرف مرد کے برابر کھڑا کرنے کی کوشش کی گئی جو عین قوانین فطرت کے خلاف ہے جس کے بہت ہی بھیانک نتائج بر آمد ہوئے مثال کے طور پر عورت کو کمانے کا ذریعہ بنایا گیا اس طرح سے صنف نازک پر دوہرا بوجھ ڈالا گیا وہ دفتروں میں اور کارخانوں میں مردوں کے شانہ بہ شانہ کام کرنے لگی اور گھر آکر بچوں کو پالنا اور کھانا پکانا بھی اس کے ذمہ تھا اور پھر مرد کی تسکین کی ضرورت بھی اس کو ادا کرنی تھی اس طرح عورت ایک کھلونا بھی گئی اس کا ذہن منتشر ہوگیا نہ وہ صد فیصد دفتروں و کارخانوں میں کام کرسکی نہ وہ صد فیصد بچوں کی نگہداشت کرسکی اور نہ ہی صد فیصد مرد کی ملکہ بن سکی۔

> اسلام کے سوا تمام مذاہب نے عورت کو معاشی حیثیت سے کمزور کیا اور یہی معاشی بے بسی معاشرت میں عورت کی غلامی کا سب سے بڑا سبب بنی یورپ نے اس حالت کو بدلنا چاہا مگر اس طرح کہ عورت کو ایک کمانے والا فرد بنا دیا جائے یہ ایک دوسری عظیم تر خرابی کا باعث بن گیا اسلام بیچ کا واستہ اختیار کرتا ہے وہ عورت کو وراثت کے نہایت وسیع تر حقوق دیتا ہے باپ سے شوہر سے اولاد سے اور دوسرے رشتہ داروں سے اس کو وراثت ملتی ہے نیز شوہر سے اس کا مہر بھی ملتا ہے ان تمام ذرائع سے ملنے والے مال کے اوپر مکمل اسی عورت کا اختیار ہے اس طرح اسلام میں عورت کی معاشی حالت اتنی مستحکم ہوگئی کہ بسا اوقات وہ مرد سے زیادہ بہتر حالت میں ہوتی ہے۔

علم الحیات کی تحقیق سے ثابت ہو چکا ہے عورت اپنی شکل وصورت اور ظاہری اعضاء سے لے کر اپنے جسم کے ذرات بھی خلیوں میں ہر چیز میں مرد سے مختلف ہے جس وقت رحم مادر میں بچے کے اندر صنفی تشکیل واقع ہوتی ہے اس وقت سے دونوں صنفوں کی جسمانی ساخت بلکل ایک دوسرے سے مختلف صورت میں ترقی کرتی ہے عورت کا پورا نظام جسمانی اسی طور پر بنایا جاتا ہے کہ بچہ پیدا کرنے اور اس کی پرورش کرنے کے لئے مستعد ہو ابتدائی جنسی تشکیل سے لے کر سن بلوغ تک اس کا پورا جسم نشونما اسی استعداد کی تکمیل کے لئے ہوتا ہے اور یہی چیز اس کی آئندہ زندگی کا راستہ متعین کرتی ہے۔

اسلام کے سوا تمام مذاہب نے عورت کو معاشی حیثیت سے کمزور کیا اور یہی معاشی بے بسی معاشرت میں عورت کی غلامی کا سب سے بڑا سبب بنی یورپ نے اس حالت کو بدلنا چاہا مگر اس طرح کہ عورت کو ایک کمانے والا فرد بنا دیا جائے یہ ایک دوسری عظیم تر خرابی کا باعث بن گیا اسلام بیچ کا واستہ اختیار کرتا ہے وہ عورت کو وراثت کے نہایت وسیع تر حقوق دیتا ہے باپ سے شوہر سے اولاد سے اور دوسرے رشتہ داروں سے اس کو وراثت ملتی ہ نیز شوہر سے اس کا مہر بھی ملتا ہے ان تمام ذرائع سے ملنے والے مال کے اوپر مکمل اسی عورت کا اختیار ہے اس طرح اسلام میں عورت کی معاشی حالت اتنی مستحکم ہوگئی کہ بسا اوقات وہ مرد سے زیادہ بہتر حالت میں ہوتی ہے۔

اسلام میں عورت کو شوہر کے انتخاب کا پورا حق دیا گیا ہے اس کی مرضی کے خلاف یا اس کی رضامندی کے بغیر کوئی شخص اس کا نکاح نہیں کرسکتا اور اگر وہ خود اپنی مرضی سے کسی مسلم کے ساتھ نکاح کرلے تو کوئی اس کو نہیں روک سکتا اور اگر شوہر ظالم یا ناکارہ ہے تو عورت کو خلع کا حق حاصل ہے دیوانی وفوجداری قوانین میں عورت اور مرد کے درمیان کامل مساوات قائم کی گئی ہے جان و مال کے تحفظ میں اسلامی قوانین عورت اور مرد کے درمیان کسی قسم کا امتیاز نہیں رکھتے۔

ایمان اور عمل صالح کے ساتھ روحانی ترقی کے جو درجات مرد کو مل سکتے ہیں وہی عورت کے لئے بھی کھلے ہیں مرد اگر ابراہیم بن ادہم بن سکتا ہے تو عورت کو بھی رابعہ بصری بننے سے کوئی شئے نہیں روک سکتی۔ اسلام نے ذلت وعار کے مقام سے اٹھا کر عورت کو عزت کے مقام پر پہنچایا ہے وہ اسلام ہی ہے جس نے بتایا کہ بیٹی کا وجود ننگ وعار نہیں بلکہ اس کی پرورش اور اس کی حق رسائی تجھے جنت کا مستحق بناتی ہے حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں جس نے دو لڑکیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ سن بلوغ کو پہنچ گئیں تو قیامت کے روز میں اور وہ اس طرح ہوں گے جیسے مرے ہاتھ کے دو انگلیاں ساتھ ساتھ ہیں ایک اور جگہ ارشاد فرماتے ہیں جس کے ہاں لڑکیاں پیدا ہوئیں اور وہ اچھی طرح پرورش کرلے تو یہی لڑکیاں اس کے لئے دوزخ سے آڑ بن جائیں گی۔ یہ ہے اسلام میں بیٹی کا مقام جو اس زمانے میں ننگ وعار سمجھی جاتی تھی آج وہی بیٹی عزت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے اس کی پرورش کو باعث فخر سمجھتے ہیں اور وہی بیٹی آج ہمارے لئے جنت میں جانے کا باعث بنتی ہے۔

عورت پر اسلام کا احسان عظیم ہے جس نے معاشی سماجی قانونی اور عملی حیثیت سے بلکہ ذہنی حیثیت سے بھی ایک عظیم انقلاب برپا کیا ہے اسلام نے ہی عورت اور مرد دونوں ذہنوں کو بدلا۔ عورت کی عزت اور اس کے حق کا تخیل ۃ ی انسان کے دماغ میں اسلام کا پیدا کیا ہوا ہے آج حقوق نسواں اور تعلیم نسواں اور بیداری اناث کے جو الفاظ سن رہے ہیں یہ سب اسی انقلاب انگیز کی بازگشت ہیں جو محمد ﷺ کی زبان مبارک سے بلند تھی افکار انسان کا رخ ہمشہ ہمیشہ کے لئے بدل دیا۔

□□□

کنہیا کمار کا بی جے پی پر طنز، ملک میں نفرت کی سیاست کو نقصان دہ قرار دیا

رائے پور: کانگریس رہنما کنہیا کمار نے بی جے پی پر سخت طنز کرتے ہوئے الزام عائد کیا ہے کہ ملک میں دانستہ طور پر نفرت کی سیاست کو فروغ دیا جا رہا ہے، جس کا مقصد صرف سیاسی فائدہ حاصل کرنا ہے۔ چھتیس گڑھ کے رائے پور میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ نفرت کی سیاست سے ملک کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا، بلکہ اس سے سماج میں تقسیم اور بداعتمادی بڑھے گی۔ کنہیا کمار نے کہا کہ آج مہاتما گاندھی کا یوم شہادت ہے اور اس موقع پر پورا ملک اور دنیا انہیں یاد کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ گاندھی جی نے سچائی اور عدم تشدد کا جو راستہ دکھایا تھا، وہ آج بھی ملک کے لیے سب سے درست راستہ ہے۔

انہوں نے بتایا کہ سرگوجا میں کئی برسوں سے غیر سیاسی تنظیمیں مہاتما گاندھی کی یاد میں پروگرام منعقد کرتی آ رہی ہیں، جو سماجی ہم آہنگی کی علامت ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ کچھ لوگ جان بوجھ کر نفرت پھیلا رہے ہیں

تا کہ ان کی سیاست چلتی رہے، لیکن اب عوام پہلے سے زیادہ باخبر اور باشعور ہو چکی ہے۔ اسی وجہ سے نفرت پر مبنی سیاست خطرے میں ہے اور زیادہ دیر تک کامیاب نہیں ہوسکتی۔ کنہیا کمار کے مطابق مہاتما گاندھی نے ہمیشہ تمام مذاہب کو ساتھ لے کر چلنے کی بات کی، مگر آج ملک میں مذہب کی بنیاد پر سیاست کو ہوا دی جا رہی ہے۔

کانگریس رہنما نے کہا کہ آج ملک میں ناتھورام گوڈ سے جیسی سوچ کو سیاست میں جگہ دی جا رہی ہے، جو نہایت تشویش ناک ہے۔ ان کے مطابق ہمیں مہاتما گاندھی کو صرف سال میں ایک دن نہیں بلکہ روزانہ یاد کرنے کی ضرورت ہے، تا کہ نفرت کی سیاست کا خاتمہ ہو اور تمام مذاہب کے لوگ مل جل کر رہ سکیں۔

بی جے پی پر نشانہ سادھتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بی جے پی کے رہنما بھی اسی ملک کے شہری ہیں اور انہیں ہندوستان کی تاریخ کا بخوبی علم ہے، اس کے باوجود وہ ایسی سیاست کر رہے ہیں جو ملک کو تقسیم کرتی ہے۔ انہوں نے اپیل کی کہ سچائی اور عدم تشدد کے راستے پر چل کر ہی ملک کی ترقی ممکن ہے۔ کنہیا کمار نے کہا کہ ذاتی مفاد کے لیے دو برادریوں کے درمیان ٹکراؤ پیدا کرنا غلط ہے۔ ملک میں امن قائم رہنا سب کے مفاد میں ہے، کیونکہ خراب ماحول کا نقصان براہ راست عوام کو ہوتا ہے۔ اس لیے نفرت کی سیاست کو جلد از جلد بند کیا جانا چاہیے۔

سارن: نوجوان نے کی خودکشی، پولیس تحقیقات میں مصروف

چھپرہ: (یو این آئی) بہار کے ضلع سارن کے داؤد پور تھانہ علاقے میں خاندانی تنازعے کے باعث ایک نوجوان نے اپنے گلے میں رسی کا پھندا ڈال کر خودکشی کر لی۔ پولیس ذرائع نے آج یہاں بتایا کہ کوہڑا بازار گاؤں کے رہائشی بانکے لال پرساد کا بیٹا وشال کمار (26) گزشتہ چند دنوں سے خاندانی تنازعے کی وجہ سے پریشان تھا جس کی وجہ سے اس نے اپنے گھر کے کمرے کی چھت سے لٹک کر خودکشی کر لی۔ اطلاع ملنے پر موقع پر پہنچی پولیس نے لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے صدر اسپتال بھیج دیا ہے۔ پولیس اس معاملے میں متوفی کے اہل خانہ سے موصولہ درخواست کی بنیاد پر ایف آئی آر درج کر کے تفتیش کر رہی ہے۔

نئی دہلی: تلنگانہ بی جے پی کے سابق ترجمان میر فراست علی باقری، بی جے پی آفس کوآرڈینیٹر ڈی گوپال، بودھ مذہبی رہنما و دیگر راج گھاٹ پر بابائے قوم مہاتما گاندھی کو ان کی 78 ویں برسی کے موقع پر خراج عقیدت پیش کیا۔

ہندوستان اور بنگلہ دیش نے 151 ماہی گیروں کو وطن واپس بھیجا

نئی دہلی/ڈھاکہ: (یو این آئی) ہندوستان اور بنگلہ دیش نے جمعرات کو بین الاقوامی میری ٹائم باؤنڈری لائن (آئی ایم بی ایل) کو نادانستہ طور پر عبور کر چکے ماہی گیروں کی باہمی رہائی اور وطن واپسی کا عمل مکمل کیا۔ حکام نے کہا کہ دونوں فریق اسے دیرینہ سمندری حدود کے مسائل کے انسانی حل کے طور پر دیکھتے ہیں۔ وزارت خارجہ نے کہا کہ بنگلہ دیشی حکام کی طرف سے حراست میں لیے گئے کل 23 ہندوستانی ماہی گیروں اور ہندوستان میں زیر حراست 128 بنگلہ دیشی ماہی گیروں کو رہا کیا گیا اور ان کے آپریشنل ماہی گیری کے جہازوں کے ساتھ ان کے متعلقہ ممالک کو واپس بھیج دیا گیا۔ وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے 'ایکس' پر ایک پوسٹ میں کہا، "یہ تبادلہ دونوں طرف کی ماہی گیری برادریوں کے انسانی اور روزی روٹی کے مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا گیا ہے۔ ہندوستان اپنی ماہی گیری برادری کی فلاح و بہبود اور حفاظت کے لیے پابند عہد ہے۔" "حالیہ ہفتوں میں ماہی گیروں کو ماہی گیری کی معمول کی سرگرمیوں کے دوران ایک دوسرے کے علاقائی پانیوں میں بھٹکنے کے بعد گرفتار کیا گیا ہے۔ حکام نے کہا کہ تبادلے کو دونوں حکومتوں کے درمیان قریبی رابطہ کاری کے ذریعے حتمی شکل دی گئی، جس میں ساحلی کمیونٹیز کے ذریعہ معاش کے خدشات کو مدنظر رکھا گیا جو چھوٹے پیمانے پر ماہی گیری پر بہت زیادہ انحصار کرتے ہیں۔ اس موسم سرما میں پہلے بھی اسی طرح کے واقعات کے بعد یہ رہائی ہوئی ہے۔ حکام نے بتایا کہ ان کی حراست کے دوران ڈھاکہ میں ہندوستانی ہائی کمیشن نے ہندوستانی ماہی گیروں کی دیکھ بھال کی نگرانی کی اور انہیں گرم جیکٹس سمیت ضروری سامان فراہم کیا۔ خلیج بنگال میں ماہی گیروں کی سرحد پار سے گرفتاریاں ایک عام مسئلہ بنی ہوئی ہیں، جہاں ماہی گیری کے علاقوں کی ناقص حد بندی، چھوٹی کشتیوں میں بحری آلات کی کمی، اور موسمی مچھلیوں کی نقل و حرکت اکثر نادانستہ سرحدی خلاف ورزیوں کا باعث بنتی ہے۔

فارم-7 کے ذریعہ کاٹے جا رہے ہیں مسلم ووٹرس کے نام

کانگریس لیڈر نے کلکٹر سے کی شکایت

بھوپال: ووٹر لسٹ کے متعلق دھوکہ دہی کا ایک بڑا معاملہ سامنے آیا ہے۔ ووٹر لسٹ سے نام حذف کرانے کے لیے کسی اور کا نام اور موبائل نمبر استعمال کر کے اعتراضات درج کرائے گئے ہیں۔ الیکشن کمیشن کے فارم-7 کے ذریعہ درج ان اعتراضات کی تعداد بھوپال ضلع میں 9 ہزار سے زیادہ بتائی جا رہی ہے۔ ابتدائی تحقیقات میں سامنے آیا ہے کہ ایک ہی پیٹرن پر کئی جگہ اعتراضات درج کرائے گئے، جن میں نام اور نمبر غلط پائے گئے۔ کلکٹر نے پورے معاملے کی تحقیقات کی ہدایت دی ہے اور مشتبہ درخواستوں کی تصدیق کرائی جا رہی ہے۔ اگر دیگر اضلاع کی بات کی جائے تو ریاست کے سنگرولی ضلع کی دیوسر تحصیل کے تحت سہوار پنچایت کے مسلم ووٹرس نے ایس ڈی ایم سے تحریری شکایت کی ہے۔ اس میں انہوں نے الزام عائد کیا کہ بی جے پی کے بی ایل اے (بوتھ لیول ایجنٹ) پنچایت کے مسلم ووٹرس کے گھر جا کر انہیں ایس آئی آر فارم بھرنے، بینک کے وائی سی کرانے اور

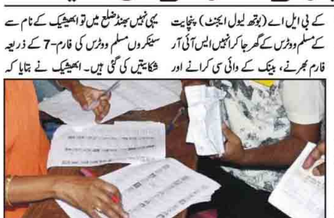

ہاؤسنگ اسکیم دلانے کے نام پر فارم-7 (ووٹر لسٹ سے نام ہٹانے کے لیے) پر انگوٹھا لگوا رہے ہیں۔ بھنڈی میں بھی ایسی شکایتیں سامنے آئی ہیں۔ مسلم ووٹرس نے بتایا کہ ہمارے نام کی جس نے شکایت ہے، اسے نہ تو ہم جانتے ہیں اور نہ ہی وہ ہمیں جانتے ہیں۔ یہی نہیں بھنڈ ضلع میں تو ابھیشیک کے نام سے سینکڑوں مسلم ووٹرس کی فارم-7 کے ذریعہ شکایتیں کی گئی ہیں۔ ابھیشیک نے بتایا کہ میرے ذریعہ کسی کی شکایت نہیں کی گئی ہے۔ اس کی تحقیقات کی جانی چاہیے، قصورواروں کے خلاف کارروائی ہونی چاہیے۔ اس معاملے میں بھوپال انتظامیہ کا کہنا ہے کہ ہر اعتراض کی جانچ ہوگی۔ تصدیق اور سماعت کے بعد ہی کسی کا نام ووٹر لسٹ سے ہٹایا جائے گا۔

غیر قانونی اسلحہ رکھنے کے جرم میں ایک شخص کو 2 سال قید کی سزا

بھنڈ: (یو این آئی) مدھیہ پردیش کے ضلع بھنڈ میں غیر قانونی اسلحہ رکھنے کے معاملے میں عدالت نے اپنے سخت موقف کے تحت ایک پرانے معاملے میں فیصلہ سناتے ہوئے ایک نوجوان کو دو سال قید کی سزا سنائی ہے۔ سال 2021 میں تھانہ بروہی پولیس کی جانب سے گرفتار شدہ ملزم کو عدالت نے دو سال قید کی سزا دی ہے۔ یہ فیصلہ چیف جوڈیشل مجسٹریٹ کی عدالت نے سنایا۔ یہ معاملہ تقریباً پانچ سال پرانا ہے، جب پولیس نے ایک نوجوان کو اقدام جرم کی نیت سے اسلحہ کے ساتھ گرفتار کیا تھا۔ استغاثہ کے مطابق یہ واقعہ 19 دسمبر 2021 کا ہے۔ تھانہ بروہی میں تعینات اسسٹنٹ سب انسپکٹر کو مخبر سے اطلاع ملی تھی کہ ایک شخص لاڑم پورا ترا ہے پر غیر قانونی اسلحہ لے کر کسی مجرمانہ واردات کو انجام دینے کی تاک میں ہے۔ اطلاع کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے پولیس ٹیم کو موقع پر روانہ کیا گیا۔ پولیس کو دیکھتے ہی مشتبہ نوجوان فرار ہونے لگا، تاہم گھیراؤ کر کے اسے پکڑ لیا گیا۔ پوچھ گچھ کے دوران اس نے اپنا نام لال بہادر شرما ساکن گاؤں گڑھی تھانہ مہگاؤں ضلع بھنڈ بتایا۔ تلاشی کے دوران اس کے پاس سے 315 بور کا خود ساختہ کٹا برآمد ہوا۔ تحقیقات کے دوران کٹے کے چیمبر میں ایک کارآمد کارتوس بھی پایا گیا۔ ملزم اسلحہ رکھنے کا کوئی قانونی لائسنس پیش نہ کر سکا۔ پولیس نے آرمز ایکٹ کی دفعہ 25(1)(اے بی) کے تحت معاملہ درج کر کے تفتیش مکمل کی اور چالان عدالت میں پیش کیا۔

ہماچل پردیش میں شدید برفباری، 655 سڑکیں بند

آج سے ایک اور سخت موسمی دور کا امکان

شملہ: ہماچل پردیش میں حالیہ شدید برفباری نے معمولات زندگی کو بری طرح متاثر کر دیا ہے۔ ریاست میں تین قومی شاہراہوں سمیت تقریباً 655 سڑکیں اب بھی آمدورفت

کے لیے بند ہیں، جس کے باعث کئی اضلاع کا زمینی رابطہ منقطع ہو چکا ہے۔ برفباری کے نتیجے میں بجلی کا نظام بھی شدید طور پر متاثر ہوا ہے اور سینکڑوں ٹرانسفارمر خراب ہونے کی وجہ سے ہزاروں گھروں میں بجلی کی فراہمی معطل ہے۔ ریاستی ایمرجنسی آپریشن سینٹر کے مطابق سب سے زیادہ سڑکیں لاہول اور اسپتی میں بند ہیں، جہاں قومی شاہراہ لیہہ-منالی اور کازہ-گرامفو سمیت 287 سڑکیں متاثر ہیں۔ شملہ ضلع میں 135، کلو میں قومی شاہراہ اوٹ-لُہری-سینج سمیت 81، منڈی میں 77، چمبا میں 40، کنور میں 27 جبکہ سرمور اور اونا میں تین تین سڑکیں بند ہیں۔ کانگڑا ضلع میں بھی دو سڑکیں بند ہونے کی اطلاع ہے۔ برفباری کے باعث ریاست میں مجموعی طور پر 669 ٹرانسفارمر خراب ہو چکے ہیں۔ کلو میں 216، شملہ میں 214، چمبا میں 104، منڈی میں 94، لاہول اور اسپتی میں 22، سرمور میں 13 اور کنور میں چھ ٹرانسفارمر خراب ہونے سے کئی شہری علاقوں اور دیہی بستیوں میں اندھیرا چھایا ہوا ہے۔ بجلی بحال کرنے کے لیے محکمہ توانائی کی ٹیمیں متاثرہ علاقوں میں کام کر رہی ہیں، تاہم موسم کی خرابی مرمتی کام میں رکاوٹ بنی ہوئی ہے۔ اسی دوران ریاست کے بلند پہاڑی علاقوں، خصوصاً کنور اور لاہول و اسپتی میں ہلکی برفباری اور بارش کا سلسلہ جاری رہا، جبکہ دیگر علاقوں میں موسم عموماً صاف رہا۔ محکمہ موسمیات نے 30 جنوری کو بلند علاقوں میں ہلکی برفباری اور بارش کا امکان ظاہر کیا ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق 31 جنوری سے 3 فروری کے درمیان ریاست میں ایک اور شدید موسمی دور متوقع ہے، جس کے دوران بھاری برفباری اور بارش ہو سکتی ہے۔ یکم فروری کے لیے بھاری برفباری اور بارش کا یلو الرٹ جاری کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ 30 جنوری کو اونا، بلاسپور، ہمیر پور، کانگڑا، منڈی، سولن اور سرمور اضلاع میں گھنے کہرے اور شیت لہر کے پیش نظر یلو الرٹ نافذ کیا گیا ہے۔

عمر عبداللہ نے یوم شہداء کے موقع پر شہدا کو شاندار خراج عقیدت پیش کیا

سری نگر: (یو این آئی) جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے جمعہ کو یوم شہدا کے موقع پر ان شہداء کو شاندار خراج عقیدت پیش کیا جنہوں نے قوم اور آزادی، انصاف اور جمہوریت کے نظریات کے لئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ اس موقع پر سول سکریٹریٹ میں شہدا کے اعزاز میں دو منٹ کی خاموشی بھی اختیار کی گئی۔

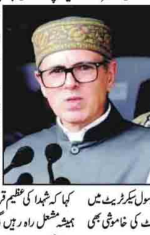

وزیر اعلیٰ کے دفتر کے 'ایکس' ہینڈل پر ایک پوسٹ میں کہا گیا: 'آج یوم شہدا کے موقع پر وزیر اعلیٰ نے ان شہداء کو شاندار خراج عقیدت پیش کیا جنہوں نے قوم اور آزادی، انصاف اور جمہوریت کے نظریات کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا'۔ عمر عبداللہ نے کہا کہ شہدا کی عظیم قربانیاں نسلوں کے لیے ہمیشہ مشعل راہ رہیں گی۔ پوسٹ کے مطابق 'سول سکریٹریٹ میں ان کے اعزاز میں دو منٹ کی خاموشی بھی اختیار کی گئی'۔

'بی جے پی نے اے آئی اے ڈی ایم کے کو واشنگ مشین میں صاف کیا'

تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ ایم کے اسٹالن نے کیا طنزیہ انداز میں تلخ حملہ

چنئی: تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ ایم کے اسٹالن نے جمعہ کے روز بی جے پی پر طنزیہ انداز میں تلخ حملہ کیا۔ انھوں نے سوال کیا کہ کیا بدعنوانی کے معاملوں میں مبینہ طور پر ملوث ان کی ساتھی پارٹی اے آئی اے ڈی ایم کے کو ان کی 'واشنگ مشین' میں صاف کر دیا گیا ہے؟ اسٹالن نے آج ایک تقریب کے دوران یہ سوال کیا۔ اسٹالن نے اپنی تقریر کے دوران حریفوں پر حملہ کرتے ہوئے کہا کہ جو لوگ تمل ناڈو کی ترقی کو ہضم نہیں کر پاتے، وہ واٹس ایپ یونیورسٹی کے ذریعہ سے جھوٹ پھیلاتے ہیں۔

ڈی ایم کے چیف کا کہنا ہے کہ "ہمارے خلاف لگائے گئے سبھی الزامات ایک گھسی پٹی کہانی پر مبنی ہیں۔ ان میں سے پہلا الزام سیاسی اقربا پروری کا ہے۔ میں اس کا جواب پہلے ہی دے چکا ہوں۔ سیاست میں آنے کی پوری آزادی ہے، لیکن کامیابی حاصل کرنے کے لیے انھیں عوام کے سامنے کھڑا ہونا ہوگا۔ ان کا بھروسہ جیتنا ہوگا اور ووٹ حاصل کرنے ہوگا۔" وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ "یہ بے بنیاد الزام ان لوگوں نے عائد کیے ہیں، جو زمینی سطح پر ہمارا سامنا نہیں کر سکتے۔"

اسٹالن نے اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا کہ "ہم پر جو دوسرا الزام عائد کیا گیا ہے، وہ ہے 'بدعنوانی'۔ کیا اب تک کسی نے بھی ہمارے خلاف لگائے گئے ایک بھی الزام کو ثابت کیا ہے؟" بی جے پی کو ہدف تنقید بناتے ہوئے اسٹالن نے کہا کہ "جو لوگ اس وقت آپ کے ساتھ ہیں، وہی حقیقی معنوں میں بدعنوانی میں ملوث ہیں۔ خاص طور سے اے آئی اے ڈی ایم کے، جنھیں بدعنوانی کے معاملوں میں سپریم کورٹ نے قصوروار ٹھہرایا ہے۔" وہ مزید کہتے ہیں کہ "جب آپ ان کے ساتھ اتحاد میں نہیں تھے، تب آپ نے ان پر کتنے الزامات عائد کیے تھے؟ کیا اب آپ نے انھیں اپنی واشنگ مشین میں دھو دیا ہے؟"

مختص بجٹ ہدف سے کم خرچ کرنے والے محکموں کو ضلع مجسٹریٹ نے وارننگ جاری کی

پتھوراگڑھ: (یو این آئی) اتراکھنڈ کے پتھوراگڑھ کے ضلع مجسٹریٹ نے مالی سال 2025-26 کے اختتام کے قریب بعض سرکاری محکموں کے ذریعہ مختص شدہ بجٹ کم خرچ کرنے پر وارننگ جاری کی ہے۔ ضلع انتظامیہ نے اُن افسران کے خلاف سختی شروع کر دی ہے جو اب تک 80 فیصد بجٹ خرچ نہیں کر پائے ہیں۔ ضلع مجسٹریٹ آشیش بھٹگائی نے جمعہ کے روز ضلع منصوبہ، ریاستی منصوبہ اور مرکزی حکومت کی مالی معاونت سے چلنے والی اسکیموں کے ساتھ ساتھ 25 نکاتی پروگراموں اور وزیر اعظم گتی شکتی یوجنا کا تفصیلی جائزہ لیا۔ اس کا مقصد مالی سال 2025-26 میں اسکیموں کی زمینی حقیقت کا جائزہ لینے کے ساتھ ساتھ بروقت، معیاری اور شفاف عمل درآمد کو یقینی بنانا تھا۔ اس دوران معلوم ہوا کہ ضلع منصوبے کے مد میں اب تک تقریباً 79 فیصد بجٹ خرچ کیا جا چکا ہے۔ جبکہ پتھوراگڑھ محکمہ تعمیرات عامہ، مویشی پروری، زراعت، جل نگم، جنگلات، سیاحت، بیریناگ جل سنستھان اور دھارچولا میں واقع آبپاشی ڈویژن بجٹ خرچ کرنے میں خاصے پیچھے ہیں۔ ان محکموں کی سست رفتاری پر ضلع مجسٹریٹ نے سخت ناراضگی ظاہر کی۔ انہوں نے کہا کہ ترقیاتی کاموں میں کسی بھی سطح پر کوتاہی قابل قبول نہیں ہے۔ انہوں نے تمام محکموں کو ہدایت دی کہ فروری کے اختتام تک کم از کم 90 فیصد اخراجات کا ہدف لازمی طور پر حاصل کریں۔ انہوں نے اکنامکس اینڈ اسٹیٹسٹکس آفیسر کو ہدایت دی کہ 80 فیصد سے کم خرچ کرنے والے محکموں سے وضاحت طلب کی جائے۔ اطمینان بخش جواب نہ ملنے کی صورت میں افسران کے خلاف منفی اندراج (ایڈورس انٹری) کی کارروائی کی جائے۔ انہوں نے میٹنگ میں غیر حاضر افسر کی تنخواہ روکنے اور اس سے وضاحت طلب کرنے کے احکامات بھی دیے ہیں۔ ضلع مجسٹریٹ نے واضح کیا کہ مالی سال کے درمیانی مرحلے تک اسکیموں میں مطلوبہ تیزی لانا لازمی ہے۔ اگر وقت رہتے پیش رفت نہ کی گئی تو آخری سہ ماہی میں غیر معمولی دباؤ پیدا ہوگا، جس سے معیار اور اہداف دونوں متاثر ہوں گے۔

عالمی تناؤ کے دور میں گاندھی جی کا پیغام انسانیت کی رہنمائی کرتا ہے: منوج سنہا

جموں: (یو این آئی) جموں و کشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے کہا ہے کہ عالمی بے یقینی، تنازعات اور موسمیاتی بحرانوں کے اس دور میں مہاتما گاندھی کے عدم تشدد، سچائی اور انسانی وقار کے نظریات پہلے سے کہیں زیادہ اہمیت اختیار کر چکے ہیں۔ گاندھی گلوبل فیملی کی جانب سے منعقدہ تقریب سے خطاب کے دوران منوج سنہا نے کہا کہ تاریخی مقام پر منعقد ہونے والی یہ تقریب محض ایک یادگاری اجتماع نہیں بلکہ جموں و کشمیر کے لیے امن اور اُمید کی علامت ہے۔ ان کے مطابق گاندھیائی نظریات نے نہ صرف ماضی کی نسلوں کی رہنمائی کی بلکہ آج کی دنیا کے لیے بھی یہ اصول روشنی کا مینار ہیں۔ لیفٹیننٹ گورنر نے کہا کہ موجودہ دور شدید غیر یقینی صورتحال کا حامل ہے، جہاں عالمی سطح پر جغرافیائی تناؤ، معاشرتی تقسیم اور اقتصادی تبدیلیاں واضح طور پر محسوس کی جا رہی ہیں۔ انہوں نے حالیہ بین الاقوامی حالات کا ذکر کرتے ہوئے بھارت اور یورپی یونین کے درمیان گزشتہ دو دہائیوں سے جاری مذاکرات کے بعد 27 جنوری کو بڑے تجارتی معاہدے کی حتمی منظوری کو ایک اہم پیش رفت قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ آج نہ صرف ملکوں کے درمیان بلکہ سماجوں اور افراد کے درمیان بھی کشیدگی بڑھتی جا رہی ہے، اور حالات

ایسے ہیں جیسے دنیا کسی ایسی چنگاری کی منتظر ہو جو موجودہ تعلقات کو شدید نقصان پہنچا سکتی ہو۔ منوج سنہا نے کہا، 'اگر دنیا کے ایک کونے میں جنگ کے بادل منڈلا رہے ہوں اور دوسری جانب موسمیاتی تبدیلی انسانی مستقبل کے لیے خطرہ بن گئی ہو، تو ایسے میں مہاتما گاندھی کی آواز حوصلہ اور سمت عطا کرتی ہے۔' مسٹر سنہا کے مطابق گاندھی صرف ماضی کے لیڈر نہیں تھے بلکہ عصرِ حاضر کے لیے بھی ایک رہنما روشنی ہیں۔ عدم تشدد، سچائی اور خود ارادیت کا ان کا فلسفہ آج اسی قدر ضروری ہے جتنا آزادی کی جدوجہد کے دوران تھا۔ انہوں نے گاندھی کے 16 مارچ 1947 کے ہفت روزہ ہریجن میں شائع ہونے والے ایک معروف اقتباس کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ گاندھی مذہب کو تنوع کے باوجود ایک ہی سرچشمے کی مختلف شاخیں سمجھتے تھے، جس طرح ایک درخت کی بے شمار ٹہنیاں ہوتی ہیں لیکن جڑ ایک ہوتی ہے۔ لیفٹیننٹ گورنر نے کہا کہ گاندھیائی فکر میں انسانی وقار، مساوات، سماجی انصاف اور نوجوانوں کے حقوق کا تحفظ بنیادی اہمیت رکھتا ہے اور یہی اصول دنیا کے سخت ترین مسائل کے حل کے لیے بنیاد فراہم کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ گاندھی نے جس اخلاقی جرات اور سچائی کے ساتھ راستہ چنا، وہ آج بھی انسانیت کے لیے مضبوط ترین رہنمائی ہے۔

بابائے قوم مہاتما گاندھی کو مختلف سیاسی لیڈران نے خراج عقیدت پیش کیا

پٹنہ: (یو این آئی) بہار کے گورنر عارف محمد خان اور وزیر اعلیٰ نتیش کمار نے جمعہ کو بابائے قوم مہاتما گاندھی کی سمادھی پر گل پوشی کر کے انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔ مسٹر عارف خان اور مسٹر نتیش کمار نے مہاتما گاندھی کی برسی کے موقع پر جنگ آزادی کے شہدا کی یاد میں گاندھی گھاٹ پر منعقدہ خاموش خراج عقیدت پروگرام کے دوران بابائے قوم مہاتما گاندھی کی سمادھی پر گل پوشی کر کے مہاتما گاندھی اور شہدا کو خراج عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر مسلح پولیس کی جانب سے سلامی دی گئی اور دو منٹ کی سوگ سلامی بھی دی گئی۔ وزیر اعلیٰ مسٹر نتیش کمار نے جنگ آزادی کے شہدا کی یاد میں خاموش خراج عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر نائب وزیر اعلیٰ وجے کمار سنہا، آبی وسائل و پارلیمانی امور کے وزیر وجے کمار چودھری، دیہی امور کے وزیر اشوک چودھری، وزیر زراعت رام کرپال یادو، جنتا دل یونائیٹڈ (جے ڈی یو) کے قومی ایگزیکٹیو صدر و رکن پارلیمنٹ سنجے کمار جھا، قانون ساز کونسل کی رکن مسز کمد ورما، وزیر اعلیٰ کے پرنسپل سکریٹری دیپک کمار، وزیر اعلیٰ کے سکریٹری ڈاکٹر چندر شیکھر سنگھ، پٹنہ ڈویژن کے کمشنر انیمیش پراسر، ضلع مجسٹریٹ ڈاکٹر تیاگراجن ایس۔ ایم، ریاستی سٹیزن کونسل کے جنرل سکریٹری اروند کمار سمیت دیگر عوامی نمائندوں اور کئی سماجی و سیاسی کارکنوں نے بھی بابائے قوم مہاتما گاندھی کو خاموش خراج عقیدت پیش کیا۔

جھارکھنڈ کے گورنر سنتوش کمار گنگوار اور وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین نے بابائے قوم مہاتما گاندھی کی برسی پر آج مورہابادی میدان، باپو واٹیکا میں واقع بابائے قوم مہاتما گاندھی کے مجسمے پر گل پوشی کر کے انہیں پرخلوص خراج عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر باپو واٹیکا میں واقع مہاتما گاندھی کے مجسمے کے پاس بھجن منڈلی کے فنکاروں نے باپو کے پسندیدہ بھجن اور رام دھن پیش کیں۔ اس موقع پر میڈیا کے نمائندوں سے خطاب کرتے ہوئے گورنر مسٹر گنگوار نے کہا کہ آج ہم سب مہاتما گاندھی کو یاد کر رہے ہیں۔ بابائے قوم مہاتما گاندھی جی کی زندگی پورے ملک کے عوام کے لیے منبع تحریک ہے۔ ہم سب ان کے اصولوں پر چلیں، یہی ہمارا یقین ہے۔ اس موقع پر مسٹر گنگوار نے حکومت ہند کے تئیں تشکر کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ریاست کے سابق وزیر اعلیٰ، دشوم گرو، آنجہانی شیبو سورین کو پدم بھوشن اعزاز سے سرفراز کیا جانا پوری ریاست کے لیے باعث فخر ہے۔

انہوں نے کہا کہ دشوم گرو آنجہانی شیبو سورین جی کو اعزاز دینا جھارکھنڈ ریاست کے تئیں حکومت ہند کی حساسیت کو ظاہر کرتا ہے۔ دشوم گرو، آنجہانی شیبو سورین کا نام ہمیشہ امر رہے گا۔ اس ریاست کی تشکیل میں ان کا اہم کردار رہا ہے۔ موقع پر وزیر اعلیٰ مسٹر سورین نے کہا کہ آج بابائے قوم مہاتما گاندھی کی برسی پر پورا ملک انہیں یاد کر رہا ہے۔ بابائے قوم مہاتما گاندھی کی شخصیت، ان کا فلسفہ [؟] حیات، ان کی قربانی، جدوجہد اور اصول پوری دنیا کے لیے منبع تحریک ہیں۔ مہاتما گاندھی کے دکھائے ہوئے راستے پر چل کر ہی خوشحال ریاست، ترقی یافتہ ملک اور پرامن بقائے باہمی پر مبنی دنیا کے تصور کو حقیقت میں بدلا جا سکتا ہے۔ وزیر دیپیکا پانڈے سنگھ اور راجیہ سبھا کی رکن مہوا ماجی نے بھی بابائے قوم مہاتما گاندھی کے مجسمے پر گل پوشی کر کے انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔

راجستھان کے وزیر اعلیٰ بھجن لال شرما نے جمعہ کے روز بابائے قوم مہاتما گاندھی کی برسی (یوم شہادت) کے موقع پر انہیں شاندار الفاظ میں خراجِ عقیدت پیش کیا۔ اس دن کی مناسبت سے جے پور میں مختلف تقریبات کا انعقاد کیا گیا جہاں عدم تشدد کے علمبردار کو یاد کیا گیا۔ وزیر اعلیٰ نے گورنمنٹ سکریٹریٹ پہنچ کر وہاں نصب مہاتما گاندھی کے مجسمے پر پھول چڑھائے اور ملک کی آزادی کے لیے ان کی خدمات کو سراہا۔ وزیر اعلیٰ اور دیگر شرکاء نے دو منٹ کی خاموشی اختیار کر کے مہاتما گاندھی اور وطن کی خاطر جانیں قربان کرنے والے شہداء کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر سکریٹریٹ میں گاندھی جی کے پسندیدہ بھجن جیسے 'ویشنو جن تو تینے کہیے' اور 'رگھوپتی راگھو راجہ رام' بھی پیش کیے گئے، جنہیں وزیر اعلیٰ نے بڑے احترام کے ساتھ سنا۔ اس وقار تقریب میں وزیر اعلیٰ کے ہمراہ سکریٹریٹ کے اعلیٰ حکام، مختلف محکموں کے ایڈیشنل چیف سکریٹریز اور ملازمین کی بڑی تعداد موجود تھی۔

چھتیس گڑھ کے وزیر اعلیٰ وشنو دیو سائے نے مہاتما گاندھی کی برسی پر رائے پور میں واقع وزیر اعلیٰ کی رہائش گاہ کے دفتر میں ان کی تصویر پر گل پوشی کر کے انہیں خراجِ عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر وزیر اعلیٰ نے کہا کہ مہاتما گاندھی نے سچائی اور عدم تشدد کے اصولوں کے ذریعے ہندوستانی آزادی کی تحریک کو نئی سمت عطا کی۔ انہوں نے ستیہ گرہ کے ذریعے یہ پیغام دیا کہ پختہ عزم اور خود اعتمادی کے ساتھ زندگی کے ہر چیلنج کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ گاندھی جی کے افکار آج بھی معاشرے کو اخلاقیات، امن اور رواداری کا راستہ دکھاتے ہیں۔

DAILY SAHAFAT Birmingham
۱۱/شعبان المعظم ۱۴۴۷ھ
31-01-2026
U.K.
عالمی صحافت
www.sahafat.in

’ورشا‘ میں وزیراعلیٰ اور این سی پی لیڈران کی میٹنگ

اجیت پوار کی موت کے بعد نائب وزیراعلیٰ کے عہدہ کے لیے غور وفکر، پارٹی لیڈران کی جانب سے سنیترا پوار کو نائب وزیراعلیٰ بنانے کا مطالبہ، ابھی تک وزیراعلیٰ کے دفتر کی جانب سے کوئی باضابطہ تبصرہ نہیں

ممبئی: این سی پی کے سینئر لیڈروں نے، ایک طیارہ حادثہ میں نائب وزیراعلیٰ اجیت پوار کی موت کے بعد پارٹی کے مستقبل کے بارے میں غیر یقینی صورتحال کے درمیان، آج جمعہ کو یہاں مہاراشٹر کے چیف منسٹر دیویندر فرنویس سے ملاقات کی۔ ذرائع نے بتایا کہ جنوبی ممبئی میں وزیراعلیٰ کی سرکاری رہائش گاہ ورشا میں ہونے والی میٹنگ، جو تقریباً ڈیڑھ گھنٹے تک جاری رہی، اس میں چھگن بھجبل، قومی ورکنگ صدر پرفل پٹیل، ریاستی صدر سنیل تٹکرے اور سابق وزیر دھننجے منڈے سمیت این سی پی کے سینئر لیڈروں نے شرکت کی۔ نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (این سی پی) کے ذرائع کے مطابق قائدین نے فرنویس سے ملاقات کی تا کہ پوار کے اچانک انتقال کے بعد ریاست کی سیاسی صورتحال اور پارٹی کے لیے آگے بڑھنے کے راستے پر غور کیا جاسکے۔

تاہم، یہ فوری طور پر واضح نہیں ہوسکا کہ بات چیت کے دوران کیا ہوا، اور ملاقات کے بعد دونوں طرف سے کوئی سرکاری بیان سامنے نہیں آیا۔

این سی پی، جس کی سربراہی پوار کررہے ہیں، بی جے پی اور شیوسینا ریاست میں حکمراں مہایوتی اتحاد کے اتحادی ہیں۔ این سی پی کے وزیر نرہری زروال نے جمعرات کو عوامی طور پر اپنی خواہش کا اظہار کیا تھا کہ اجیت پوار کی اہلیہ اور راجیہ سبھا کی رکن سنیترا پوار کو نائب وزیراعلیٰ بنایا جائے۔ اس سلسلے میں ابھی تک وزیراعلیٰ کے دفتر کی طرف سے کوئی باضابطہ تبصرہ نہیں کیا گیا ہے۔ پوار کے قریبی ساتھی کے مطابق، وہ این سی پی کے دو دھڑوں کے انضمام کے خواہشمند تھے اور یہ جلد ہی ہونے والا ہے۔

عیاں رہے کہ اجیت پوار اور چار دیگر اس وقت مارے گئے جب انہیں لے جانے والا چارٹرڈ طیارہ بدھ کو پونے ضلع کے بارامتی میں گر کر تباہ ہوگیا۔ 66 سالہ این سی پی سربراہ، جو دادا (بڑے بھائی) کے نام سے مشہور تھے، کا جمعرات کو بارامتی میں مکمل سرکاری اعزاز کے ساتھ آخری رسومات ادا کی گئیں۔

سنیترا پوار آج شام 5 بجے نائب وزیراعلیٰ کے طور پر حلف لیں گی: رپورٹس

ممبئی: نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (این سی پی) کے آنجہانی رہنما اجیت پوار کی بیوہ سنیترا پوار نے مبینہ طور پر پارٹی کی جانب سے عہدے کی پیشکش کو قبول کرلی ہے اور مہاراشٹر کا نائب وزیراعلیٰ بننے پر رضامندی ظاہر کردی ہے۔ اگر وہ حلف اٹھاتی ہیں تو وہ ریاست میں نائب وزیراعلیٰ کے عہدے پر فائز ہونے والی پہلی خاتون بن جائیں گی۔ اطلاعات کے مطابق، این سی پی نے ہفتہ کی صبح 11 بجے اپنی قانون ساز پارٹی کی میٹنگ بلائی ہے۔ اس کے بعد ودھان بھون میں دوپہر 2 بجے این سی پی ایم ایل ایز کی میٹنگ ہوگی، جہاں پارٹی کے قانون ساز پارٹی لیڈر کا باضابطہ انتخاب کیا جائے گا۔ توقع ہے کہ اس میٹنگ میں سنیترا پوار کو متفقہ طور پر منتخب کیا جائے گا، جس سے ریاستی کابینہ میں ان کی شمولیت کی راہ ہموار ہوگی۔ قانون ساز پارٹی لیڈر کے طور پر منتخب ہونے کے بعد سنیترا پوار کی آج شام نائب وزیراعلیٰ کے طور پر حلف لینے کی امید ہے۔ اطلاعات کے مطابق تقریب حلف برداری کی تیاریاں جاری ہیں۔ اس سے پہلے دن میں این سی پی کے سینئر لیڈر چھگن بھجبل نے وزیراعلیٰ دیویندر فرنویس سے ملاقات کی تا کہ مجوزہ حلف برداری کی تقریب اور متعلقہ رسمی کاموں پر تبادلہ خیال کیا جاسکے۔ میڈیا سے بات کرتے ہوئے بھجبل نے کہا کہ وزیراعلیٰ کو تقریب کے انعقاد پر کوئی اعتراض نہیں ہے، حالانکہ موت کے بعد کچھ روایتی تحفظات کو مدنظر رکھا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سینئر لیڈر سنیل تٹکرے اور پرفل پٹیل اپنی تجاویز دے رہے ہیں، اور اب حتمی فیصلہ متوقع ہے۔

طیارہ حادثے کی تفصیلی جانچ کی یقین دہانی ریاستی حکومت کو جامع رپورٹ پیش کرنے کا وعدہ

ممبئی: مرکزی وزیرِ شہری ہوابازی رام موہن نائیڈو کنجراپو نے وزیرِ اعلیٰ فرنویس کو یقین دہانی کرائی ہے کہ نائب وزیرِ اعلیٰ اجیت پوار کی المناک موت کا سبب بننے والے طیارہ حادثے کی مکمل اور گہرائی سے جانچ کی جائے گی اور اس کی تفصیلی رپورٹ ریاستی حکومت کو پیش کی جائے گی۔ یہ یقین دہانی 30 جنوری کو وزیرِ اعلیٰ کے نام تحریری خط کے ذریعے دی گئی۔ خط میں مرکزی وزیر نے کہا کہ حادثے کی وجوہات کا ہر پہلو سے باریک بینی سے جائزہ لیا جائے گا۔ بارامتی میں اجیت پوار کے طیارے کے حادثے کے بعد ریاستی اور مرکزی دونوں سطح کی ایجنسیوں نے مشترکہ طور پر جامع تحقیقات کا آغاز کردیا ہے تا کہ واقعے کے پس منظر اور تکنیکی اسباب کی درست نشاندہی ہوسکے۔ اس سے قبل وزیرِ اعلیٰ فرنویس نے وزارتِ شہری ہوابازی کو خط لکھ کر واقعے کی تفصیلی تفتیش، حادثے کی اصل وجوہات کی شناخت اور آئندہ ایسے حادثات کی روک تھام کے لیے ضروری اقدامات وضع کرنے پر زور دیا تھا۔ مرکزی وزیرِ شہری ہوابازی نے اپنے جواب میں تحقیقات کے مکمل اور شفاف ہونے کا اعادہ کیا اور ریاستی ایجنسیوں سے اپیل کی کہ وہ تفتیش کے عمل میں مکمل تعاون فراہم کریں۔

کلیان ڈومبیولی میونسپل کے میئر کیلئے شیوسینا نے دعویٰ پیش کیا

بی جے پی نے ڈپٹی میئر کے عہدے کے لیے اپنی نامزدگی داخل کی، 3 فروری کو میئر کا انتخاب متوقع

کلیم شیخ

کلیان: کلیان ڈومبیولی میونسپل کارپوریشن کے میئر کے عہدہ کو لے کر تنازعہ آخرکار ختم ہوتا دکھائی دے رہا ہے۔ شیوسینا شندے دھڑے کی ایک نوجوان خاتون ہرشالی چودھری نے میئر کے عہدے کے لیے میونسپل الیکشن آفیسر کے پاس اپنا پرچہ نامزدگی داخل کیا ہے، جب کہ تجربہ کار کارپوریٹر راہول دملے نے بی جے پی کی جانب سے ڈپٹی میئر کے عہدے کے لیے اپنا پرچہ نامزدگی داخل کیا ہے۔ اس موقع پر شیوسینا شندے دھڑے کے رکن اسمبلی ڈاکٹر شریکانت ایکناتھ شندے موجود تھے۔ واضح رہے کہ بلدیاتی انتخابات کے بعد سے ہی میئر کے عہدے کے لیے شیوسینا اور بی جے پی کے درمیان رسہ کشی جاری تھی۔ یہ تنازعہ بالآخر 30 جنوری کو ختم ہوگیا۔ شیوسینا شندے دھڑے کی خاتون کارپوریٹر ہرشالی چودھری نے میونسپل الیکشن آفیسر کے پاس اپنا پرچہ نامزدگی داخل کیا ہے، جب کہ ڈومبیولی بی جے پی کے تجربہ کار کارپوریٹر راہول دملے نے ڈپٹی میئر کے عہدے کے لیے اپنا پرچہ نامزدگی داخل کیا ہے۔ دملے اس سے قبل اتحاد کے ڈپٹی میئر کے طور پر کام کرچکے ہیں۔

نامزدگی داخل کرنے کی تقریب میں شیوسینا اور بی جے پی کے تمام رہنما اور عہدیدار بڑی تعداد میں موجود تھے۔ میئر کا انتخاب 3 تاریخ کو میونسپل کارپوریشن کی ویرساورکر سبھا میں میونسپل الیکشن کمشنر کے سامنے ہوگا۔ اس الیکشن میں ہر کارپوریٹر ہاتھ اٹھا کر ووٹ دیں گے۔ 122 میونسپل سیٹوں میں سے، بی جے پی کے پاس 50 کارپوریٹر ہیں، شیوسینا کے ایکناتھ شندے کے پاس 53، اور ایم این ایس کے پاس 5 کارپوریٹر ہیں۔ شری کانت شندے نے دعویٰ کیا ہے کہ سینا، بی جے پی اور ایم این ایس مشترکہ طور پر اکثریت کے ساتھ میئر تیار کریں گے۔

الہاس نگر میں میئر اور ڈپٹی میئر کے انتخاب کا راستہ صاف

اشونی کملیش نکم نے میئر کے لیے اور امر لنڈ نے ڈپٹی میئر کے لیے پرچہ نامزدگی داخل کیا

الہاس نگر: الہاس نگر میونسپل کارپوریشن میں میئر اور ڈپٹی میئر کے انتخابات کے لیے سیاسی تصویر واضح ہوتی جارہی ہے۔ اشونی کملیش نکم نے میئر کے عہدے کے لیے اور امر لنڈ نے ڈپٹی میئر کے عہدے کے لیے پرچہ نامزدگی داخل کیا ہے۔ نامزدگی کے دوران ایم پی شری کانت شندے، ایم ایل اے کمار ایلانانی اور اتحاد کی تمام اتحادی جماعتوں کے کارپوریٹرس موجود تھے۔ میونسپل کارپوریشن کے احاطے میں سیاسی سرگرمیاں تیز رہی۔ شیوسینا (شندے) کی طرف سے سینئر کارپوریٹر راجندر چودھری کے نام پر شروع میں کافی چرچا تھا، جب کہ ڈمپل ٹھاکر کا نام بھی دعویدار سمجھا جا رہا تھا۔ تاہم سینئر قائدین کی ہدایات کے بعد اچانک اشونی کملیش نکم کے نام پر اتفاق رائے ہوگیا۔ نامزدگی کے وقت راجندر چودھری کی غیر حاضری بھی موضوع بحث بنی۔ سیاسی ماہرین کے مطابق، اشونی نکم پہلی بار کارپوریٹر ہیں، اور انہیں براہ راست میئر کے عہدے پر مقرر کیے جانے پر اندرونی ناراضگی کی اطلاعات ہیں۔ سیاسی حرکیات پر غور کیا جائے تو اتحاد کے قیام کے بعد سے حزب اختلاف کافی حد تک کمزور ہوچکی ہے اور اس کے مخالفین کو عملی طور پر ختم کردیا گیا ہے۔ موجودہ صورتحال میں حکمران جماعت مضبوط پوزیشن میں تصور کی جارہی ہے اور انتخابات یک طرفہ ہونے کی توقع ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اشونی کملیش نکم کو کالانی خاندان کا قریبی سمجھا جاتا ہے اور اس مساوات نے پوری انتخابی ریاضی کو اتحاد کے حق میں موڑ دیا ہے۔

ایران کے قونصل جنرل سعید رضا مسیب مطلق نے اجیت پوار کے انتقال پر خراج عقیدت پیش کیا

ممبئی: ممبئی میں ایران کے قونصل جنرل عزت مآب سعید رضا مسیب مطلق نے مہاراشٹر کے نائب وزیرِ اعلیٰ اجیت پوار کے انتقال پر تعزیتی کتاب میں خراج عقیدت پیش کیا اور دلی تعزیت درج کی۔ انتقال پر گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے، ایرانی سفارت کار نے عوامی زندگی میں شری اجیت پوار کی دہائیوں کی شراکت اور مہاراشٹر اور اس کے عوام پر ان کے دیرپا اثرات کو تسلیم کیا۔ یہ اشارہ غم کی اس گھڑی میں ہندوستانی عوام کے تئیں ایرانی قونصلیٹ کے احترام اور یکجہتی کے جذبات کی عکاسی کرتا ہے۔

ممبرا: شیل پھاٹا میں تین نوجوانوں پر تیز دھار ہتھیاروں سے حملہ

ایک ہلاک، دیگر زخمی، سرِعام قتل کے معاملے میں تین افراد گرفتار، تحقیقات جاری

انوارالحق خان

ممبرا: شیل ڈائیگھر کے علاقے میں قتل کا سنسنی خیز واقعہ پیش آیا ہے، جہاں تین نوجوانوں پر تیز دھار ہتھیاروں سے حملہ کیا گیا۔ جس میں امان شیخ نامی شخص جاں بحق ہوگیا جبکہ سمیر خان شدید زخمی ہوگیا۔ سچن نامی نوجوان کسی طرح بچ کر فرار ہونے میں کامیاب ہوگیا۔ قتل کیس میں شیل ڈائیگھر پولیس نے تین ملزمان کو گرفتار کیا ہے سیف خان، شعیب خان، اور عارف شیخ، سبھی ڈومبیولی کے رہنے والے ہیں۔ متوفی امان اور زخمی سمیر اور سچن سبھی گوونڈی کے رہنے والے ہیں۔ معلومات کے مطابق سیف خان اولا کار کا کاروبار چلاتے ہیں اور گوونڈی کے نوجوان بھی اولا چلاتے ہیں۔ ان نوجوانوں میں سے ایک سچن نے بتایا کہ سیف تین دن پہلے کلیان میں اس کا لائسنس اور کچھ نقدی لے گیا تھا۔ اس کے بعد اس نے سیف کو فون کیا اور لائسنس اور نقد رقم کا مطالبہ کیا۔ سیف نے اسے شیل پھاٹا پر بلایا اور کہا کہ اپنا لائسنس لے لو۔ تاہم جیسے ہی امان، سمیر اور سچن شیل فاٹا پر پہنچے تو سیف خان اور شعیب خان اور عارف خان نے ان پر تیز دھار ہتھیاروں سے حملہ کردیا جس میں امان جاں بحق ہوگیا جبکہ سمیر شدید زخمی ہوگیا، سچن نے کسی طرح خود کو بچایا، واقعہ کے بعد شیل ڈائیگھر پولیس بھی پہنچ گئی اور سیف، شعیب اور عارف کو گرفتار کرلیا، پوسٹ مارٹم کے لیے لاش اسپتال بھیج دی گئی ہے جبکہ پولیس نے مزید تفتیش شروع کردی ہے۔

نابالغ لڑکے سے جنسی زیادتی، ملزم کو 20 سال کی قید بامشقت

کولہاپور (یو این آئی) ضلع چیف سیشن جج مسز کویتا اگروال نے نابالغ لڑکے سے جنسی زیادتی کے ایک سنگین معاملے میں ملزم محمد طلحہ مصطفیٰ شیخ کو 20 سال قید بامشقت کی سزا سنائی ہے، جبکہ عدالت نے اس پر 10000 روپے جرمانہ بھی عائد کیا۔ یہ واقعہ 18 نومبر 2021 کو کولہاپور شہر کے مضافاتی علاقے یادونگر میں پیش آیا تھا۔ استغاثہ کے مطابق ملزم کی عمر اس وقت 27 سال تھی اور وہ یادونگر کا رہائشی اور اردو استاد تھا۔ متاثرہ دس سالہ لڑکا باقاعدگی سے ایک گواہ کے مکان میں اس کے پاس پڑھنے آیا کرتا تھا۔ سرکاری وکیل مسز سجاتا انگلے نے عدالت کو بتایا کہ ملزم نے نابالغ بچے کو جنسی زیادتی کا نشانہ بنایا اور اسے دھمکی دی کہ وہ اس واقعے کے بارے میں کسی کو اطلاع نہ دے۔ بعدازاں بچے نے ہمت کرکے اپنے والد کو ساری بات بتائی، جس کے بعد راجارام پوری پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کرائی گئی۔ عدالت میں سماعت کے دوران استغاثہ کی جانب سے کل 8 گواہوں کے بیانات ریکارڈ کیے گئے۔ جج مسز کویتا اگروال نے تمام شواہد اور فریقین کے دلائل کا بغور جائزہ لینے کے بعد ملزم کو تعزیرات ہند کی دفعہ 377، پوکسو ایکٹ کی دفعات 4، 5 (ایم)، 6 اور جووینائل جسٹس ایکٹ 2015 کی دفعہ 75 کے تحت مجرم قرار دیتے ہوئے سخت سزا سنائی۔

مہاراشٹر میں ضلع پریشد اور پنچایت سمیتی انتخابات دو دن کیلئے ملتوی

ریاستی سوگ کے باعث پولنگ اور ووٹوں کی گنتی کی تاریخیں تبدیل

ممبئی (یو این آئی) مہاراشٹر میں 12 ضلع پریشدوں اور 125 پنچایت سمیتیوں کے جاری انتخابات کو دو دن کے لیے ملتوی کردیا گیا ہے۔ اس بات کا اعلان اسٹیٹ الیکشن کمشنر دنیش واگھمارے نے 30 جنوری کو کیا۔ ترمیم شدہ شیڈول کے مطابق اب پولنگ 07 فروری کو ہوگی جبکہ ووٹوں کی گنتی 09 فروری کو انجام پائے گی۔ یہ فیصلہ نائب وزیرِ اعلیٰ اجیت پوار کی حادثاتی موت کے بعد ریاست میں اعلان کردہ تین روزہ سوگ کے پیش نظر کیا گیا ہے۔ پہلے کے طے شدہ پروگرام کے مطابق ووٹنگ 05 فروری اور گنتی 07 فروری کو ہونی تھی، تاہم 28 جنوری 2026 کو طیارہ حادثے میں اجیت پوار کے انتقال کے بعد ریاستی حکومت نے 28 جنوری 2026 سے 30 جنوری 2026 تک سرکاری سوگ کا اعلان کیا، جس کے دوران انتخابی مہم پر پابندی عائد رہی۔ الیکشن کمیشن کے مطابق سپریم کورٹ کی ہدایات کے تحت امیدواروں کو پہلے ہی محدود انتخابی مہم کا وقت دیا گیا تھا۔ سوگ کے باعث مزید تین دن ضائع ہونے پر کئی سیاسی جماعتوں نے مہم کے ناکافی وقت پر اعتراض اٹھایا، جس کے بعد تمام امیدواروں کے ساتھ انصاف کو یقینی بنانے کے لیے دو دن کی توسیع دینے کا فیصلہ کیا گیا۔ اسٹیٹ الیکشن کمیشن کی ہدایت پر متعلقہ ضلع کلکٹرز 31 جنوری کو نظرثانی شدہ انتخابی نوٹیفکیشن جاری کریں گے، جبکہ تازہ انتخابی پروگرام تمام متعلقہ اضلاع کو ارسال کردیا گیا ہے۔ نظرثانی شدہ شیڈول کے تحت پونے ضلع پریشد اور اس کی 13 پنچایت سمیتیوں کے انتخابات بھی شامل ہیں، جہاں تقریباً چار برس کے وقفے کے بعد منتخب قیادت سامنے آئے گی۔ پونے ضلع کی 13 پنچایت سمیتیوں کی مدت 13 مارچ 2022 کو ختم ہوئی تھی، جبکہ ضلع پریشد کی مدت 20 مارچ 2022 کو پوری ہوئی تھی۔ جن ضلع پریشدوں میں انتخابات ملتوی کیے گئے ہیں ان میں پونے، کولہاپور، سانگلی، ستارا، شولاپور، رائے گڑھ، رتناگیری، سندھودرگ، اورنگ آباد، پربھنی، عثمان آباد اور لاتور شامل ہیں۔

ناندیڑ ضلع کے اردھاپور میں تحصیلدار کی سرکاری گاڑی حادثہ کا شکار

اردھاپور (ناندیڑ) (یو این آئی) ناندیڑ ضلع کے اردھاپور شہر میں تحصیلدار کی سرکاری گاڑی کو پیش آنے والے ایک حادثے میں تحصیلدار رینوکا داس دیونی کر اور ان کے عملے کے افراد زخمی ہوگئے۔ حادثے میں خوش قسمتی سے کسی قسم کا جانی نقصان نہیں ہوا، تاہم تحصیلدار کی سرکاری گاڑی مکمل طور پر تباہ ہوگئی۔ تفصیلات کے مطابق سڑک سے گزرنے والے ایک ٹریکٹر کے سامنے اچانک ایک دو پہیہ گاڑی آگئی۔ دو پہیہ سوار کی جان بچانے کی کوشش میں ٹریکٹر ڈرائیور نے اچانک موڑ کاٹا، لیکن تیز رفتاری کے باعث ٹریکٹر سڑک کے ڈِوائیڈر سے ٹکرا گیا اور ڈرائیور کا کنٹرول ختم ہوگیا۔ بے قابو ٹریکٹر مخالف سمت میں چلا گیا اور اسی دوران سامنے سے آرہی تحصیلدار رینوکا داس دیونی کر کی سرکاری گاڑی سے ٹکرا گیا۔ ٹکر اتنی شدید تھی کہ سرکاری گاڑی کو بری طرح نقصان پہنچا۔

ٹھاکرے برادران کے خلاف تبصرہ کرنے پر نوجوان کی پٹائی

نالاسوپارہ میں چونکا دینے والا واقعہ، نیم برہنہ حالت میں پریڈ کرانے پر سیاسی کشیدگی

نالاسوپارہ: سیاسی دادا گردی کے ایک پریشان کن معاملے میں مہاراشٹر نونرمان سینا (ایم این ایس) اور شیوسینا یو بی ٹی کے کارکنوں نے جمعرات کی رات نالاسوپارہ میں مبینہ طور پر ایک مقامی نوجوان کی پٹائی کی اور اسے نیم برہنہ حالت میں پریڈ کرایا۔ اس واقعے کا ویڈیو سوشل میڈیا پر بڑے پیمانے پر پھیل گیا، جس نے بڑے پیمانے پر غم و غصے کو جنم دیا ہے۔ نوجوان کی شناخت سورج راجیشر کے طور پر کی گئی ہے جو نالاسوپارہ ایسٹ کے اچولے علاقے کا رہنے والا ہے اور اکثر سوشل میڈیا کے لیے ریل بناتا ہے۔ مبینہ طور پر وہ کئی دنوں سے ایم این ایس سربراہ راج ٹھاکرے اور شیوسینا یو بی ٹی کے صدر ادھو ٹھاکرے کے خلاف توہین آمیز تبصروں اور گالی گلوچ پر مشتمل ویڈیوز پوسٹ کررہے تھے۔

ان پوسٹوں سے مشتعل ہو کر دونوں پارٹیوں کے کارکنان ان کی تلاش میں تھے۔ جمعرات کی رات ودیا واسینی چال کے علاقے میں اس کا گھر ملنے پر، کارکنوں کے ایک ہجوم نے اس کے گھر پر دھاوا بول دیا، اسے گھسیٹ کر باہر لے گئے اور اس کے ساتھ مار پیٹ کی۔ مبینہ طور پر کارکنوں نے نوجوان کو ذلت آمیز حالت میں سڑکوں پر پریڈ کیا اور پھر اسے تلنج پولیس اسٹیشن کے حوالے کردیا۔ حملے کے ایک ویڈیو میں نوجوان کو مارتے ہوئے دکھایا گیا ہے، وہ اپنی سوشل میڈیا پوسٹس کے لیے معافی مانگ رہا ہے۔

یووا سینا یو بی ٹی کے رہنما روہن چوان نے کہا کہ ہم ٹھاکرے بھائیوں کے خلاف بار بار نازیبا زبان استعمال کرنے پر کئی دنوں سے اس کی تلاش کررہے تھے۔ آج ہم نے اسے ڈھونڈ لیا اور پولیس کے حوالے کردیا۔ ایم این ایس کے کرن نکاشے نے کہا کہ یہ بدقسمتی کی بات ہے کہ وہ ایک مراٹھی نوجوان ہے۔ ایسے لوگ مراٹھی کاز کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ متاثرہ کی بہن سادھنا راجیشر کے نے الزام لگایا کہ کارکنوں نے صرف اس کے بھائی کو نہیں بخشا۔ وہ ہمارے گھر میں داخل ہوئے، مجھے اور میرے والد کو بھی مارا پیٹا، اور میرے بھائی کو مارتے ہوئے اغوا کرلیا۔ انہوں نے ہمارے گھر میں توڑ پھوڑ بھی کی۔ پولیس حکام نے تصدیق کی ہے کہ نوجوان کو حراست میں لے لیا گیا ہے۔ اس واقعے سے شہر میں سیاسی کشیدگی میں مزید اضافہ ہوا ہے۔

بیڑ ضلع کے مچھندرناتھ گڑھ کی کھائی میں دو سڑی گلی لاشیں برآمد

بیڑ (یو این آئی) بیڑ ضلع کے آشتی تعلقہ کے ساورگاؤں علاقے میں واقع مشہور ’مچھندرناتھ دیوستھان (مایمبا)‘ کے قریب مچھندرناتھ گڑھ کی گہری کھائی سے دو سڑی گلی لاشیں ملنے کے بعد علاقے میں سنسنی پھیل گئی ہے۔ مچھندرناتھ گڑھ پر درشن کے لیے آنے والے دو عقیدت مندوں کی یہ لاشیں ایک دل دہلا دینے والے منظر کے طور پر سامنے آئی ہیں، جن میں ایک نوجوان کا صرف ڈھانچہ باقی رہ گیا ہے، جبکہ ایک بزرگ کی لاش انتہائی خراب حالت میں پائی گئی۔ اطلاعات کے مطابق مچھندرناتھ گڑھ کی کھائی کے دشوار گزار حصے میں لکڑیاں جمع کرنے کے لیے گئے مقامی افراد نے انسانی باقیات دیکھیں، جس کے بعد وہ فوری طور پر گاؤں پہنچے اور واقعے کی اطلاع دی۔ اطلاع ملتے ہی امبھورا پولیس اسٹیشن کے اسسٹنٹ پولیس انسپکٹر منگیش سالوے اپنی ٹیم کے ساتھ جائے وقوعہ پر پہنچے۔ دشوار گزار علاقہ ہونے کے باعث پولیس نے کافی جدوجہد کے بعد لاشوں کو کھائی سے باہر نکالا۔ تحقیقات کے دوران ایک لاش کی شناخت نلیش نارائن گھونگرے (عمر 26، ساکن بیلاپور خرد، ضلع احمد نگر) کے طور پر ہوئی، جو تقریباً ایک ماہ قبل مچھندرناتھ گڑھ پر درشن کے لیے آیا تھا اور اسی دوران لاپتہ ہوگیا تھا۔ اس سلسلے میں اہلِ خانہ نے پہلے ہی امبھورا پولیس میں شکایت درج کرائی تھی۔ کھائی سے ملنے والا ڈھانچہ نلیش کا ثابت ہوا ہے۔ دوسری لاش کی شناخت دنکر ناناگھڈشنگ (عمر 65، ساکن بھلواڈا، پاتھردی) کے طور پر کی گئی ہے۔ پولیس کے مطابق دونوں لاشیں تحویل میں لے کر ضروری کارروائی کے بعد ورثاء کے حوالے کردی گئی ہیں۔ پولیس کی ابتدائی جانچ میں امکان ظاہر کیا گیا ہے کہ دونوں عقیدت مند یا تو راستہ بھٹکنے کے باعث یا لاپرواہی میں کھائی میں گر گئے ہوں گے۔ تاہم ایک ہی مقام سے مختلف اوقات میں دو لاشوں کی برآمدگی نے کئی سوالات کھڑے کردیے ہیں۔ پولیس سب انسپکٹر دیوداس ساتو اور سوپان یوولے اس معاملے کی مزید تفتیش کررہے ہیں۔

ممبئی میں یکم فروری سے مصروف اوقات میں بھاری گاڑیوں پر پابندی لگادی گئی ہے

ممبئی: ٹریفک کی بھیڑ کو کم کرنے اور حادثات کے خطرے کو کم کرنے کے لیے، ممبئی ٹریفک پولیس یکم فروری سے موثر اوقات میں بھاری گاڑیوں کی نقل وحرکت پر پابندی لگائے گی۔ یہ پابندیاں پورے شہر میں صبح 8 بجے سے صبح 11 بجے تک اور شام 5 بجے سے رات 9 بجے تک نافذ رہیں گی۔ حکام نے بتایا کہ گاڑیوں کی آمدورفت میں تیزی سے اضافہ اور بنیادی ڈھانچے کے جاری منصوبے اکثر ٹریفک جام کا باعث بنتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ اوقات میں بھاری گاڑیوں کی نقل وحرکت پر پابندی لگانے سے ٹریفک کی روانی میں بہتری اور مسافروں کی حفاظت میں اضافہ متوقع ہے۔ جنوبی ممبئی میں سخت قوانین نافذ کیے گئے ہیں۔ لگژری بسوں سمیت تمام بھاری گاڑیوں کو صبح 7 بجے سے آدھی رات کے درمیان علاقے میں داخل ہونے پر پابندی ہے۔ اس دوران صرف ضروری سامان لے جانے والی گاڑیوں کو ہی اجازت ہوگی، جبکہ دیگر تمام بھاری گاڑیوں کو صرف آدھی رات سے صبح 7 بجے کے درمیان اجازت ہوگی۔ دریں اثنا، شری کرشنا نگر، دہیسر میں بار بار ہونے والی بھیڑ سے نمٹنے کے لیے، ٹریفک پولیس نے نوٹیفکیشن کی تاریخ سے تین ماہ کی مدت کے لیے کراس روڈ نمبر 2 پر یک طرفہ ٹریفک نظام متعارف کرایا ہے۔ کراس روڈ نمبر 2 ایک تنگ راستہ ہے جس کے دونوں طرف رہائشی عمارتیں ہیں اور شری سوامی سمرتھ مٹھ میں عقیدت مندوں کی بھاری آمد کا مشاہدہ کرتا ہے جس کی وجہ سے اکثر ٹریفک جام رہتا ہے۔ نئے انتظام کے مطابق تمام گاڑیوں کو صرف یاشیکا اپارٹمنٹ سے شری سوامی سمرتھ مٹھ کی طرف جانے کی اجازت ہوگی۔ شری سوامی سمرتھ مٹھ سے یاشیکا اپارٹمنٹ کی طرف گاڑیوں کی نقل و حرکت پر مکمل پابندی لگادی گئی ہے۔

ممبئی میں امریکی خاتون سے 400 میٹر کے لیے 18 ہزار روپے وصول کرنے والا ٹیکسی ڈرائیور گرفتار

ممبئی: ممبئی کے سہار پولیس اسٹیشن نے ایک امریکی خاتون سے مبینہ طور پر ٹھگی کرنے کے الزام میں ٹیکسی ڈرائیور کو گرفتار کرلیا ہے۔ ملزم کی شناخت پچاس سالہ دیش راج یادو کے طور پر ہوئی ہے، جس نے ممبئی بین الاقوامی ہوائی اڈے کے قریب واقع ایک پانچ ستارہ ہوٹل تک محض چار سو میٹر کے فاصلے کے لیے خاتون سے 18 ہزار روپے وصول کیے۔ پولیس کے مطابق یہ واقعہ 12 جنوری کو پیش آیا، جب امریکی خاتون ممبئی پہنچی تھی۔ ہوائی اڈے سے ہوٹل جانے کے لیے اس نے ایک ٹیکسی لی لیکن ڈرائیور اسے سیدھا ہوٹل پہنچانے کے بجائے اندھیری مشرقی علاقے میں تقریباً 20 منٹ تک گھماتا رہا۔ بعدازاں اس نے اسے دوبارہ اسی علاقے میں لاکر ہوٹل کے سامنے اتار دیا اور غیر معمولی طور پر زیادہ کرایہ طلب کیا، جو خاتون نے ادا کردیا۔ خاتون کا کہنا ہے کہ ٹیکسی ڈرائیور کے ساتھ ایک اور شخص بھی موجود تھا، جس نے اس مبینہ ٹھگی میں اس کی مدد کی۔

معاملہ اس وقت سامنے آیا جب متاثرہ خاتون نے 26 جنوری کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنی روداد بیان کی۔ اس نے ایک ویڈیو بھی شیئر کی، جس میں ٹیکسی کا رجسٹریشن نمبر واضح طور پر دیکھا جاسکتا تھا۔ یہ ویڈیو تیزی سے وائرل ہوگئی اور ایک لاکھ سے زیادہ مرتبہ دیکھی گئی، جس کے بعد متعدد صارفین نے پولیس کو ٹیگ کرکے کارروائی کا مطالبہ کیا۔ اگرچہ پولیس خاتون سے براہ راست رابطہ قائم نہیں کرسکی، تاہم سہار پولیس نے 27 جنوری کو از خود نوٹس لیتے ہوئے معاملہ درج کرلیا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ محض 3 گھنٹوں کے اندر ٹیکسی ڈرائیور کو ٹریک کرکے گرفتار کرلیا گیا۔ ابتدائی تفتیش میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ ڈرائیور نے جان بوجھ کر طویل راستہ اختیار کرکے خاتون کو گمراہ کیا اور زیادہ رقم وصول کی۔ پولیس حکام کے مطابق ممبئی میں سیاحوں کے ساتھ اس طرح کے واقعات تشویش کا باعث ہیں اور ان کے خلاف سخت کارروائی کی جارہی ہے۔ غیر ملکی سیاحوں کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ ہمیشہ میٹر سے چلنے والی ٹیکسی، ایپ پر مبنی کیب یا سرکاری پری پیڈ ٹیکسی خدمات کا استعمال کریں، تاکہ اس طرح کی صورتحال سے بچا جاسکے۔

علم، کامیابی اور طاقت کے ساتھ خدمت کے جذبے کو بنائیں زندگی کا حصہ: نائب سینی

چنڈی گڑھ میں شری گرو گوبند سنگھ کالج کے 61ویں یوم تاسیس کی تقریبات میں وزیراعلیٰ کی شرکت

چنڈی گڑھ، (صحافت بیورو): ہریانہ کے وزیراعلیٰ نائب سنگھ سینی نے نوجوانوں سے اپیل کی کہ علم، عاجزی، کامیابی، حساسیت اور طاقت کے ساتھ خدمت کے جذبے کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں۔ یہی ہمارے عظیم گروؤں کا پیغام اور رہنمائی ہے۔ وزیراعلیٰ نائب سنگھ سینی جمعہ کو چنڈی گڑھ کے شری گرو گوبند سنگھ کالج کے 61ویں یوم تاسیس کی تقریبات سے خطاب کر رہے تھے۔ اس موقع پر انہوں نے سکھ ایجوکیشن سوسائٹی کو 11 لاکھ روپے دینے کا اعلان کیا۔ وزیراعلیٰ نے سوسائٹی کی تعریف کی اور کہا کہ وہ تقریبات میں شرکت کر کے انتہائی فخر اور اعزاز محسوس کر رہے ہیں۔ یہ تقریب مذہب، بہادری اور قربانی کی علامت دسویں گرو شری گرو گوبند سنگھ جی کے 'پرکاش پرو' کو وقف ہے۔

انہوں نے کہا کہ جب ہم شری گرو گوبند سنگھ جی کو یاد کرتے ہیں تو ہم ایک ایسے بہادر جنگجو کا تصور کرتے ہیں جس نے اپنی پوری زندگی انسانیت، راستبازی اور انصاف کے لیے وقف کر دی۔ انہوں نے ہمیں سکھایا کہ سر کٹایا جا سکتا ہے لیکن اصول نہیں، جسم مٹ سکتا ہے لیکن عزت نفس نہیں۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ کالج کا یوم تاسیس اس عظیم روایت، نظریے اور شعور کا جشن ہے جس نے ہندوستان کی روح کو صدیوں سے زندہ رکھا ہے۔ یہ کالج 1966 میں شری گرو گوبند سنگھ جی کے نام پر قائم کیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ جس طرح گرو جی نے قربانی، ہمت اور انسانیت کا پیغام دیا، اسی طرح کالج کا مقصد طلباء میں گرو جی کی اعلیٰ خصوصیات کو ابھارنا ہے اور یہی اس کالج کی روح ہے۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ اساتذہ بھی قوم کی تعمیر میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ وہ نہ صرف نصاب پڑھاتے ہیں بلکہ زندگی کا راستہ بھی دکھاتے ہیں۔ مزید برآں، گرو کی روایت کو آگے بڑھاتے ہوئے، اساتذہ نہ صرف علم دیتے ہیں بلکہ بچوں میں اقدار بھی پیدا کرتے ہیں۔ مسٹر سینی نے کہا کہ شری گرو گوبند سنگھ کالج نہ صرف تعلیم دینے کا ایک ذریعہ ہے بلکہ کردار سازی، قوم کی تعمیر اور انسانی ترقی میں بھی اہم کردار ادا کرتا ہے۔

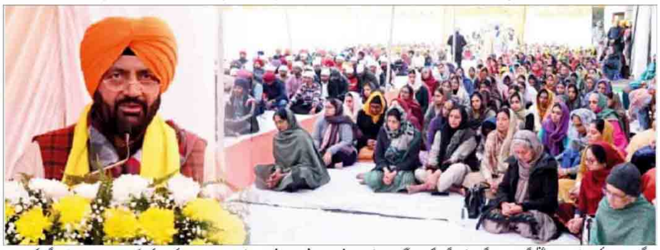

اس کالج نے ملک کو بہت سے باصلاحیت افراد دیے ہیں جنہوں نے مختلف شعبوں میں نامور مقام حاصل کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ خالصہ پنتھ کا قیام کرتے ہوئے شری گرو گوبند سنگھ جی نے اعلان کیا کہ ناانصافی کے خلاف کھڑا ہونا ہی سچا مذہب ہے اور دھرم سے نہیں خوف سے نہیں بلکہ خدمت سے جینے کا پیغام دیا۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ اس ادارے کی بنیاد ایثار، قربانی، حوصلے اور سچائی کی اقدار پر رکھی گئی۔ ہریانہ حکومت بھی ریاست کے ہر نوجوان کو معیاری تعلیم، اخلاقی اقدار اور روزگار کے مساوی مواقع فراہم کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ اس مقصد کے لیے نوجوانوں کے لیے ہر شعبے میں نئے مواقع پیدا کیے جا رہے ہیں جن میں تعلیم، ہنرمندی، اسٹارٹ اپ، کھیل اور روزگار شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہریانہ اسٹیٹ ریسرچ فنڈ نوجوانوں کے لیے اعلیٰ تعلیم، تحقیق اور تحقیق کو فروغ دینے کے لیے قائم کیا گیا تھا اور اسے اب تک 360 سے زیادہ پروجیکٹ کی تجاویز موصول ہوئی ہیں۔

طبی خدمات کو مضبوط بنانے کے لیے ہریانہ حکومت پُرعزم

ریاست سے انیمیا اور کینسر کو ختم کرنے پر توجہ مرکوز، جانچ سے متعلق ٹیسٹ کی تعداد بڑھائی جائیں گی: آرتی سنگھ راؤ

چنڈی گڑھ، (صحافت بیورو): ہریانہ کی وزیر صحت آرتی سنگھ راؤ نے کہا کہ آنے والے سالوں میں ریاستی حکومت کی بنیادی توجہ ریاست سے انیمیا اور کینسر کو ختم کرنے پر مرکوز رہے گی۔ کینسر کی جانچ کرنے سے متعلق ٹیسٹ کی تعداد میں اضافہ کیا جائے گا۔ وزیر صحت آج یہاں چنڈی گڑھ میں صحافیوں سے بات کر رہی تھیں۔ آرتی سنگھ راؤ نے کینسر کے مریضوں کی بڑھتی ہوئی تعداد پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ کینسر کے مریضوں اور ایک اٹینڈنٹ کو کینسر کے علاج کے لیے سرکاری بسوں میں مفت سفر فراہم کی جا رہی ہے۔ اس کے ساتھ ہی اسٹیج 3 اور اسٹیج 4 کے کینسر کے مریضوں کو بھی ماہانہ 3 ہزار روپے کی مالی امداد دی جا رہی ہے۔

کینسر کے علاج کو مزید مضبوط بنانے کے لیے امبالہ کینٹ کے سول اسپتال میں 50 بستروں پر مشتمل اٹل کینسر کیئر سینٹر قائم کیا گیا ہے جس میں میموگرافی، سی ٹی سمولیٹر اور لینیر ایکسلریٹر جیسے جدید ترین آلات دستیاب ہیں۔ یہ سینٹر نہ صرف ہریانہ کے مریضوں بلکہ پڑوسی ریاستوں کے مریضوں کو بھی کینسر کی دیکھ بھال کی خدمات فراہم کر رہا ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ صحت بجٹ میں تاریخی اضافہ کیا گیا ہے۔ مالی سال 2014-15 میں

صحت کا بجٹ 2,646 کروڑ تھا، اسے 2025-26 کے مالی سال میں بڑھا کر 9,942 کروڑ کر دیا گیا ہے، جو کہ 275 فیصد اضافہ ہے۔ آرتی سنگھ راؤ نے بتایا کہ ڈاکٹروں کی کمی کو پورا کرنے کے لیے 746 میڈیکل افسروں اور 845 آیورویدک میڈیکل افسروں کو تقرری نامے جاری کیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ قومی صحت مشن (این ایچ ایم) کے تحت 346 میڈیکل آفیسرز اور 154 ماہرین خدمات فراہم کر رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایم آر آئی اسکین کی سہولیات پانچ اضلاع میں دستیاب ہیں، جبکہ پانی پت اور کروکشیتر کے لیے مفاہمت نامے پر دستخط کیے گئے ہیں، اور باقی 9 اضلاع کے لیے ٹینڈر جاری کیے گئے ہیں۔ ایک سوال کے جواب میں وزیر صحت نے بتایا کہ سینئر سٹیزن کارنر اور فزیوتھراپی یونٹ ریاست کے تمام ضلع اسپتالوں میں کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ عام شہریوں کے جیب خرچ کو کم کرنے کے لیے 17 اکتوبر 2024 سے ہریانہ کے باشندوں کو مفت ڈائیلاسز خدمات فراہم کی جا رہی ہیں۔

سابق آئی اے ایس افسر اروند جوشی کے خلاف معاملے میں 5 کروڑ روپے کی جائیداد ضبط

نئی دہلی، (ایجنسی) انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کے بھوپال زونل آفس نے جمعہ کے روز کہا کہ اس نے مدھیہ پردیش حکومت کے سابق پرنسپل سکریٹری اور آنجہانی آئی اے ایس افسر اروند جوشی کے معاملے میں تقریباً 5 کروڑ روپے کی غیر منقولہ جائیداد ضبط کر لی ہے۔ ای ڈی نے منی لانڈرنگ کے انسداد ایکٹ (پی ایم ایل اے) کے تحت لوک آیوکت، بھوپال کی طرف سے درج کی گئی ایف آئی آر کی بنیاد پر تحقیقات کا آغاز کیا تھا۔ ایف آئی آر میں انسداد بدعنوانی ایکٹ (ترمیمی) کی دفعہ (1)13 (ای) اور (2)13 کے تحت الزامات عائد کیے گئے ہیں۔ اس میں جولائی 1979 سے دسمبر 2010 کے دوران تقریباً 41.87 کروڑ روپے کے اثاثوں کے حصول کا الزام لگایا گیا ہے، جو معلوم ذرائع آمدنی سے غیر متناسب ہے۔ پی ایم ایل اے کے تحت ہونے والی تحقیقات میں پتہ چلا ہے کہ غیر قانونی آمدنی کو منظم طریقے سے مختلف منقولہ اور غیر منقولہ جائیدادوں میں 'پلیسمنٹ' اور 'لیئرنگ' کے ذریعے لگایا گیا۔ یہ جائیدادیں خاندان کے افراد کے نام پر حاصل کی گئی تھیں۔ تحقیقات میں ایس پی کوہلی اور ان کے خاندان

کے نام پر بے نامی جائیدادوں کے جمع ہونے کا بھی انکشاف ہوا ہے۔ مزید برآں، ملزم نے ایک شیل کمپنی قائم کی اور ایس پی کوہلی کو اس کا "منیجر" مقرر کر کے اور ان کے حق میں "پاور آف اٹارنی" جاری کر کے کمپنی کے نام پر جائیدادیں خریدیں۔ ای ڈی نے کہا کہ اس معاملے میں اب تک تین عارضی قرقی آرڈر جاری کیے گئے ہیں، جن میں کل 8.5 کروڑ روپے کی جائیداد ضبط کی گئی ہے۔ ضبط شدہ تازہ ترین جائیدادوں میں رہائشی پلاٹ، زراعتی زمین اور بھوپال ضلع میں واقع ریزورٹ شامل ہے۔

بی جے پی حکومت نے محض ایک سال میں 72 لاکھ میں سے 8.27 لاکھ راشن کارڈ کاٹ دیے: اے اے پی

نئی دہلی، (صحافت بیورو): عام آدمی پارٹی نے راشن کارڈ بنوانے کے لیے معاشی طور پر کمزور طبقات سے ای ڈبلیو ایس سرٹیفکیٹ مانگنے پر سخت حملہ کیا ہے۔ اے اے پی کے سینئر رہنما اور رکنِ اسمبلی سنجیو جھا نے کہا کہ بی جے پی حکومت نے محض ایک سال میں 72 لاکھ میں سے 8 لاکھ 27 ہزار راشن کارڈ کاٹ دیے ہیں۔ اب بی جے پی حکومت نے غریبوں سے راشن کارڈ بنوانے کے لیے ای ڈبلیو ایس سرٹیفکیٹ مانگ کر بدعنوان نظام کو ایک بار پھر زندہ کر دیا ہے۔ ہر غریب آدمی کو ای ڈبلیو ایس سرٹیفکیٹ بنوانے کے لیے مجبوراً بدعنوان افسروں کو رشوت دینی پڑے گی۔ بی جے پی حکومت نے پہلے راشن دفاتر کو کئی کلومیٹر دور منتقل کر کے راشن مافیا کو فائدہ پہنچایا اور اب ای ڈبلیو ایس سرٹیفکیٹ مانگ کر غریبوں پر دوہری مار کر رہی ہے۔ جمعہ کو اے اے پی ہیڈکوارٹر میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے سنجیو جھا نے کہا کہ دہلی میں اقتدار میں آنے کے بعد سے ہی بی جے پی حکومت مسلسل غریبوں کا استحصال کر رہی ہے۔ گزشتہ ایک سال میں بی جے پی حکومت نے اپنے ہر اقدام کے ذریعے غریبوں کو پریشان کیا، تاکہ وہ دہلی چھوڑنے پر مجبور ہو جائیں۔ دہلی میں تقریباً 17 لاکھ خاندان، یعنی 72 لاکھ لوگ راشن کارڈ سے مستفید ہوتے ہیں۔ گزشتہ ایک سال میں 8 لاکھ 27 ہزار لوگوں کے راشن کارڈ کاٹ دیے گئے۔ سب سے بڑا نیکی کا کام غریبوں کو اناج فراہم کرنا

ہوتا ہے، مگر بی جے پی حکومت ان غریبوں کا نوالہ چھیننے میں لگی ہے۔ سنجیو جھا نے کہا کہ سپریم کورٹ نے بھی ایک فیصلے میں دہلی میں تعمیراتی مقامات پر کام کرنے والے تمام مزدوروں کے راشن کارڈ بنانے کی ہدایت دی تھی۔ دہلی میں تقریباً 32 لاکھ کنسٹرکشن ورکرز ہیں جن کے لیبر کارڈ بنے ہوئے ہیں، مگر ان میں سے صرف 20 ہزار مزدوروں کے ہی راشن کارڈ بنے ہیں۔ لاکھوں لوگوں نے اس حکم کے تحت اپنے راشن کارڈ کے لیے درخواستیں دی تھیں، لیکن ان کے کارڈ نہیں بنے اور جن کے بنے، انہیں آج تک راشن نہیں ملا۔ سنجیو جھا نے بتایا کہ عام آدمی پارٹی کی حکومت نے راشن کارڈ بنوانے میں ایف ایس او دفاتر کے ملازمین اور راشن ڈیلروں کی ملی بھگت سے ہونے والی بدعنوانی روکنے کے لیے اہلیت طے کی تھی۔ اے اے پی حکومت نے پہلے آؤ، پہلے پاؤ اسکیم نافذ کی تھی، جس کے تحت جس نے پہلے درخواست دی، اس کا آرڈر نہیں ٹوٹتا تھا اور بدعنوانی ختم ہو گئی تھی۔ اس سے یہ یقینی ہوا کہ اگر پہلے درخواست دی ہے تو راشن کارڈ لازماً بنے گا۔ سنجیو جھا نے کہا کہ موجودہ حکومت نے پہلے آؤ، پہلے پاؤ اسکیم کو ختم کر کے پھر سے وہی پرانا طریقہ شروع کر دیا ہے جو پہلے چل رہا تھا۔ اب کہا جا رہا ہے کہ پہلے اہلیت طے کی جائے گی، پھر راشن کارڈ بنے گا، جس سے وہی پرانی دکان داری اور بدعنوانی دوبارہ شروع ہو جائے گی۔ یعنی جس کے پاس پیسہ ہوگا، اس کا راشن کارڈ بنے گا اور جس کے پاس نہیں ہوگا، اس کا نہیں بنے گا۔ حکومت نے ایسی اسکیم بنائی ہے جس سے راشن کارڈ بنانے میں دوبارہ بدعنوانی کو فروغ ملے گا۔

بی جے پی اور مودی حکومت نے جان بوجھ کر اے اے پی حکومت کو مفلوج بنا رکھا تھا: بھاردواج

نئی دہلی، (صحافت بیورو): عام آدمی پارٹی نے دہلی حکومت کے پاس تبادلہ و تقرری کے اختیارات نہ ہونے کے باوجود جل وزیر پرویش ورما کی جانب سے ڈی جے بی کے تین افسران کی معطلی کے حکم پر حیرت کا اظہار کیا ہے۔ دہلی پردیش کے صدر سوربھ بھاردواج نے کہا کہ مودی حکومت نے جو قانون لا کر آپ حکومت سے تبادلہ و تقرری کے اختیارات چھین لیے تھے، آج اسی قانون کے ہوتے ہوئے ایک وزیر افسران کے تبادلے اور معطلی کا حکم دے رہا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے؟ اب یہ بالکل واضح ہو گیا ہے کہ دس برسوں تک آپ حکومت کو بی جے پی اور مودی حکومت نے اپنے ایل جی اور قوانین کے ذریعے جان بوجھ کر مفلوج بنا کر رکھا تھا۔ یہ مودی جی کے اصل چہرے کو بھی بے نقاب کرتا ہے، جو سیاسی فائدے کے لیے اپنے ہی ملک کے شہریوں کو سزا دینے پر آمادہ ہیں۔

سوربھ بھاردواج نے ایکس پر کہا کہ میری خدا سے دعا ہے۔ گزشتہ دس طویل برسوں سے دہلی کی عام آدمی پارٹی کی منتخب حکومت کو جان بوجھ کر مفلوج کر دیا گیا۔ ایک منتخب ریاستی حکومت کی بنیادی اور جائز طاقتیں چھین کر مودی انتظامیہ نے گورننس کو ایک مسلسل کشمکش میں بدل دیا۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی اور اس کی مرکزی حکومت بار بار یہ دلیل دیتی رہی کہ چونکہ دہلی ملک کی راجدھانی ہے، اس لیے افسران کے تبادلے کا اختیار ریاستی حکومت کو نہیں دیا جا سکتا۔ اس طرح منتخب حکومت کے نمائندوں کے لیے بدعنوان یا لاپرواہ افسران کے خلاف تادیبی کارروائی کرنا ناممکن بنا دیا گیا۔ سوربھ بھاردواج نے کہا کہ مئی 2023 میں سپریم کورٹ کی آئینی بنچ نے انصاف کے تقاضوں کے مطابق یہ اختیارات دہلی حکومت کو واپس کر دیے تھے، مگر پھر ایک غیر اخلاقی اور غیر آئینی قانون کے ذریعے انہیں دوبارہ چھین لیا گیا۔ مرکزی حکومت نے ووٹروں کی آواز دبا دی۔ آج اسی قانون کے ہوتے ہوئے ایک وزیر افسران کے تبادلے اور معطلی کا حکم کیسے دے سکتا ہے؟ سوربھ بھاردواج نے کہا کہ لیفٹیننٹ گورنر نے منظم طریقے سے نااہل اور لاپرواہ افسران کو اہم محکموں میں تعینات کیا تھا۔ بدعنوانی اور کھلی بدانتظامی کی بے شمار شکایات کے باوجود ایل جی نے ان افسران کو تحفظ دیا اور وہ حساس عہدوں پر برقرار رہے۔ یہ ایک تلخ ستم ظریفی ہے کہ وزراء کو ایک چپراسی تک کا تبادلہ کرنے کی اجازت نہیں دی گئی، پھر بھی ان سے روزانہ کارکردگی اور ڈیلیوری کے بارے میں سوالات کیے جاتے رہے۔

وزارت ثقافت کی جھانکی کو ملا یوم جمہوریہ 2026 کی پریڈ میں پہلا انعام

نئی دہلی، (یو این آئی) ثقافت کی وزارت نے یوم جمہوریہ کی پریڈ 2026 میں دو اہم اعزازات حاصل کیے، جس میں 'وندے ماترم 150 سال کا سفر' کے عنوان سے اس کی جھانکی کو مرکزی وزارتوں اور محکموں میں بہترین جھانکی کے زمرے میں پہلے انعام سے نوازا گیا، جب کہ اس کی شاندار ثقافتی پیشکش 'وندے ماترم: ہندوستان کی لافانی گونج' کو اس کی غیر معمولی فنکارانہ اور موضوعاتی مہارت کے لیے خصوصی انعام سے بھی نوازا گیا۔ ایوارڈ یافتہ جھانکی میں وندے ماترم کے 150 سالہ سفر کو شاندار انداز میں دکھایا گیا ہے، جس میں اسے قومی بیداری کے گیت کے طور پر اور ہندوستان کی جدوجہد آزادی، اتحاد اور تہذیبی شعور کی تشکیل میں اس کے پائیدار کردار کے طور پر دکھایا گیا ہے۔ متاثر کن مناظر اور علامتوں کے ذریعے، جھانکی نے ہندوستان کی اجتماعی قومی شناخت میں قومی گیت کی لازوال مطابقت کو اجاگر کیا۔ خصوصی انعام یافتہ ثقافتی رقص پریزنٹیشن 'وندے ماترم - ہندوستان کی لافانی گونج'، کو سنگیت ناٹک اکیڈمی نے نارتھ زون کلچرل سینٹر، پٹیالہ کے تعاون سے ترتیب دیا گیا تھا۔ اس پریزنٹیشن میں راشٹر رشی بنکم چندر چٹوپادھیائے کے لافانی گیت کو اعزاز بخشا گیا ہے، جو ہندوستان کی تحریک آزادی کی ایک مضبوط آواز بن گئی۔ اس پرفارمنس نے تمام ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے 2500 فنکاروں کو اکٹھا کیا، جو کلاسیکی، لوک اور قبائلی فن کی شکلوں کے ذریعے ہندوستان کے وسیع ثقافتی تنوع کی اجاگر کرتے ہیں۔ اس کوریوگرافی نے بھارت کے روحانی اور ثقافتی جڑوں سے، مجاہدین آزادی کی قربانیوں کے ذریعے، مسلح افواج کی بہادری اور لگن تک کے لازوال سفر کو پیش کیا۔ سنسکرت منتروں، متاثر کن موسیقی اور متحرک شکلوں کے ساتھ جڑی ہوئی، پریزنٹیشن نے وندے ماترم کے مکمل جذباتی اور فلسفیانہ چیزوں کو اپنی گرفت میں لیا، جس کا اختتام ترنگا کو ایک شاندار خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ہوا، جو اتحاد، عقیدت، محبت اور قومی فخر کی علامت ہے۔ ثقافتی پریزنٹیشن کی قیادت سنگیت ناٹک اکیڈمی کی چیئرپرسن ڈاکٹر سندھیا پوریچا نے مجموعی طور پر تخلیقی ڈائریکٹر کے طور پر کی۔ موسیقی کی ہدایت کاری آسکر ایوارڈ یافتہ موسیقار جناب ایم ایم کیراوانی نے کی تھی، جس کے اضافی بول سبھاش سہگل نے لکھے تھے۔ آواز قومی ایوارڈ یافتہ اداکار انوپم کھیر نے دی، کوریوگرافی سنتوش نائر نے کی، اور کاسٹیوم ڈیزائن محترمہ سندھیا رمن نے کیا۔

ہندوستان اور بنگلہ دیش نے 151 ماہی گیروں کو وطن واپس بھیجا

نئی دہلی/ڈھاکہ، (یو این آئی) ہندوستان اور بنگلہ دیش نے جمعرات کو بین الاقوامی میری ٹائم باؤنڈری لائن (آئی ایم بی ایل) کو نادانستہ طور پر عبور کر چکے ماہی گیروں کی باہمی رہائی اور وطن واپسی کا عمل مکمل کیا۔ حکام نے کہا کہ دونوں فریق اسے دیرینہ سمندری حدود کے مسائل کے انسانی حل کے طور پر دیکھتے ہیں۔ وزارت خارجہ نے کہا کہ بنگلہ دیشی حکام کی طرف سے حراست میں لیے گئے کل 23 ہندوستانی ماہی گیروں اور ہندوستان میں زیر حراست 128 بنگلہ دیشی ماہی گیروں کو رہا کیا گیا اور ان کے آپریشنل ماہی گیری کے جہازوں کے ساتھ ان کے متعلقہ ممالک کو واپس بھیج دیا گیا۔ وزارت خارجہ کے کے ترجمان رندھیر جیسوال نے 'ایکس' پر ایک پوسٹ میں کہا، "یہ تبادلہ دونوں طرف کی ماہی گیری برادریوں کے انسانی اور روزی روٹی کے مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا گیا ہے۔ ہندوستان اپنی ماہی گیری برادری کی فلاح و بہبود اور حفاظت کے لیے پابند عہد ہے۔" حالیہ ہفتوں میں ماہی گیروں کو ماہی گیری کی معمول کی سرگرمیوں کے دوران ایک دوسرے کے علاقائی پانیوں میں بھٹکنے کے بعد گرفتار کیا گیا ہے۔ حکام نے کہا کہ تبادلے کو دونوں حکومتوں کے درمیان قریبی رابطہ کاری کے ذریعے حتمی شکل دی گئی، جس میں ساحلی کمیونٹیز کے ذریعہ معاش کے خدشات کو مدنظر رکھا گیا جو چھوٹے پیمانے پر ماہی گیری پر بہت زیادہ انحصار کرتے ہیں۔ اس موسم سرما میں پہلے بھی اسی طرح کے واقعات کے بعد یہ رہائی ہوئی ہے۔ حکام نے بتایا کہ ان کی حراست کے دوران ڈھاکہ میں ہندستانی ہائی کمیشن نے ہندستانی ماہی گیروں کی دیکھ بھال کی نگرانی کی اور انہیں گرم جیکٹس سمیت ضروری سامان فراہم کیا۔

لاہول-اسپیتی میں چندراندی کے کیچمنٹ علاقے میں کچرا پھینکے جانے پر این جی ٹی سخت

نئی دہلی، (یو این آئی) قومی گرین ٹریبونل (این جی ٹی) نے ہماچل پردیش کے حساس ہمالیائی علاقے لاہول-اسپیتی میں ٹھوس کچرے کی مسلسل ڈمپنگ پر سخت اعتراض کیا ہے اور خبردار کیا ہے کہ چندراندی کے کیچمنٹ علاقے میں بار بار کچرا پھینکا جا رہا ہے، جس سے گلیشیئر پر مبنی اس اہم ندی کو سنگین خطرہ لاحق ہے۔ ماحولیاتی تنظیم 'فرینڈز' کی جانب سے دائر عرضی کی سماعت کے دوران این جی ٹی نے معائنہ رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ کیلانگ کے قریب شاکس اور بلنگ نالوں میں پہاڑی ڈھلوانوں اور نالوں کے کناروں پر بڑے پیمانے پر کچرا ڈالا جا رہا ہے۔

یہاں سے پلاسٹک اور دیگر غیر حیاتیاتی طور پر تحلیل نہ ہونے والا کچرا برف پگھلنے اور بارش کے دوران آسانی سے چندراندی میں بہہ سکتا ہے۔ این جی ٹی نے سسّو-کوکسر سڑک اور اٹل ٹنل کے نارتھ پورٹل کے قریب بھی کچرا پھیلے ہونے کی بات کہی۔ وہاں کی سائیڈ ڈرینوں کے ذریعے یہ کچرا مقامی آبی دھاراؤں میں جا رہا ہے، جو آگے چل کر ندی کے نظام سے جڑتے ہیں۔ این جی ٹی نے اس بات پر بھی تشویش ظاہر کی کہ بلنگ میں واقع میٹریل ریکوری فیسلٹی اپنی گنجائش سے زیادہ بھری ہوئی ہے، وہاں ویٹ برج جیسی بنیادی سہولیات موجود نہیں ہیں اور کچرے کی پروسیسنگ و تلفی سے متعلق کوئی ریکارڈ بھی نہیں رکھا جا رہا۔ این جی ٹی نے یہ بھی پایا کہ خصوصی علاقہ ترقیاتی اتھارٹی (ساڈا)، کیلانگ نے اب تک ٹھوس کچرا بندوبست ضابطہ 2016 کے تحت لازمی ضمنی قوانین تیار نہیں کیے ہیں، اور نہ ہی گھر گھر کچرا جمع کرنے کے لیے صارف فیس کا نوٹیفکیشن جاری کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر و حکیم محمد کاشف ذکائی

سینئر یونانی طبیب اور حجامہ کے ماہر

18 سال کا تجربہ

جگر، پیٹ، قبض، بواسیر و بادی بیماریوں کے علاج کیلئے رابطہ قائم کریں

نیلم دواخانہ (رجسٹرڈ)

C.71، سی بلاک، نیو سیلم پور، دہلی۔ 53

10.00AM TO 2.00 P.M

5.30 P.M TO 9.00 P.M

انکوائری اور اپائنٹمنٹ کے لئے

9999350108

اتوار کو دواخانہ بند رہے گا

مکتب ابن عباس ناٹولی میں سالانہ ثقافتی وانعامی پروگرام کا شاندار انعقاد

قرآنِ کریم کی قراءت، حفظ، تلفظ، یادداشت اور دینی اسباق سمیت بچوں کے مختلف مظاہرے سے حاضرین متاثر

محمد مبارک میواتی

پلول میوات، (صحافت بیورو): میوات کی عظیم الشان شخصیت استاد الاساتذہ مولانا عبد السبحان خان میواتی کی جائے پیدائش روپ نگر ناٹولی کے مکتب ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، موضع ناٹولی، ہتھین، ضلع پلول میں سالانہ ثقافتی وانعامی پروگرام نہایت ہی خوش اسلوبی، نظم و ضبط اور روحانی فضا کے ساتھ منعقد ہوا، پروگرام میں علاقہ کے معزز علماء، سرپرست حضرات، والدین اور بڑی تعداد میں عوام نے شرکت کی۔ مہمانِ خصوصی معروف عالم دین مولانا فتح محمد قاسمی امام و خطیب، عیدگاہ مسجد آلی میؤ رہے۔ پروگرام میں مکتب کے طلبہ نے قرآنِ کریم کی قراءت، حفظ، تلفظ، یادداشت اور دینی اسباق کو نہایت عمدہ انداز میں پیش کیا، بچوں کی کارکردگی نے حاضرین کے دل موہ لیے اور ہر طرف سے تحسین و آفرین کی صدائیں بلند ہوئیں۔ طلبہ نے جس اعتماد، روانی اور خوش الحانی کے ساتھ اپنے اسباق پیش کیے، وہ اس بات کا واضح ثبوت تھا کہ مکتب میں دینی تعلیم و تربیت پر بھرپور توجہ دی جا رہی ہے، چھوٹے بچوں کی مضبوط یادداشت، درست تلفظ اور دینی شعور نے والدین اور علماء کو بے حد متاثر کیا۔ اس موقع پر مکتب کے ذمہ دار مولانا مصطفیٰ قاسمی کی خدمات کو خصوصی طور پر سراہا گیا۔ مقررین نے کہا کہ مولانا موصوف گزشتہ کئی برسوں سے پوری جدوجہد، اخلاص، محنت، لگن اور ایک دھن کے ساتھ امت مسلمہ کے اس عظیم سرمایہ (بچوں) کی دینی تربیت میں مصروف ہیں، ان کی انتھک محنت اور مخلصانہ کوششوں کا ہی نتیجہ ہے کہ مکتب ابن عباس علاقے میں دینی تعلیم کا ایک مضبوط مرکز بن چکا ہے۔ مولانا

فتح محمد قاسمی اپنے خطاب میں کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے مکتب ابن عباس جیسے بابرکت ادارے میں حاضری کا موقع عطا فرمایا، بچوں کی کارکردگی انتہائی قابل تعریف ہے۔ ان کا تلفظ، یادداشت اور اعتماد اس بات کی دلیل ہے کہ اساتذہ پوری ذمہ داری کے ساتھ اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں، میں خصوصی طور پر مولانا مصطفیٰ قاسمی کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ وہ برسوں سے اخلاص کے ساتھ امت کے نونہالوں کی دینی آبیاری کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ اس مکتب کو مزید ترقیات عطا فرمائے، بچوں کو دین و دنیا میں کامیاب بنائے اور اساتذہ کی محنتوں کو قبول فرمائے۔ آمین، پروگرام کے اختتام پر نمایاں کارکردگی پیش کرنے والے بچوں میں انعامات تقسیم کیے گئے، جس سے بچوں میں خوشی اور مزید محنت کا جذبہ پیدا ہوا۔ آخر میں اجتماعی دعا کی گئی جس میں مکتب، اساتذہ، طلبہ، والدین اور پوری امت مسلمہ کی فلاح و کامیابی کے لیے دعا کی گئی۔ پروگرام ایک خوشگوار اور روح پرور ماحول میں اختتام پذیر ہوا، اس موقع پر سینکڑوں افراد موجود رہے۔

معروف کاروباری اور سماجی شخصیت افتخار شریف قوالی کے ایک پروگرام میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کرتے ہوئے

پولی تھین لوگوں کی زندگیوں میں زہر گھول رہا ہے

کارپوریشن نے پولی تھین کے خلاف مہم شروع کرتے ہوئے 27 کلو پولی تھین کو ضبط کیا

دیوبند (عارف عثمانی) سہارنپور میونسپل کمشنر شپوگری کی ہدایات پر میونسپل کارپوریشن نے ممنوعہ پولی تھین کے خلاف مہم شروع کرتے ہوئے دکانوں سے 27 کلو پولی تھین کو ضبط کیا اور دکانداروں پر جرمانہ عائد کیا۔ میونسپل کمشنر شپوگری کی ہدایت پر میونسپل کارپوریشن کا اینٹی پولیتھین اسکواڈ میونسپل ہیلتھ آفیسر ڈاکٹر پروین شاہ کی قیادت میں مورگنج مارکیٹ اور حلوائی ہٹہ چھاپا ماری کی۔ جس سے ممنوعہ پولی تھین فروخت کرنے اور استعمال کرنے والے دکانداروں میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ بعض دکاندار اپنی دکانیں بند کرکے فرار ہوگئے۔ کارپوریشن کے اہلکاروں نے کئی دکانداروں سے 27 کلوگرام ممنوعہ پولی تھین کو قبضے میں لے لیا۔ ٹیم کے انچارج کرنل گرونگ نے بتایا کہ دکانداروں سے 18,000 روپے کا جرمانہ بھی وصول کیا گیا ہے۔ صفائی انسپکٹر منوج، آشیش، سوم کمار، اور راجبیر ٹیم کے انچارج کرنل ایچ پی۔

اس کارروائی کے دوران گرونگ، کیپٹن نریش، صوبیدار پیار سنگھ، اور ہیمراج، جگپال، شیوکمار، وکرم، رندیپ، پون اور نواب الدین کے ساتھ موجود تھے۔ سٹی ہیلتھ آفیسر ڈاکٹر پروین شاہ نے دکانداروں کو بتایا کہ پولی تھین لوگوں کی زندگیوں میں زہر گھول رہا ہے۔ یہ نہ صرف ماحولیاتی آلودگی کا باعث بن رہا ہے بلکہ زیر زمین پانی کو بھی آلودہ کررہا ہے۔ انہوں نے دکانداروں کو خبردار کیا کہ اگر وہ مستقبل میں ممنوعہ پولی تھین استعمال کرتے یا بیچتے پائے گئے تو انہیں بھاری جرمانے اور قانونی کارروائی کا سامنا کرنا۔

میونسپل بورڈ دیوبند میں خواتین ممبران کے شوہروں کی ہنگامہ آرائی

سپریم کورٹ، ہائی کورٹ اور افسران کے احکامات کی کھلی خلاف ورزی

دیوبند (عارف عثمانی) دیوبند میونسپل بورڈ میں قانون اور ضابطوں کی کھلی خلاف ورزی کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ تفصیل کے مطابق میونسپل بورڈ کی خاتون وارڈ ممبروں کے شوہروں نے میونسپل بورڈ کے ایک خفیہ کمرہ میں گھس کر ہنگامہ آرائی کی اور اہم فائلوں ودستاویزات سے چھیڑ خوانی کی۔

واقعہ بورڈ میٹنگ کے دن پیش آیا۔ جب خاتون وارڈ ممبران کے شوہر بغیر کسی روک ٹوک کے دفتر میں گھس گئے اور افسران کی غیر موجودگی یا ان کی خاموش حمایت کی وجہ سے مذکورہ کمرہ تک پہنچ گئے۔ ان لوگوں نے خود اس پورے واقع کی ویڈیو تیار کی اور اس میں ایک بے ہودہ گانا بھی شامل کردیا بعدازاں اس ویڈیو کو سوشل میڈیا پر وائرل کردیا گیا۔ جبکہ سپریم کورٹ، ہائی کورٹ، صوبائی حکومت اور ڈی ایم کے واضح احکامات ہیں کہ کوئی بھی میونسپل رکن یا خاتون رکن کے شوہر یا نمائندہ اس خفیہ کمرہ میں داخل نہیں ہوسکتا۔ لیکن اس کے باوجود تمام قوانین، ضابطوں اور احکامات کو نظر انداز کیا گیا۔ اس ویڈیو کے وائرل ہونے پر میونسپل بورڈ انتظامیہ اور ضلع کے اعلیٰ افسران کے کام کرنے کے طور طریقوں پر بھی سوال اٹھائے جارہے ہیں۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ ڈی ایم، ایس ڈی ایم دیوبند یا میونسپل بورڈ کے ای او اس سلسلہ میں کیا کارروائی کرتے ہیں۔

ذرائع کے مطابق اس سلسلہ میں بہت جلد صوبائی وزیر اعلیٰ اور شہری ترقیاتی محکمہ تک شکایات بھیجی جائیں گی؛ کیونکہ یہ بہت حساس معاملہ ہے اور انتظامی نظم ونسق اور قانون کی پابندی سے متعلق سوالات اٹھائے جاسکتے ہیں۔

مینک کی موت پر گاؤں والوں کا بھیم آرمی کے ساتھ احتجاج

ملزمان کی گرفتاری کا مطالبہ، ہائیوے جام کرنے کی دھمکی دی

دیوبند (عارف عثمانی) علی پورہ گاؤں کے باشندوں نے بھیم آرمی کے اہلکاروں کے ساتھ مل کر سی او کے دفتر پر احتجاج کیا اور کوتوالی علاقے کے محمد علی پورہ گاؤں میں 16 دن قبل ہوئی مینک کی موت کے معاملے میں مطلوب ملزم کی گرفتاری کا مطالبہ کیا۔ بھیم آرمی کے عہدیداروں نے دھمکی دی ہے کہ اگر جلد گرفتاری نہ کی گئی تو وہ احتجاج کریں گے۔ غور طلب ہے کہ 15 جنوری کو علی پورہ گاؤں کے نویں جماعت کے طالب علم مینک کی لاش ریلوے ٹریک پر پڑی ہوئی ملی تھی۔ اس معاملے میں متاثرہ روپ چندنے روی، اس کی بیوی سنجو، بیٹا نکھل، بیٹی اور کالا، جو میگھراج پور گاؤں کے رہنے والے ہیں، نے مینک کو اس کے گھر سے لالچ دینے اور چاقو سے مارنے کا الزام لگایا۔ پولیس نے ایف آئی آر درج کرکے روی اور نکھل کو گرفتار کرلیا۔ جمعہ کو بھیم آرمی بلاک صدر رتن جاٹاو کی قیادت میں متاثرہ کے خاندان اور گاؤں والوں نے مفرور ملزمین کی گرفتاری کا مطالبہ کرتے ہوئے سی او کے دفتر پر احتجاج کیا۔ مینک کے بھائی ابھیشیک نے بتایا کہ پولیس نے تین مطلوب ملزمان کو گرفتار نہیں کیا ہے۔ جس کے نتیجے میں وہ آزاد گھوم رہے ہیں۔ بلاک صدر رتن جاٹو نے بتایا کہ اگر پولس جلد ہی ملزمین کو گرفتار نہیں کرتی ہے تو 9 فروری کو ضلع صدر شوریہ امبیڈکر کی قیادت میں ہائیوے جام کرکے بڑا احتجاج کیا جائے گا۔ اس موقع پر عبدالستار سمیت گاؤں کے لوگوں کی بڑی تعداد موجود تھی۔

مانو کلیان منچ نے میلہ چیئرمین کا استقبال کیا

دیوبند (عارف عثمانی) سماجی تنظیم مانو کلیان منچ کے سینئر رکن وارڈ ممبر ایڈوکیٹ وپن تیاگی کو تریپور بالا سندری دیوی میلہ کمیٹی کا چیئرمین مقرر کیا گیا ہے۔ ہفتہ کو مانو کلیان منچ کی جانب سے میلہ چیئرمین وپن تیاگی ایڈوکیٹ کے استقبال کے لیے ایک پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ شیو پوری کالونی میں منچ کے بانی ارون اگروال کی رہائش گاہ پر منعقدہ اس تقریب میں منچ کے عہدیداروں نے میلہ کے چیئرمین وپن تیاگی اور میلہ کمیٹی کے رکن وارڈ ممبر کلدیپ سینی کو پگڑی اور شال پہنا کر ان کا استقبال کیا۔ میلے کے چیئرمین وپن تیاگی نے کہا کہ تریپورہ بالا سندری دیوی میلہ کو شان وشوکت سے منعقد کیا جائیگا۔ میلے اور مندر میں آنے والے عقیدت مندوں کو ہر سہولت فراہم کی جائے گی۔ اعزازی تقریب میں رویندر چودھری، روہت اگروال، وکاس دیشوال، راجو سینی، جتیندر کشیپ، ونود گرگ، گریش گوئل اور سمت سینی موجود تھے۔

بڑے پیمانے پر کنکشن منقطع کرنے کی مہم شروع

دیوبند (عارف عثمانی) الیکٹرسٹی کارپوریشن (آج) ہفتہ کو بڑے پیمانے پر کنکشن منقطع کرنے کی مہم شروع کرے گی۔ ایسے صارفین جنہوں نے بجلی چوری کی ہے لیکن بجلی کے بل ریلیف سکیم کے تحت رجسٹریشن نہیں کرایا اور جرمانہ ادا نہیں کیا ان کے کنکشن منقطع کردیے جائیں گے۔ دیوبند برلا روڈ پر واقع دفتر میں جمعہ کو منعقدہ میٹنگ میں ایگزیکٹیو انجینئر موتیجے شاہی نے اپنے ماتحتوں کو ہفتہ سے کنکشن منقطع کرنے کا عمل شروع کرنے کی ہدایت دی۔ اس کے لیے چار ٹیمیں بھی تشکیل دی گئی ہیں جو مختلف علاقوں میں پہنچ کر کنکشن منقطع کرنے کے لیے کارروائی کریں گی۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت نے بجلی چوری کرنے والے صارفین کو راحت فراہم کرنے کی اسکیم شروع کی ہے۔ جس کا دوسرا مرحلہ مکمل ہونے کو ہے۔ جن صارفین نے اسکیم کے تحت رجسٹریشن نہیں کروایا اور بجلی چوری کی صورت میں جرمانہ جمع نہیں کرایا ان کے کنکشن منقطع کرنے کے لیے کارروائی کی جائے گی۔ شاہی نے بجلی کے صارفین سے اپیل کی کہ وہ کنکشن منقطع کرنے کی کارروائی سے بچنے کے لیے اسکیم کے تحت اندراج کرائیں اور جرمانہ جمع کرائیں۔

آنگن واڑی کارکنوں کا وزیر اعلیٰ کے نام میمورنڈم

مطالبات نہ مانے گئے تو اپریل 2026 سے آن لائن کام بند کرنے کا انتباہ

دیوبند (عارف عثمانی) آل انڈیا آنگن واڑی ملازمین مہاسبھا کے بینر تلے آنگن واڑی ورکروں اور معاونین نے اپنے مختلف زیر التواء مطالبات کے تعلق سے ضلع مجسٹریٹ کے توسط سے اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ کو ایک میمورنڈم پیش کیا۔ مہاسبھا کی ضلع صدر پونم شرما کی قیادت میں پیش کیے گئے میمورنڈم میں کہا گیا ہے کہ آنگن واڑی کارکن برسوں سے غذائیت، صحت، تعلیم، ویکسینیشن، اور زچہ وبچہ کی دیکھ بھال جیسی اہم خدمات انجام دے رہے ہیں، لیکن آج تک انہیں کل وقتی سرکاری ملازم کا درجہ اور سماجی تحفظ نہیں ملا ہے۔ میمورنڈم میں بنیادی طور پر آنگن واڑی کارکنوں کے لیے سرکاری ملازم کا درجہ، تنخواہ کا پیمانہ، پنشن، گریجویٹی، ریٹائرمنٹ کی عمر کو 65 سال تک بڑھانے، بروقت پروموشن، نیوٹریشن ٹریکرس کے لیے 5 G موبائل اور ڈیٹا الاؤنس، اعزازیہ میں 1500 روپے شامل کرنے، عمارت کے 5 دن کے لیے مناسب ادائیگی، 5 دن کے کرایہ کے لیے معیاری ادائیگی کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ دیگر محکمانہ فرائض سے، اور ہراساں کرنے کا خاتمہ۔ تنظیم نے متنبہ کیا کہ اگر مطالبات کو جلد حل نہ کیا گیا تو اپریل 2026 تک نیوٹریشن ٹریکر سمیت تمام آن لائن کام مکمل طور پر بند کردیے جائیں گے جس کی ذمہ دار حکومت اور انتظامیہ ہوگی۔ میمورنڈم پر تنظیم کے کئی عہدیداروں اور آنگن واڑی کارکنوں نے دستخط کیے۔

مراد آباد میں ای بس سروس کو دی جائے گی وسعت

مراد آباد بس اسٹینڈ سے پیلی کوٹھی کے راستے کچہری تک ای بسیں چلانے کا منصوبہ

ذاکر علی بیگ

مراد آباد (صحافت بیورو) ضلع مراد آباد میں ای بس سروس کو وسعت دینے کی تیاریاں جاری ہیں۔ ای بس ڈپو انتظامیہ نے شہر میں نئے روٹس پر کام شروع کردیا ہے۔ اس منصوبے کے تحت مراد آباد بس اسٹینڈ سے پیلی کوٹھی کے راستے کچہری تک ای بسیں چلانے کا منصوبہ ہے۔ ڈپو حکام کے مطابق مجوزہ روٹ کا معائنہ کیا جارہا ہے۔ روٹ پر بسوں کی آمدورفت اور مسافروں کی مناسب تعداد میں ممکنہ مسائل کا جائزہ لیا جارہا ہے۔ اس روٹ پر ای۔بسیں چلانے کا حتمی فیصلہ تمام پہلوؤں پر غور کرنے کے بعد ہی کیا جائے گا۔ فی الحال شہر میں مراد آباد۔ٹی ایم یو اور مراد آباد۔بھوجپور روٹس پر ای بسیں چلتی ہیں۔ ان دونوں روٹس پر کل 25 ای بسیں چل رہی ہیں۔ مزید برآں، میونسپل کارپوریشن کی حدود میں مزید دو نئے راستوں کی تلاش کی جارہی ہے۔ ای بس ڈپو کے آپریشنز منیجر بابر خان نے بتایا کہ کئی دیگر روٹس پر سروے جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسافروں کی سہولت اور آپریشنل فزیبلٹی کو مدنظر رکھتے ہوئے مزید طریقہ کار مکمل کیا جائے گا۔ نئے ای۔بس روٹس کا تعارف شہر میں عوامی نقل وحمل کے نظام کو مضبوط کرے گا، مسافروں کو سفر کے بہتر اور زیادہ آسان اختیارات فراہم کرے گا۔

محمد نعمان نے دوڑ مقابلوں میں دو میڈل جیت کر علاقہ کا نام روشن کیا

دیوبند (عارف عثمانی) ہندوستانی فوج میں فوجی کے طور پر تعینات چند ینا کولی کا باشندہ محمد نعمان نے دہلی میں منعقدہ ویسٹرن کمانڈ گیم کے تحت دوڑ مقابلہ میں سلور اور کانسہ کا تمغہ حاصل کیا ہے۔ محمد نعمان کی اس کامیابی کی خوشی میں گاؤں کے باشندوں نے اس شاندار کامیابی پر محمد نعمان اور اس کے اہل خانہ کو مبارکباد دی ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ فی الحال محمد نعمان میرٹھ میں تعینات ہیں اور 24/راجپوتانہ رجمنٹ میں شامل ہیں۔ محمد نعمان نے 19/جنوری سے 25/جنوری تک دہلی کے جواہر لعل نہرو اسٹیڈیم میں منعقد ہونے والے مقابلوں میں شرکت کی تھی۔ ان مقابلوں میں انہوں نے شاندار مظاہرہ کرتے ہوئے 400 میٹر دوڑ میں سلور میڈل اور 100 میٹر میں کانسہ کا میڈل حاصل کیا ہے۔ اس کامیاب مظاہرہ کے بعد جب محمد نعمان دیوبند پہنچے تو علاقہ کے لوگوں نے ان کا شاندار استقبال کیا۔ اس موقع پر رنکھنڈی کے چھوٹو رانا اور روی رانا نے کہا کہ محمد نعمان نے ایک ساتھ دو میڈل حاصل کرکے دیوبند سمیت پورے علاقہ کا نام روشن کیا ہے۔ لوگوں نے امید ظاہر کی کہ محمد نعمان مستقبل میں بھی اس طرح کے شاندار مظاہرہ کرکے مزید میڈلز حاصل کریں گے۔ اس دوران کارتک رانا، پرنس رانا، موہن پال، رضوان راؤ اور امرت رانا وغیرہ موجود رہے۔

کمشنر کو اوڈیشہ ساہتیہ اتسو کی کامیابی پر مبارکباد دی

مراد آباد میں 22 سے 26 جنوری تک منعقد ہوا تھا اوڈیشہ ساہتیہ اتسو

مراد آباد (صحافت بیورو) انسانیت سیوا سمیتی نے کمشنر آنجنیا کمار سنگھ کو ضلع میں 22 سے 26 جنوری تک منعقد ہونے والے اوڈیشہ ساہتیہ اتسو کی کامیاب، اچھی طرح سے منظم اور موثر انعقاد کے لیے تشکر کے طور پر ایک توثیق پیش کی۔

اس موقع پر کمیٹی کے عہدیداروں نے کہا کہ اس ادبی تقریب کی کامیابی سے تکمیل ڈویژنل کمشنر کی رہنمائی، انتظامی تعاون اور مثبت انداز فکر کی وجہ سے ہوئی جس سے ادب، ثقافت اور سماجی ہم آہنگی کو ایک نئی سمت ملی۔ پروگرام میں انسانیت سیوا سمیتی کے قومی صدر ترلوک چندر دیواکر ایڈوکیٹ، نائب صدر انیرودھ اروڑہ ایڈوکیٹ، راجیش دیال ایڈوکیٹ، سنیل کمار ایڈوکیٹ، جانے عالم ایڈوکیٹ، وشال سنگھ، اور میڈیا انچارج دنیش کمار اروڑا سمیت دیگر معززین نے شرکت کی۔ کمیٹی نے اس عزم کا اظہار کیا کہ آئندہ بھی اس طرح کی ادبی اور سماجی تقریبات کے ذریعے سماجی خدمت کا کام جاری رکھا جائے گا۔

امت مسلمہ نت نئے فتنوں اور مختلف چیلنجوں سے دوچار: مولانا انیس احمد آزاد

جامعہ قاسمیہ دارالعلوم زکریا میں تکمیل بخاری شریف و جلسہ دستار بندی کے اجلاس عام کا انعقاد

ذاکر علی بیگ

مراد آباد (صحافت بیورو) اتر پردیش کے تعلیمی وتربیتی، مثالی ادارے اور دینی وعصری علوم کے نمایاں مرکز جامعہ قاسمیہ دارالعلوم زکریا ٹرانسپورٹ نگر، مراد آباد میں تکمیل بخاری شریف وجلسہ دستار بندی کے عنوان سے ایک عظیم الشان اجلاس عام کا انعقاد کیا گیا۔ جس کی صدارت جامعہ ہذا کے ممبر شوری وامام شہر مراد آباد حکیم سید معصوم علی آزاد نے فرمائی۔ مہمان خصوصی کے طور پر تشریف لائے مولانا انیس احمد آزاد قاسمی بلگرامی ناظم اعلی جامعہ سید المدارس دہلی نے بخاری شریف کی آخری حدیث کا درس دیا۔ اس مبارک موقع پر دورہ ٔحدیث شریف، تکمیل ادب، تکمیل افتاء، شعبہ تجوید اور شعبہ تحفیظ القرآن سے فارغ ہونے والے کل ۵۷ طلبہ کے سروں پر دستار فضیلت باندھی گئی۔ اس روحانی ونورانی مجلس کا آغاز تلاوت کلام اللہ سے ہوا، بعدہ بارگاہ رسالت مآبؐ میں پورے عقیدت و احترام کے ساتھ درود وسلام پیش کیا گیا۔ بعد ازاں مہمان خصوصی مولانا انیس احمد آزاد صاحب قاسمی بلگرامی ناظم اعلی جامعہ سید المدارس دہلی نے بخاری شریف کی آخری حدیث کا درس دیتے ہوئے عالمانہ و فاضلانہ کلام کیا اور حاضرین کو عظمت توحید اور مقام رسالت کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرمایا کہ موجودہ حالات میں امت مسلمہ نت نئے فتنوں اور مختلف چیلنجوں سے دوچار ہے، ان نازک حالات میں آپ کی ذمے داریاں مزید بڑھ جاتی ہیں؛ کیوں کہ آپ کو وراثت نبوت کا تاج ملا ہے، لہذا آپ نے جو کچھ جامعہ کے اس علمی ماحول سے سیکھا اور پڑھا ہے، اس کو حکمت اور موعظہ حسنہ کے ساتھ دنیا والوں تک پہنچانا ہے۔ امت آپ کے استقبال کے لیے تیار ہے، آپ قطعا احساس کمتری کا شکار نہ ہوں بلکہ پورے عزم و حوصلے کے ساتھ دنیا کے گوشے گوشے تک اور قوم کے ہر ہر فرد تک حاصل شدہ امانت کو پہنچائیں اور راہ میں آنے والی تمام رکاوٹوں کا حکمت ومصلحت کے ساتھ مقابلہ کریں اور دنیا والوں کو بتادیں کہ ہم امن کے پیغامبر اور صلح وآشتی کے علمبردار ہیں۔ اس سے قبل مولانا محمد ساجد قاسمی ناظم مدرسہ فیض ہدایت رامپور نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ اس وقت معاشرہ عقائد وعبادات اور معاشرت و اخلاقیات میں تعلیمات نبوی سے دور ہوتا جارہا ہے، ضرورت ہے کہ سماج میں پھیلی تمام رسوم وبدعات اور معاشرہ میں رائج باطل افکار و خیالات کی اصلاح کی سنجیدہ کوشش کی جائے، رجوع الی اللہ کو بڑھایا جائے اور اپنے فرائض منصبی کو احساس ذمہ داری کے ساتھ پورا کیا جائے۔ جامعہ کے معاون مہتمم مولانا محمد عالم قاسمی نے حضرت مولانا محمد سالم قاسمیؒ مرحوم بانی جامعہ کے متعلق منظوم کلام پیش کیا اور حافظ محمد جمیل ٹانڈوی نے اپنے گراں قدر تاثرات سے سرفراز فرمایا۔ علماء کرام خطاب اور تکمیل بخاری شریف کے بعد اجلاس میں موجود عالم دین کے ہاتھوں دورہ ٔحدیث شریف، تکمیل ادب، تکمیل افتاء، شعبہ تجوید اور شعبہ تحفیظ القرآن سے فارغ ہونے والے کل ۵۷/طلبہ کے سروں پر دستار فضیلت باندھی گئی۔ نیز اس موقع پر پر طلبہ دورہ ٔحدیث شریف وطلبہ تکمیلات نے اپنے دلی احساسات وجذبات کو مختلف ترانوں کی شکل میں نہایت مسحور کن انداز میں پیش کیا۔ اخیر میں مولانا انیس احمد آزاد قاسمی بلگرامی نے ملک وملت کی سلامتی، باہمی اخوت و بھائی چارگی کے لیے بھی خصوصی دعا فرمائی۔ اجلاس کو کامیاب تر کرنے میں جامعہ کے تمام منتظمین و ملازمین اور طلبہ نے نمایاں کردار پیش کیا۔ اجلاس میں نائب امام شہر مفتی سید فہد علی، مولانا محمد ابوذر قاسمی، مولانا محمد ہاشم قاسمی، دارالعلوم جامع الہدیٰ کے مہتمم مولانا محمد طاہر قاسمی، قاری محمد ابراہیم، مولانا تنزیل الرحمٰن مفتی مرغوب الرحمٰن، مفتی سفیر عالم، حافظ محمد جمیل ٹانڈہ، مولانا رحمت اللہ، حاجی محمد وسیم، اساتذہ جامعہ و طلبہ ءسمیت شہر و اطراف کے علماء وعمائدین نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اجلاس کی نظامت کے فرائض بحسن وخوبی محمد رضوان قاسمی سنبھلی نے انجام دیے۔ اجلاس کے اختتام پر فارغ ہوئے طلبہء کو انکے لواحقین نے پھولوں کے ہار پہنا کر مبارکباد پیش کی۔

طلباء کو کھیلوں کی چوٹوں کے مینجمنٹ کا طریقہ سکھایا

ٹی ایم یو مراد آباد کے شعبہ فزیوتھراپی کی جانب سے کی کرکٹ بائیو مکینکس پر ورکشاپ

ذاکر علی بیگ

مراد آباد (صحافت بیورو) تیرتھنکر مہاویر یونیورسٹی، مراد آباد کے شعبہ فزیوتھراپی کی جانب سے آئی آئی سی کے زیر اہتمام کرکٹ میں جدید بائیو مکینیکل اسسمنٹ تکنیک پر ایک ورکشاپ، خاص طور پر کرکٹرز کے لیے اسپورٹس انجری مینجمنٹ اور موشن میکینکس کے تجزیہ کے بارے میں عملی معلومات فراہم کی گئی۔ ڈاکٹر شیوانی لال، مظفر نگر کے ایک مشہور اسپورٹس فزیو تھراپسٹ، نے نظریاتی علم کو حقیقی زندگی کے اطلاق کے ساتھ جوڑ دیا۔ UPCA انڈر 19 ٹیم کی منتخب خواتین کرکٹرز منیشا چودھری، شبھ چودھری اور پلک پر ڈاکٹر لال نے ایک عملی بائیو مکینیکل ڈیمو دیا۔ انہوں نے اصل وقت میں تشخیص کی تکنیک کا مظاہرہ کرتے ہوئے کھلاڑیوں کی نقل وحرکت کے نمونوں اور چوٹ کے خطرے کے عوامل پر ذاتی رائے فراہم کی۔

قبل ازیں اسپورٹس فزیوتھراپسٹ ڈاکٹر لال نے ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ ڈاکٹر شیوانی ایم کول کے ہمراہ شمع روشن کرکے ورکشاپ کا افتتاح کیا۔

مقررین نے اسپورٹس فزیوتھراپی کی اہمیت اور اس ورکشاپ کی اہمیت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ سوال جواب کے سیشن میں طلباء نے کھیلوں کے بائیو مکینکس اور چوٹ سے بچاؤ کے مختلف پہلوؤں پر سوالات پوچھے۔ ڈاکٹر لال نے طلباء کے تجسس کو پورا کیا۔ آخر میں ڈاکٹر شیوانی لال کو میمنٹو اور سرٹیفکیٹ سے نوازا گیا۔ پروگرام میں ہریش شرما، ہمانی، ڈاکٹر کنچن کھولیا، سمرپیتا سیناپتی، شپرا گنگوار، سمرن سرفراز کے ساتھ ساتھ فزیوتھراپی کے طلبہ موجود رہے۔

تبادلہ معاہدے کے تحت 15 شہداء کی میتیں غزہ پہنچادی گئیں

غزہ: جمعرات کی شام غزہ کی پٹی میں حکام نے 15 فلسطینی شہداء کی میتیں وصول کیں جنہیں قابض اسرائیلی حکومت نے طویل عرصے سے اپنی تحویل میں رکھا ہوا تھا۔ طبی ذرائع نے دفتر برائے اطلاعات اسیران کے حوالے سے بتایا کہ یہ میتیں غزہ شہر میں واقع الشفاء ہسپتال طبی کمپلیکس پہنچائی گئیں۔ قابض اسرائیل نے ان میتوں کو اسیران کے تبادلے کے معاہدے کے تحت رہا کیا۔ دفتر برائے اطلاعات اسیران نے وضاحت کی کہ اس معاہدے کے تحت اب تک وصول کی جانے والی شہداء کی میتوں کی مجموعی تعداد بڑھ کر 360 ہو چکی ہے۔ ادھر غزہ کی وزارت صحت نے ایک صحافی بیان میں تصدیق کی کہ اس کے طبی عملے منظور شدہ طبی طریقہ کار اور پروٹوکولز کے مطابق میتوں سے نمٹنے کا عمل جاری رکھا ہوا ہے۔ یہ کام متعلقہ اداروں اور کمیٹیوں کے تعاون سے انجام دیا جا رہا ہے تاکہ مکمل معائنہ اور دستاویزی کارروائی کے بعد شہداء کی میتیں ان کے اہل خانہ کے حوالے کی جا سکیں۔

جب قبر بھی پناہ نہ رہی، البطش قبرستان غزہ کی یادداشت میں ناسور بن گیا

غزہ: مشرقی غزہ شہر کے محلہ التفاح میں واقع مقبرہ البطش کو قابض اسرائیلی فوج کی جانب سے مسمار کرنا محض ایک عسکری کارروائی نہیں تھا بلکہ ایک ایسا انسانی جرم تھا جس نے سیکڑوں فلسطینی خاندانوں کو دوبارہ اُس لمحہ فقدان میں دھکیل دیا جب انہوں نے اپنے پیاروں کو کھویا تھا۔ وہ قبریں جنہوں نے مہینوں کے قتل عام اور تباہی کے بعد ان کے عزیزوں کو اپنے اندر سمویا ہوا تھا قابض اسرائیل کی فوج نے ایک بار پھر کھود ڈالیں جس کے نتیجے میں یہ قبرستان اہلِ غزہ کی اجتماعی یادداشت میں ایک کھلے زخم میں تبدیل ہو گیا۔

دو دن تک قابض فوج کی بھاری مشینری قبروں کو روندتی رہی اور میتوں کو ان کی آخری آرام گاہوں سے نکالا گیا، جبکہ اہلِ خانہ کو اس علاقے تک پہنچنے سے روکا گیا جو اب بھی خطرناک قرار دیا جاتا ہے اور جس کے قریب جانے والے ہر فرد پر فائرنگ کی جاتی ہے۔

یوں لگا جیسے میرا بیٹا دوسری بار شہید ہوا

ستر سالہ خلیل الجیش جن کے ایک صاحبزادے اسی قبرستان میں مدفون تھے کہتے ہیں کہ قبر کی بے حرمتی نے انہیں زندگی کے بدترین لمحوں میں واپس پہنچا دیا۔

وہ بتاتے ہیں کہ میرا بیٹا ابراہیم جنگ کے آغاز میں روزی کی تلاش میں نکلا تھا جب وہ شہید ہو گیا۔ بڑی مشکل سے اسے دفن کیا اور مہینوں بعد ہم نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کی مگر اچانک اس کی قبر کو کھودتے دیکھا تو یوں محسوس ہوا جیسے میرے بیٹے کو دوبارہ قتل کر دیا گیا ہو۔ بھاری آواز میں وہ مزید کہتے ہیں کہ پچھلی بار ہم کسی طرح مقبرے تک پہنچ گئے تھے اور میت کو دوبارہ دفن کر دیا تھا مگر آج ہم قریب بھی نہیں جا سکتے۔ ہمیں نہیں معلوم لاش کہاں ہے اور اس کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا۔

ماں کی قبر، آخری سہارا

ستائیس سالہ نور الدین جنہوں نے جنگ کے دوران اپنی والدہ کو کھویا اور انہیں البطش قبرستان میں دفن کیا گیا کہتی ہیں کہ یہ قبر ہی ان کا واحد سہارا تھی۔ میں اس جدائی کو اس لیے برداشت کر لیتی تھی کہ امی کی قبر موجود تھی۔ میں وہاں جا کر انہیں دیکھ سکتی تھی ان سے بات کر سکتی تھی مگر جب سنا کہ مقبرہ کھود دیا گیا ہے تو یوں لگا جیسے میں نے انہیں دوبارہ کھو دیا ہو۔

وہ کہتی ہیں کہ درد صرف قبروں کے کھودنے کا نہیں بلکہ اس بات کا ہے کہ ہمیں وہاں جانے سے بھی روکا جا رہا ہے۔ میں خوف میں جی رہی ہوں کہ کیا میری ماں کی لاش اب بھی اپنی جگہ موجود ہے یا نہیں۔

خوفناک سوال، کوئی جواب نہیں

حسام الرنتیسی جن کے بھائی اسی قبرستان میں دفن تھے۔ اہلِ خانہ کی بے بسی بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میرا بھائی مہینوں سے وہاں دفن تھا۔ پہلی بار جب قبریں کھودی گئیں تو ہم نے لاش زمین پر پڑی دیکھی۔ آج ہمیں کچھ معلوم نہیں۔ ہمارے ذہنوں میں سینکڑوں سوال گردش کر رہے ہیں۔ کیا لاشیں کھلے میں چھوڑ دی گئیں۔ کیا انہیں نوچا گیا۔ کیا ان کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی گئی۔ وہ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ گردش کرنے والی مناظر نے خاندانوں کے دکھ کو دوچند کر دیا ہے۔ اسکرینوں پر دیکھی جانے والی تصاویر نے ہمیں نفسیاتی طور پر توڑ دیا ہے۔ ہم حقیقی ڈپریشن کا شکار ہیں۔

محمد علوان جن کے والد اسی قبرستان میں دفن تھے کہتے ہیں کہ قبروں کی بے حرمتی نے دلوں میں پھر سے غم تازہ کر دیا ہے۔ وہ سوال کرتے ہیں کہ کیا ظلم اور بہتان اس حد تک پہنچ چکا ہے کہ ایک قابض اسرائیلی فوجی کی لاش کی تلاش میں قبریں کھودی جائیں اور مردوں کی حرمت پامال کی جائے۔

جرم اور عالمی قانون کی صریح خلاف ورزی

اس تناظر میں وکیل اور انسانی حقوق کے کارکن صلاح عبد العاطی نے کہا کہ مشرقِ غزہ شہر میں واقع مقبرہ البطش میں جو کچھ ہوا وہ ایک مرکب جرم ہے اور بین الاقوامی انسانی قانون کی کھلی اور سنگین خلاف ورزی ہے جو بنیادی اخلاقی اور انسانی اقدار کو بھی پامال کرتی ہے۔ انہوں نے ہمارے نامہ نگار سے گفتگو میں واضح کیا کہ قبروں کی بے حرمتی میتوں کو نکالنا اور ان کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنا مردوں کی حرمت اور انسانی وقار پر براہِ راست حملہ ہے جس کی حفاظت جنیوا کنونشنز اور بین الاقوامی عرفی قانون میں واضح طور پر کی گئی ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ قابض اسرائیل شہریوں کے قتل اور رہائشی علاقوں کی تباہی پر اکتفا نہیں کرتا بلکہ موت کے بعد بھی اپنی خلاف ورزیاں جاری رکھتا ہے۔ قبروں کو کھود کر خاندانوں کو خوفزدہ کرنا اور انہیں اپنے پیاروں کی تدفین اور قبروں کے تحفظ کے فطری حق سے محروم کرنا ایک منظم کوشش ہے جس کا مقصد فلسطینی انسان کو نفسیاتی اور اخلاقی طور پر توڑنا اور شہداء سے جڑی اجتماعی یادداشت کو مٹانا ہے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ اس طرح کے اقدامات متاثرہ خاندانوں پر گہرے اور طویل المدت نفسیاتی اثرات چھوڑتے ہیں اور غم کے زخموں کو دوبارہ ہرا کر دیتے ہیں۔ ان کے مطابق میتوں اور قبرستانوں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ جنگی جرائم کے زمرے میں آ سکتی ہے جن پر بین الاقوامی فوجداری سطح پر احتساب لازم ہے۔ عبد العاطی نے عالمی برادری اقوام متحدہ اور ریڈ کراس کی بین الاقوامی کمیٹی سے مطالبہ کیا کہ فوری طور پر حرکت میں آئیں ایک آزاد بین الاقوامی تحقیقات کا آغاز کریں قبرستانوں اور میتوں کے تحفظ کو یقینی بنائیں اور ان جرائم کے ذمہ داروں کو جوابدہ ٹھہرائیں کیونکہ یہ اخلاقی اور قانونی اعتبار سے ایک سرخ لکیر ہے جس پر خاموشی اختیار نہیں کی جا سکتی۔

اعداد و شمار، مگر ہر عدد کے پیچھے ایک نام

طبی ذرائع کے مطابق مقبرے میں موجود تقریباً چار سو پچاس قبروں میں سے دو سو سے زائد میتیں نکالی جا چکی ہیں۔ یہ قبرستان اکتوبر سنہ 2023ء میں جارحیت کے دوران شہداء اور نامعلوم شناخت رکھنے والوں کی تدفین کے لیے قائم کیا گیا تھا۔ ذرائع نے نشاندہی کی کہ یہ پہلا موقع نہیں جب البطش قبرستان کو نشانہ بنایا گیا۔

فلسطینی ناول نگار ولید الہودلی کی گرفتاری میں توسیع، اظہارِ رائے کو جرم بنانے کی کوشش

غزہ: قابض اسرائیلی فوجی عدالت نے عوفر جیل میں فلسطینی ادیب اور ناول نگار ولید الہودلی کی گرفتاری میں آئندہ منگل تک توسیع کر دی ہے۔ ان کی عمر 66 برس ہے اور ان پر سوشل میڈیا کے ذریعے نام نہاد اشتعال انگیزی کا الزام عائد کیا گیا ہے۔

قابض فوج نے ولید الہودلی کو 21 جنوری کو گرفتار کیا تھا جب رام اللہ میں ان کے گھر پر دھاوا بولا گیا۔ اس دوران ان کے اہل خانہ کو ہراساں کیا گیا اور گھر میں توڑ پھوڑ کی گئی حالانکہ وہ متعدد طبی مسائل کا شکار ہیں جن کے لیے مسلسل طبی نگرانی اور علاج ناگزیر ہے۔

فلسطینی امور اسیران کمیشن اور کلب برائے اسیران نے آج جمعرات کو جاری مشترکہ بیان میں کہا کہ ولید الہودلی کی گرفتاری میں توسیع کا فیصلہ قابض اسرائیل کی جانب سے فلسطینیوں کے خلاف اختیار کی جانے والی جابرانہ پالیسیوں میں واضح شدت کی عکاسی کرتا ہے اور یہ آزادی اظہار اور ثقافتی شعور پر براہِ راست حملہ ہے۔

بیان میں واضح کیا گیا کہ قابض حکام ڈیجیٹل دنیا کو نگرانی اور جبر کے آلے کے طور پر استعمال کر رہے ہیں اور مبہم الزامات کے ذریعے رائے کو جرم بنا کر فکری اور سیاسی موقف رکھنے والوں کا پیچھا کیا جا رہا ہے۔ یہ طرزِ عمل اظہارِ رائے کی آزادی کے ان اصولوں کی کھلی خلاف ورزی ہے جن کی ضمانت بین الاقوامی قوانین دیتے ہیں۔

بیان کے مطابق قابض اسرائیل اشتعال انگیزی کے تصور کو ایک قانونی اور سکیورٹی ہتھیار کے طور پر استعمال کرتے ہوئے ادیبوں دانش وروں صحافیوں طلبہ اور کارکنوں کو نشانہ بنا رہا ہے تاکہ ہر اس فلسطینی آواز کو خاموش کیا جا سکے جو اس کی پالیسیوں کو بے نقاب کرنے یا فلسطینی بیانیہ دنیا تک پہنچانے کی صلاحیت رکھتی ہو خاص طور پر ایسے وقت میں جب فلسطینی عوام کے خلاف سنگین جرائم جاری ہیں۔

ولید الہودلی فلسطینی ادب کی ان نمایاں آوازوں میں شمار ہوتے ہیں جنہوں نے اپنی تخلیقی زندگی فلسطینی اسیران کی تکالیف کو قلم بند کرنے کے لیے وقف کر رکھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ مسلسل گرفتاری اور تعاقب کا نشانہ بنتے رہے ہیں۔ انہیں متعدد مرتبہ گرفتار کیا گیا جن میں سب سے طویل قید بارہ برس پر محیط رہی۔ اس کے علاوہ انہیں کئی بار انتظامی حراست میں بھی رکھا گیا جن میں سنہ 2007ء میں بیس ماہ اور پھر سنہ 2017ء شامل ہے۔

ولید الہودلی کی حالیہ گرفتاری ان کے نئے ناول الغرفہ الزہراء کی اشاعت کے کچھ ہی عرصے بعد عمل میں آئی جو ان کے اس ادبی منصوبے کا حصہ ہے جس کا محور قید و اسیری کا تجربہ ہے۔

مراکش میں فلسطینی اسیران کی حمایت کے لیے نیا مزاحمتی اور ابلاغی پروگرام شروع

مغادیشو: مراکش میں قومی سطح پر قائم تنظیم گروپ برائے قومی جدوجہد برائے فلسطین نے فلسطینی اسیران کی حمایت کے لیے ایک نئے مزاحمتی اور ابلاغی پروگرام کے آغاز کا اعلان کیا ہے۔ یہ پروگرام نیٹ ورک 'ہم سب غزہ ہم سب فلسطین ہیں' کے اشتراک سے شروع کیا گیا ہے جس کا مقصد قابض اسرائیل کی جیلوں میں قید فلسطینی اسیران کی صورتحال کو اجاگر کرنا اور آنے والے ہفتوں میں زمینی اور ابلاغی سرگرمیوں کا سلسلہ منظم کرنا ہے۔

تنظیم نے جاری اپنے بیان میں واضح کیا کہ یہ اقدام ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب فلسطینی اسیران کو تشدد طبی غفلت تنہائی اور منظم ہراسانی کا سامنا ہے۔ تنظیم کے مطابق یہ تمام اقدامات بین الاقوامی انسانی قانون اور چوتھے جنیوا کنونشن کی سنگین خلاف ورزی ہیں۔

بیان میں بتایا گیا کہ ان سرگرمیوں کا آغاز کل بروز جمعہ 30 جنوری کو مراکش کے دارالحکومت رباط میں پارلیمنٹ کی عمارت کے سامنے ایک مرکزی یکجہتی مظاہرے سے کیا جائے گا جو شام ساڑھے پانچ بجے منعقد ہوگا۔ اس مظاہرے کا مقصد اسیران کی اذیت ناک زندگی کو منظر عام پر لانا اور ان کے حق میں عوامی حمایت کی تجدید کرنا ہے۔

تنظیم نے یہ بھی اعلان کیا کہ ہفتہ کے روز سے ایک قومی اور عالمی سطح کی مہم کا آغاز کیا جائے گا جس کے تحت ایک عالمی عرضداشت پر دستخط جمع کیے جائیں گے۔ اس عرضداشت میں فلسطینی اسیران کی فوری رہائی کا مطالبہ کیا جائے گا جب کہ من مانے اور غیر قانونی گرفتاری کے نظام کی مذمت کی جائے گی اور عالمی برادری سے اس کی قانونی اور انسانی ذمہ داریاں ادا کرنے کا مطالبہ کیا جائے گا۔

اسی پروگرام کے تحت آئندہ 10 فروری کو ایک پریس کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے جس میں اسیران کی قید کے حالات اور ان پر ڈھائے جانے والے مظالم سے متعلق مستند اعداد و شمار پیش کیے جائیں گے اور ذرائع ابلاغ اور دلچسپی رکھنے والے افراد کے لیے سوال و جواب کا موقع فراہم کیا جائے گا۔

اسی تناظر میں تنظیم نے اعلان کیا کہ وہ رباط میں ریڈ کراس کی بین الاقوامی کمیٹی کے نمائندہ دفتر کو ایک باضابطہ خط ارسال کرے گی جس میں اسیران سے باقاعدہ ملاقاتوں ان کی صحت اور انسانی حالات کا جائزہ لینے اور خلاف ورزیوں کی نگرانی میں اپنے مکمل کردار کی ادائیگی کا مطالبہ کیا جائے گا۔ تنظیم نے اس عزم کا بھی اظہار کیا کہ وہ آزاد کرائے گئے اسیران اور اسیرات کی شرکت سے ملاقاتوں اور سیمینارز کا اہتمام کرے گی تاکہ ان کے تجربات اور چشم دید گواہیوں کو مراکشی اور عالمی رائے عامہ تک منتقل کیا جا سکے۔

مسافر یطا میں قابض صہیونی آبادکاروں کی فصلوں پر یلغار، آٹھ دونم سے زائد گندم اور جو تباہ

غزہ؛ جنوبی شہر الخلیل کے علاقے مسافر یطا میں جمعرات کے روز قابض صہیونی آبادکاروں نے فلسطینیوں کی زرعی زمینوں پر حملہ کر کے گندم اور جو سے کاشت شدہ وسیع رقبہ تباہ کر دیا۔ تفصیلات کے مطابق مسافر یطا کے جنوبی حصے میں واقع فلسطینیوں کی زرعی زمینوں پر آبادکاروں نے یلغار کی اور شہریوں کے ان کھیتوں کو نشانہ بنایا جو گندم اور جو کی فصلوں سے بھرے ہوئے تھے۔ یہ اقدام فلسطینی کسانوں کے روزگار پر کاری ضرب اور ان کی زمین سے وابستگی کو توڑنے کی ایک اور منظم کوشش ہے۔ سماجی کارکن اسامہ مخامرہ نے بتایا کہ سوسیا نامی غیر قانونی بستی کے آبادکاروں کے ایک گروہ نے جو فلسطینی شہریوں کی زمینوں پر قائم کی گئی ہے سوسیا کے مغرب میں واقع وادی الرخیم کے علاقے میں آٹھ دونم سے زائد زرعی رقبے پر کیمیائی مادے چھڑک دیے۔ اس زہریلے حملے کے نتیجے میں فصلیں مکمل طور پر جل گئیں اور ناقابلِ استعمال ہو گئیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ یہ زمین فلسطینی شہری علی محمد شناران کی ملکیت ہے اور آبادکاروں کے اس مجرمانہ اقدام نے فصلوں کو مکمل طور پر برباد کر دیا۔ یہ حملہ قابض صہیونی دشمن ریاست کی سرپرستی میں جاری اس پالیسی کا حصہ ہے جس کا مقصد فلسطینیوں کو ان کی زمینوں سے بے دخل کرنا اور ان کے وجود کو مٹانا ہے۔

یو این سیکرٹری جنرل کا غزہ میں سیز فائر کے دوسرے مرحلے کی طرف پیش قدمی کا مطالبہ

غزہ: اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل انتونیو گوتیریس نے غزہ میں سیز فائر معاہدے کے دوسرے مرحلے پر عمل درآمد شروع کرنے پر زور دیتے ہوئے کہا ہے کہ اس مرحلے کا بنیادی تقاضا غزہ سے قابض اسرائیل کا مکمل انخلا ہے۔ گوتیریس نے وضاحت کی کہ آئندہ مرحلے کی ضروریات محض خوراک کی فراہمی تک محدود نہیں بلکہ غزہ میں انسانی حالات کے جامع حل اور تعمیرِ نو کے عمل کا آغاز بھی ناگزیر ہے کیونکہ قابض اسرائیلی جارحیت کے نتیجے میں غزہ کو بے پناہ تباہی کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ انہوں نے مغربی کنارے میں غیر قانونی بستیوں کی تعمیر ہاؤسنگ یونٹس کی مسماری اور فلسطینیوں کی جبری بے دخلی کے عمل کو فوری طور پر روکنے کی ضرورت پر زور دیا اور آبادکاروں کے تشدد کا خاتمہ کرنے کا مطالبہ کیا۔ گوتیریس نے اس عزم کا اظہار بھی کیا کہ قابض اسرائیل کی جانب سے دو ریاستی حل کو سبوتاژ کرنے کی ہر کوشش کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جائے گا۔ اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل نے قابض اسرائیل پر حقیقی دباؤ ڈالنے کی اپیل کی جس میں

امریکہ کی جانب سے کردار ادا کرنا بھی شامل ہے کیونکہ ان کے بقول امریکہ اس راستے پر سب سے زیادہ اثر و رسوخ رکھنے والا فریق ہے۔ یہ بیان اس اعلان کے بعد سامنے آیا ہے جس میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے نام نہاد امن کونسل کے قیام اور قابض اسرائیل اور اسلامی مزاحمتی تحریک حماس کے درمیان سیز فائر معاہدے کے دوسرے مرحلے میں باضابطہ داخلے کا اعلان کیا تھا۔ قابل ذکر ہے کہ ٹرمپ کا بیس نکاتی منصوبہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے قرارداد نمبر 2803 کے تحت منظور کیا جو 17 نومبر سنہ 2025ء کو جاری کی گئی۔ اس منصوبے میں دوسرے مرحلے پر عمل درآمد کے لیے تین فریم ورک طے کیے گئے ہیں جن میں امن کونسل فلسطینی ٹیکنوکریٹ کمیٹی اور بین الاقوامی استحکامی فورس شامل ہیں۔

محاصرے سے اجارہ داری تک: قابض صہیونی کی جانب سے غزہ میں تجارتی منڈی کی جبری تشکیلِ نو کی کوشش

غزہ: فلسطین سنٹر فار پولیٹیکل اسٹڈیز نے "محاصرے سے منظم اجارہ داری تک غزہ کے تجارتی شعبے کی تشکیلِ نو" کے عنوان سے ایک نیا اقتصادی تجارتی تجزیاتی مقالہ جاری کیا ہے۔ اس مقالے میں سات اکتوبر سنہ 2023ء کو مسلط کی جانے والی جنگ کے بعد سے غزہ کی پٹی کے حوالے سے قابض اسرائیل کی معاشی پالیسی میں آنے والی معیاری تبدیلیوں کو بے نقاب کیا گیا ہے۔ یہ تحریر اس بات کا گہرا جائزہ پیش کرتی ہے کہ کس طرح قابض دشمن نے روایتی محاصرے کی پالیسی کو ایک ایسی صورتحال میں تبدیل کر دیا ہے جسے "منظم اجارہ داری" کہا جا سکتا ہے اور فلسطینی مارکیٹ و نجی شعبے پر اس کے کیا اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ اس مقالے میں یہ انکشاف کیا گیا ہے کہ قابض اسرائیل نے صرف سامان اور افراد کی نقل و حرکت پر پابندی لگانے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ مقامی منڈی کی نئے سرے سے ایسی انجینئرنگ کی ہے جس میں درآمدات کو صرف دس فلسطینی تاجروں تک محدود کر دیا گیا ہے اور انہیں چار اسرائیلی کمپنیوں کے ساتھ منسلک کر دیا گیا ہے۔ تجزیاتی مقالے میں قابض دشمن کے معاشی ہتھکنڈوں کا جائزہ لیا گیا ہے جن میں "تنسیقات" (منظوریوں) کی فروخت اور غیر قانونی فیسوں کے نفاذ سے لے کر مسلح ملیشیاؤں کا استعمال اور منڈی کی تنظیم میں تشدد کے عنصر کو شامل کرنا اور انسانی امداد کو سیاسی رنگ دینا شامل ہے۔ رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان پالیسیوں کے نتیجے میں ایک ایسی مسخ شدہ معیشت نے جنم لیا ہے جو زبردستی کی ثالثی، درآمدی اخراجات میں بے پناہ اضافے اور آزادانہ اقتصادی منصوبہ بندی کی صلاحیت کو کمزور کرنے پر مبنی ہے۔

سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات میں پس پردہ اختلافات، 'غداری کے الزامات' اور خطے میں نئے بحران کے خدشات

خلیج کی بات کی جائے تو حالیہ برسوں میں خطے کی مجموعی صورتِ حال میں سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات کے مؤقف اور پالیسیوں میں واضح فرق نظر آیا ہے حالانکہ اس سے قبل دونوں ممالک طویل عرصے تک کئی مشترکہ معاملات میں قریبی اتحادی رہے ہیں۔

یہ اختلاف خاص طور پر بعض حساس علاقائی معاملات میں کھل کر سامنے آیا ہے جن میں سب سے نمایاں یمن کی جنگ، سیاسی و عسکری اثر و رسوخ کی تقسیم اور معاشی و سٹریٹجک مقابلے بازی ہے۔ اگرچہ یہ اختلاف دونوں ممالک کے درمیان مکمل قطع تعلقی کی صورت اختیار نہیں کر سکا لیکن یہ ان کے تعلقات کی نوعیت میں تبدیلی کی نشاندہی ضرور کرتا ہے یعنی مکمل ہم آہنگ شراکت داری سے نکل کر ایسے تعلق کی طرف جانا جو بدلتے مفادات اور ہر ریاست کے اپنے حساب کتاب پر مبنی ہو۔

چونکہ سعودی عرب اور امارات خلیجی تعاون کونسل (جی سی سی) کے دو سب سے بڑے ممالک ہیں، اس لیے معاشی حجم اور آبادی کے اعتبار سے ان کے درمیان مسابقت کا پایا جانا بھی فطری ہے، خاص طور پر اس تناظر میں کہ دونوں ممالک میں قیادت کی نئی نسل سامنے آ چکی ہے جن کے اہداف، خواہشات اور ویژن بعض اوقات ایک دوسرے سے متصادم ہو جاتے ہیں۔ حالیہ دنوں میں سعودی میڈیا نے متحدہ عرب امارات پر کھلے عام 'غداری' کے الزامات عائد کیے ہیں۔ اس نوعیت کی جارحانہ زبان خلیج میں 2017 میں قطر سے تعلقات منقطع ہونے کے بعد پہلی بار دیکھنے میں آئی ہے، جس سے خطے میں ایک نئے بحران کے خدشات جنم لے رہے ہیں۔

یہ صورتِ حال یمن میں حالیہ جھڑپوں کے پس منظر میں سامنے آئی ہے جہاں ریاض اور ابو ظہبی مختلف فریقوں کی حمایت کر رہے ہیں۔ سعودی عرب نے بین الاقوامی طور پر تسلیم شدہ یمنی حکومت کی حمایت میں کارروائی کی جبکہ امارات کی حمایت یافتہ علیحدگی پسند قوتیں اس کے مقابل تھیں۔ ان جھڑپوں کے بعد متحدہ عرب امارات نے اعلان کیا کہ وہ یمن میں موجود اپنی باقی فورسز واپس بلا رہا ہے۔ امارات کا کہنا تھا کہ یہ فیصلہ یمن میں اپنے کردار پر دوبارہ غور کرنے کے بعد کیا گیا ہے۔ سعودی عرب نے اس فیصلے کو خوش آئند قرار دیا، لیکن ساتھ ہی واضح کیا کہ اتحاد کی اجازت اور مشاورت کے بغیر کسی بھی فریق کو فوجی مدد فراہم نہیں کی جانی چاہیے۔

یہ اختلاف صرف فوجی معاملات تک محدود نہیں بلکہ یمن کے جنوبی اور مشرقی علاقوں میں اثر و رسوخ کے لیے مقابلے کی بھی نشاندہی کرتا ہے، خاص طور پر حضرموت اور المہرہ جیسے وسائل سے بھرپور صوبوں میں۔ اسی وجہ سے سعودی اتحاد نے امارات کی حمایت یافتہ علیحدگی پسندوں کے خلاف براہِ راست فوجی کارروائی کی وارننگ بھی دی ہے۔

اس تناظر میں سعودی مصنف سلیمان العقیلی نے فیس بک پر شائع ہونے والے اپنے ایک مضمون میں لکھا ہے کہ 'سعودی عرب نے یمن کی جنگ کو قومی سلامتی اور علاقائی استحکام کی جنگ کے طور پر لڑا، جس کا مقصد حوثی بغاوت کا خاتمہ اور ایران کے اثر و رسوخ کا سدِ باب تھا۔'

ان کے بقول 'اماراتی حمایت کے ذریعے جنوبی علاقوں میں اندرونی محاذ کھول کر جنگ کا رخ عسکری اور سیاسی طور پر موڑ دیا گیا۔' وہ مزید لکھتے ہیں کہ اس حکمتِ عملی کے نتیجے میں 'قانونی طور پر بنی یمنی حکومت کمزور ہو گئی، اس کے دفاعی محاذ بکھر گئے اور بالواسطہ طور پر حوثیوں کو فائدہ پہنچا، کیونکہ جنگ ریاست کی بحالی کے بجائے طاقت اور مفادات کی کشمکش میں تبدیل ہو گئی، جس سے اتحاد کا مشترکہ ہدف متاثر ہوا۔'

یمن میں جنوبی یوتھ کونسل کے سربراہ خطاب احمد نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر کہا کہ 'امارات نے ہمارے ساتھ زمینی محاذ پر جنگ لڑی اور آزادی کی رات ان کا پہلا شخص نے اپنی جان دی جس کا پاکیزہ خون ہماری زمین میں شامل ہوا۔'

انھوں نے مزید کہا: 'کسی ریاست سے اختلاف ہونا ایک الگ بات ہے لیکن یہ انتہائی افسوسناک ہے کہ امارات جیسے بڑے ملک کے خلاف جھوٹ بولا جائے، الزامات لگائے جائیں اور اس کی کردار کشی کی جائے۔'

'اختلاف ضرور ہوا ہے، مگر قطع تعلقی نہیں ہوئی'

گذشتہ کئی ہفتوں کے دوران دونوں ممالک کے درمیان فاصلے میں اضافہ دیکھنے میں آیا ہے، جس کی وجہ سعودی میڈیا اور سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر متحدہ عرب امارات کے خلاف مسلسل تنقیدی حملے ہیں۔ ان حملوں میں امارات پر انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں سے لے کر 'غداری' اور 'اشتعال انگیزی' جیسے سنگین الزامات تک عائد کیے گئے۔

اس کے جواب میں متحدہ عرب امارات نے بارہا اس بات پر زور دیا ہے کہ وہ سعودی عرب اور خلیجی اتحاد کے ساتھ اپنی سٹریٹجک شراکت داری پر قائم ہے۔ امارات کا کہنا ہے کہ بعض معاملات میں رائے یا اندازے کا فرق کسی بنیادی اختلاف یا سیاسی کشیدگی کی علامت نہیں ہوتا۔ متحدہ عرب امارات کی وزارتِ خارجہ نے 31 دسمبر کو جاری کیے گئے ایک بیان میں واضح کیا کہ ریاض کے ساتھ معاشی، سکیورٹی اور سیاسی سطح پر رابطہ اور تعاون مسلسل جاری ہے اور خطے میں کسی بھی قسم کی عسکری یا سفارتی کارروائی مشترکہ اتحاد کے دائرہ کار میں کی جاتی ہے۔ بیان کے مطابق یہ تعاون خلیج کے استحکام اور مشترکہ مفادات کے تحفظ کے عزم کی عکاسی کرتا ہے۔

خلیج میں اس نوعیت کی 'جارحانہ' زبان 2017 کے بعد پہلی بار سننے میں آ رہی ہے، جب سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات نے سیاسی اختلافات کے باعث قطر پر سفارتی اور تجارتی پابندیاں عائد کی تھیں۔ یہ قطع تعلقی تین سال سے زائد عرصے تک برقرار رہی تھی۔

اس حوالے سے معروف سعودی کالم نگار اور صحافی داؤد الشریان نے ایکس پر ایک پیغام میں کہا کہ دونوں ممالک کے درمیان میڈیا کے ذریعے دیے جانے والے پیغامات دراصل یہ ظاہر کر رہے ہیں کہ 'اختلاف ضرور ہوا ہے، مگر قطع تعلقی نہیں ہوئی' اور ان کے بقول یہ اختلافات 'دو برادر ممالک کے درمیان شراکت داری کے دائرے میں رہتے ہوئے قابو میں رکھے جا سکتے ہیں۔' دونوں ممالک کے درمیان رابطوں کی سطح پر حالیہ کشیدگی کی ایک مثال وہ خبر تھی جس کی سعودی عرب نے تردید کی، جس میں کہا گیا تھا کہ اس نے ابوظہبی کے نائب حاکم اور متحدہ عرب امارات کے قومی سلامتی کے مشیر، شیخ طحنون بن زاید کا استقبال کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ سعودی وزیرِ اطلاعات نے اس تاثر کی سختی سے نفی کرتے ہوئے کہا کہ 'وہ جب چاہیں بغیر کسی پیشگی اجازت کے مملکت آ سکتے ہیں، کیونکہ سعودی عرب ان کا گھر ہے اور یہاں کے حکمران ان کا خاندان ہیں۔' اس واقعے پر تبصرہ کرتے ہوئے سعودی مشیر عبداللہ بن محمد آل الشیخ نے کہا کہ 'سعودی عرب کے بیانات نے سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات کے درمیان برادرانہ تعلقات کی گہرائی کو واضح طور پر ظاہر کیا ہے۔ ایسے تعلقات جو باہمی اعتماد اور احترام پر قائم ہیں اور ہر طرح کے شکوک و شبہات پھیلانے کی کوششوں سے کہیں بالاتر ہیں۔'

علاقائی اثر و رسوخ کی دوڑ

گذشتہ برسوں میں سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات نے علاقائی معاملات میں پہلے کے وسیع تعاون سے ہٹ کر کبھی کبھار متضاد اور مختلف پالیسیز اپنانا شروع کر دی ہیں۔ واشنگٹن میں عربی تحقیق و پالیسی سٹڈیز کے امریکی ادارے کی رپورٹ کے مطابق، ان اختلافات کی وجہ سے سعودی اور اماراتی اتحاد میں دراڑیں نظر آنے لگی ہیں۔۔۔ کیونکہ دونوں ممالک اپنی اپنی سٹریٹجک ترجیحات کے مطابق اہم علاقوں میں اثر و رسوخ بڑھانے کی کوشش کر رہے ہیں، جو سمندری گزرگاہوں اور بین الاقوامی راستوں سے جڑے ہیں۔ بی بی سی عربی سے بات کرنے والے ماہرین کا کہنا ہے کہ یمن، سوڈان اور بحرِ احمر میں موجود سمندری گزرگاہیں اور بندرگاہیں سعودی عرب اور امارات کے درمیان علاقائی مقابلے کا اہم محور ہیں، مگر ساتھ ہی یہ دونوں کے مشترکہ مفادات کے لیے بھی ایک سٹریٹجک مقام ہیں۔ ماہرین کے مطابق 'اگرچہ امارات نے یمن میں جنوبی عبوری کونسل کی حمایت میں بھاری سرمایہ کاری کی ہے اور اپنی مضبوط عسکری موجودگی قائم کی ہے، وہ اب بھی اریٹریا میں فوجی کردار اور سوڈان میں سپورٹ فورسز کی مدد کے ذریعے خطے میں سرگرم ہے۔'

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو. کے.) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گروپیری بار برمنگھم بی۔ 42 آئی آر جی یو. کے. سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای۔ میل Naghmaamir@rediffmail.com: موبائل نمبر: 386368 7897 44+

قارئین کو مشورہ: "صحافت" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعووں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔